خواتین سے متعلق
جنسی و دیگر جرائم

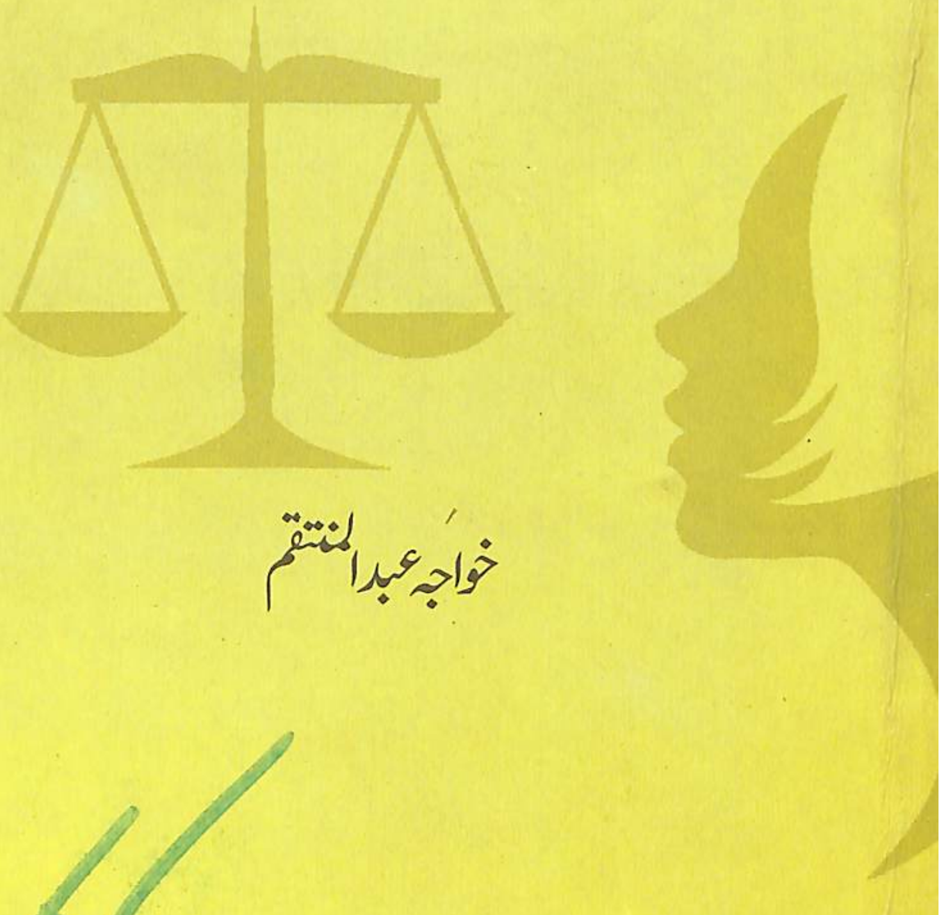

خواجہ عبدالمنتقم

خواتین سے متعلق

جنسی و دیگر جرائم

خواجہ عبدالمنتقم

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند

فروغ اردو بھون ایف سی، 33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولا، نئی دہلی۔110025

© قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

پہلی اشاعت : 2016
تعداد : 550
قیمت : -/67روپے
سلسلۂ مطبوعات : 1896

Khawateen Se Mutalliq Jinsi Wa Deegar Jaraim
By: K.A. Muntaquim

ISBN :978-93-5160-135-7

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا،
جسولہ، نئی دہلی110025، فون نمبر:49539000، فیکس:49539099
شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک۔8، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی۔110066 فون نمبر:26109746
فیکس:26108159ای۔میل:ncpulsaleunit@gmail.com
ای۔میل:urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ:www.urducouncil.nic.in
طابع: ہائی ٹیک گرافکس، ڈی8/2، اوکھلا انڈسٹریل ایریا، فیز II، نئی دہلی۔110020
اس کتاب کی چھپائی میں70GSM, TNPL Maplitho کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔

پیش لفظ

انسان اور حیوان میں بنیادی فرق نطق اور شعور کا ہے۔ ان دو خداداد صلاحیتوں نے انسان کو نہ صرف اشرف المخلوقات کا درجہ دیا بلکہ اسے کائنات کے ان اسرار و رموز سے بھی آشنا کیا جو اسے ذہنی اور روحانی ترقی کی معراج تک لے جا سکتے تھے۔ حیات و کائنات کے مخفی عوامل سے آگہی کا نام ہی علم ہے۔ علم کی دو اساسی شاخیں ہیں باطنی علوم اور ظاہری علوم۔ باطنی علوم کا تعلق انسان کی داخلی دنیا اور اس دنیا کی تہذیب و تطہیر سے رہا ہے۔ مقدس پیغمبروں کے علاوہ، خدارسیدہ بزرگوں، سچے صوفیوں اور سنتوں اور فکر رسا رکھنے والے شاعروں نے انسان کے باطن کو سنوارنے اور نکھارنے کے لیے جو کوششیں کی ہیں وہ سب اسی سلسلے کی مختلف کڑیاں ہیں۔ ظاہری علوم کا تعلق انسان کی خارجی دنیا اور اس کی تشکیل و تعمیر سے ہے۔ تاریخ اور فلسفہ، سیاست اور اقتصاد، سماج اور سائنس وغیرہ علم کے ایسے ہی شعبے ہیں۔ علوم داخلی ہوں یا خارجی ان کے تحفظ و ترویج میں بنیادی کردار لفظ نے ادا کیا ہے۔ بولا ہوا لفظ ہو یا لکھا ہوا لفظ، ایک نسل سے دوسری نسل تک علم کی منتقلی کا سب سے موثر وسیلہ رہا ہے۔ لکھے ہوئے لفظ کی عمر بولے ہوئے لفظ سے زیادہ ہوتی ہے۔ اسی لیے انسان نے تحریر کا فن ایجاد کیا اور جب آگے چل کر چھپائی کا فن ایجاد ہوا تو لفظ کی زندگی اور اس کے حلقۂ اثر میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

کتابیں لفظوں کا ذخیرہ ہیں اور اسی نسبت سے مختلف علوم و فنون کا سرچشمہ۔ قومی کونسل

ادب کے شائقین تک پہنچانا ہے۔اردو پورے ملک میں سمجھی جانے والی، بولی جانے والی اور پڑھی جانے والی زبان ہے بلکہ اس کے سمجھنے، بولنے اور پڑھنے والے اب ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں۔کونسل کی کوشش ہے کہ عوام اور خواص میں یکساں مقبول اس ہر دلعزیز زبان میں اچھی نصابی اور غیر نصابی کتابیں تیار کرائی جائیں اور انھیں بہتر سے بہتر انداز میں شائع کیا جائے۔اس مقصد کے حصول کے لیے کونسل نے مختلف النوع موضوعات پر طبع زاد کتابوں کے ساتھ ساتھ تنقیدیں اور دوسری زبانوں کی معیاری کتابوں کے تراجم کی اشاعت پر بھی پوری توجہ صرف کی ہے۔

یہ امر ہمارے لیے موجب اطمینان ہے کہ ترقی اردو بیورو نے اور اپنی تشکیل کے بعد قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نے مختلف علوم وفنون کی جو کتابیں شائع کی ہیں، اردو قارئین نے ان کی بھرپور پذیرائی کی ہے۔کونسل نے ایک مرتب پروگرام کے تحت بنیادی اہمیت کی کتابیں چھاپنے کا سلسلہ شروع کیا ہے، یہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو امید ہے کہ ایک اہم علمی ضرورت کو پورا کرے گی۔

اہل علم سے میں یہ گزارش بھی کروں گا کہ اگر کتاب میں انھیں کوئی بات نادرست نظر آئے تو ہمیں لکھیں تاکہ جو خامی رہ گئی ہو وہ اگلی اشاعت میں دور کردی جائے۔

پروفیسر سید علی کریم
(ارتضیٰ کریم)
ڈائرکٹر

فہرست

	دیباچہ	VII
باب-1	تعزیرات ہند اور خواتین سے متعلق جنسی و دیگر جرائم	1
باب-2	خواتین کے خلاف خانگی تشدد کے خاتمے کا قانون	29
باب-3	جہیز کے لین دین سے متعلق قانون	57
باب-4	بعض جرائم کے ارتکاب کی بابت قیاس	67
باب-5	خواتین کی غیر شائستہ شبیہ پیش کرنے سے متعلق قانون	69
باب-6	عصمت فروشی اور عصمت فروشی کے اڈے چلانے اور فاسقانہ بیوپار سے متعلق قانون	71
باب-7	خاتمۂ حمل سے متعلق قانون	75
باب-8	دوران حمل تشخیص جنس سے متعلق قانون	79
باب-9	قومی خواتین کمیشن کا قیام	81
باب-10	خواتین کو جائے ملازمت میں جنسی ایذادہی سے محفوظ رکھنے کے لیے قانون	91
ضمیمہ	خواتین دوست اہم قوانین کی فہرست (انگریزی-اردو)	95

دیباچہ

خواتین کو بہتر حقوق دلانے کے لیے ملکی وعالمی پیمانے پر بہت سے اقدامات کیے گئے ہیں۔ CEDAW یعنی خواتین کے ساتھ کسی بھی طرح کے امتیاز کے خاتمے سے متعلق کنونشن میں، جسے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 18 دسمبر 1979 کو منظور کیا تھا، جو 3 ستمبر 1981 کو نافذ العمل ہوئی، تمام ممالک پر اس بات کے لیے زور دیا گیا ہے کہ وہ خواتین کے ساتھ برتے جانے والے ہر طرح کے امتیاز کے خاتمے کے لیے ضروری اقدام کریں اور اپنے اپنے دساتیر میں اس قسم کی توضیحات شامل کریں تاکہ خواتین کو وہی سیاسی، سماجی، معاشی اور ثقافتی حقوق حاصل ہوں جو مردوں کو حاصل ہیں اور ساتھ ہی ان کی بہبود کے لیے قوانین بنائیں۔ بھارت کے آئین کی دفعہ 51 (ج) میں بھی یہ بات واضح طور پر کہی گئی ہے کہ بین الاقوامی قانون اور عہد ناموں کے وجوب کا احترام کیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری عدالتیں جنسی مساوات مرد وزن سے متعلق معاملات میں اس قسم کی دستاویزات کا حوالہ دیتی رہی ہیں۔

ملکی سطح پر حکومت ہند و ریاستی حکومتوں نے خواتین کے حقوق کے تحفظ سے متعلق بہت سے قوانین بنائے ہیں جن میں سے کچھ اہم قوانین کتابچہ کے آخر میں شامل ضمیمہ میں درج ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے قومی سطح پر خواتین کمیشن قائم کیا گیا ہے اور ریاستی سطح پر بھی ریاستی خواتین کمیشن قائم کیے گئے ہیں۔ مرکزی حکومت نے قومی خواتین کمیشن کو سول عدالت کا درجہ دینے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ یہاں اس بات کا ذکر

بے محل نہ ہوگا کہ جسٹس ورما کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر بنائے گئے نئے تعزیری ترمیمی قانون (The Criminal Law (Amendment) Act,2013) کی بنیاد پر تعزیرات ہند میں جو ترامیم کی گئی ہیں اور جن کا بیشتر حصہ خواتین کے خلاف جرائم سے متعلق ہے، باب ا (تعزیرات ہند اور خواتین سے متعلق جنسی و دیگر جرائم) میں شامل کر لی گئی ہیں۔

دہلی ہائی کورٹ کی اس ہدایت کے بعد کہ جنسی جرائم سے متعلق قوانین میں شامل التزامات کو عام کیا جائے، حکومت ہند نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جنسی جرائم سے متعلق پوسٹر، پمفلیٹ و کتابچے شائع کیے جائیں تا کہ خواتین و دیگر متعلقین کو جنسی جرائم سے متعلق قوانین میں جو حال ہی میں ترامیم کی گئی ہیں ان سے باور کرایا جا سکے۔ حکومت کی جانب سے متعلقہ محکموں کو بھی ایسا کرنے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ حکومت ہند کے اس فیصلے، خواتین کے حقوق اور مفاد عامہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہم نے یہ کتابچہ تیار کیا ہے۔ اس کتابچہ میں جنسی جرائم، خواتین کی غیر شائستہ شبیہ پیش کرنے، خاتمۂ حمل، دوران حمل تشخیص جنس، عصمت فروشی اور فاسقانہ بیوپار سے متعلق قوانین کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے تا کہ خواتین و دیگر متعلقین یہ جان سکیں کہ کون کون سے جرائم جنسی جرائم کے دائرے میں آتے ہیں اور ان کی کیا سزا ہے اور یہ کہ اس سلسلے میں کیا قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ جہیز کے لین دین اور خانگی تشدد سے متعلق قوانین کو بھی کتابچہ میں شامل کیا گیا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ ہماری یہ حقیر علمی کاوش خواتین اور خواتین سے متعلق امور میں دلچسپی رکھنے والے افراد کے لیے مفید ثابت ہوگی۔

خواجہ عبدالمنتقم

باب-1

تعزیرات ہنداور خواتین سے متعلق جنسی و دیگر جرائم

تعزیرات ہند (Indian Penal Code) ہندوستان کا اہم ترین اور عام تعزیری قانون ہے جس میں مختلف جرائم کی تعریفات اوران کی سزاؤں کی تفصیل واضح طور پر دی گئی ہے۔ یہ قانون غیر منقسم ہندوستان میں1860 میں منظور کیا گیا تھااور دیگر قوانین کی طرح آزاد ہندوستان میں بھی اس قانون میں وقتاً فوقتاً بہت سی ترامیم کی گئی ہیں اور کچھ نئی دفعات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس قانون کا مسودہ لارڈ میکالے اوران کے زیرنگرانی قائم کی گئی ایک کمیٹی نے تیار کیا تھا۔ یہ مسودہ انتہائی محنت اور نہایت احتیاط کے ساتھ تیار کیا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس قانون کی مختلف دفعات کو جب جب عدالت کے روبرو چیلنج کیا گیا تو وہ انصاف کی کسوٹی پر پوری اتریں اور چند دفعات کے علاوہ جنھیں وقت اور حالات کے مطابق بدلنا پڑا باقی دفعات تاہنوز اپنی اصل شکل میں موجود ہیں۔ جنسی جرائم و دیگر جرائم کے بڑھتے ہوئے گراف کی روشنی میں خواتین کے لیے یہ جاننا ضروری ہو گیا ہے کہ کون کون سے جرائم جنسی جرائم کے دائرے میں آتے ہیں اوران کی کیا سزا ہے اور یہ کہ وہ اس سلسلے میں کیا قانونی کارروائی کر سکتی ہیں۔

اگرچہ وشاکھا اور دیگر بنام ریاست راجستھان والے معاملے (1997)2 ایس سی سی 241 میں سپریم کورٹ خود اس بات کو تسلیم کر چکی ہے کہ عورتوں کی عصمت کا تحفظ ان کا ایک بنیادی حق ہے مگر اس سب کے باوجود نہ صرف ہمارے ملک میں بلکہ تمام دنیا میں خواتین مکمل جنسی تحفظ سے محروم ہیں اب تو بہت سے کمسن اور کم عمر بچے بھی اس قسم کے جرائم کا ارتکاب کر رہے ہیں اس سلسلے میں ہمارے عوام اور حکومت دونوں کو ہی کافی تشویش ہے چونکہ نوعمر مجرمین کو Juvenile Act کے تحت تحفظ حاصل ہے اور انھیں دی جانے والی سزا بھی بہت کم ہے۔ عالمی بینک کی ایک رپورٹ کے مطابق خانگی اور جنسی تشدد میں مرنے والی عورتوں کی تعداد کینسر، سڑک حادثات، جنگ اور ملیریا میں مرنے والی عورتوں کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے۔ خود ہمارے ملک میں خواتین کی آبروریزی کے واقعات ملک کے مختلف حصوں میں پیش آتے رہے ہیں۔

اس مجموعے کی مندرجہ ذیل دفعات خواتین سے متعلق جرائم و دیگر امور سے متعلق ہیں اور ان دفعات میں سے کسی کی بھی خلاف ورزی کیے جانے پر متعلقہ فوجداری عدالت میں معاملہ دائر کیا جا سکتا ہے۔

● خواتین کی آبروریزی، اغوا، فاسقانہ بیوپار، ناجائز جنسی مباشرت وغیرہ سے متعلق جرائم

ایسی صورت جبکہ جسم کی حفاظت خود اختیاری کا حق کسی شخص کو ہلاک کرنے تک تجاوز کرتا ہے

When the right of private defence of the body extends to causing death

دفعہ 100: آخری متذکرہ دفعہ میں درج قیود کے تحت جسم کی حفاظت خود اختیاری کا حق حملہ کرنے والے کو بالارادہ ہلاک کرنے یا کوئی دوسرا نقصان پہنچانے تک تجاوز کرتا ہے، اگر ایسا جرم اس حق کے استعمال کا باعث ہو جو مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کسی میں شامل ہو، یعنی—

پہلی— حملہ ایسا ہو کہ جس میں اس بات کا معقول وجہ سے اندیشہ ہو کہ اگر اس حملے سے حفاظت نہ کی جائے تو ایسے حملے کا نتیجہ ہلاکت ہوگا؛

دوسری— حملہ ایسا ہو کہ جس میں اس بات کا معقول وجہ سے اندیشہ ہو کہ اگر اس حملے سے حفاظت نہ کی جائے تو اس کا نتیجہ ضرر شدید ہوگا؛

تیسری— ایسا حملہ جو زنا بالجبر کے ارتکاب کی نیت سے کیا جائے؛

چوتھی— ایسا حملہ جو خلاف وضع فطری شہوت پوری کرنے کی نیت سے کیا جائے؛

پانچویں— ایسا حملہ جو بھگا لے جانے یا اغوا کرنے کی نیت سے کیا جائے؛

چھٹی— ایسا حملہ جو کسی شخص کو حبس بے جا میں رکھنے کی نیت سے ان حالات کے تحت کیا جائے جن سے اس کو اس بات کا اندیشہ معقول وجہ سے پیدا ہو کہ وہ اپنی رہائی کے لیے سرکاری حکام سے مدد نہ لے سکے گا؛

ساتویں— تیزاب پھینکنے یا لگانے کا ایسا فعل یا تیزاب پھینکنے یا لگانے کے ایسے فعل کی کوشش جس کے نتیجے میں ضرر شدید پہنچنے کا معقول اندیشہ ہو۔

عورت کی عصمت دری کی نیت سے اس پر حملہ یا جبر مجرمانہ کا استعمال

(Assault or criminal force to woman with intent to outrage her modesty)

دفعہ 354: جو کوئی کسی عورت پر اس کی عصمت دری کی نیت سے یا اس امر کے امکان کے علم سے کہ وہ اس فعل سے اس کی عصمت دری کرے گا، حملہ کرے یا جبر مجرمانہ کا استعمال کرے، اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی کم از کم ایک سال کی اور زیادہ سے زیادہ 5 سال تک کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

جنسی ایذا دہی اور اس کی سزا

Sexual harassment and punishment for sexual harassment

دفعہ 354 الف: (1) مندرجہ ذیل حرکات میں سے کوئی بھی حرکت کرنے والا شخص جنسی ایذا دہی

کے جرم کا مرتکب ہوگا۔

(i) جسمانی لمس و پیش رفت جس میں ناشائستہ جنسی پیش رفت وشہوانی خواہش کا اظہار شامل ہے؛یا

(ii) التفات جنسی کی طلب یا درخواست؛یا

(iii) کسی عورت کو اس کی مرضی کے خلاف فحش تحریر یا تصویر (pornography) دکھانا؛ یا

(iv) جنسی نوعیت کی چھینٹا کشی۔

(2) جو کوئی ذیلی دفعہ (1) کے فقرہ (i) یا فقرہ (ii) یا فقرہ (iii) میں مصرحہ کسی جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو اسے 3 سال تک کی قید با مشقت کی سزا یا سزائے جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

(3) جو کوئی ذیلی دفعہ (1) کے فقرہ (iv) میں مصرحہ کسی جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی ایک سال تک کی قید کی سزا یا سزائے جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

کسی عورت کو کپڑے اتارنے یا ننگا ہونے کے لیے مجبور کرنے کی نیت سے اس پر حملہ کرنا یا جبر مجرمانہ کا استعمال کرنا

Assault or use of criminal force to woman with intent to disrobe

دفعہ 354ب: جو کوئی کسی عورت کو کپڑے اتارنے یا ننگا ہونے کے لیے مجبور کرنے کی نیت سے اس پر حملہ کرتا ہے یا جبر مجرمانہ کا استعمال کرتا ہے، یا ایسے فعل کی ترغیب دیتا ہے اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی کم از کم 3 سال کی اور زیادہ سے زیادہ 7 سال تک کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

شہوت نظری، جنسی حرکات یا اعضاء کے نظارے سے جنسی تسکین

Voyeurism

دفعہ 354ج: جو کوئی کسی ایسی عورت کا جو کسی نجی فعل میں محو ہو ایسی صورت حال میں مشاہدہ کرتا

ہے یا تصویر کھینچتا ہے جس میں وہ یہ توقع کرتی ہے کہ نہ تو مرتکب اور نہ ہی اس کی ایماء پر کوئی دیگر شخص اس کا نظارہ کرے گا یا ایسی تصویر دوسروں کو بھیجتا ہے، اسے پہلے اثبات جرم کی صورت میں دونوں میں سے کسی بھی قسم کی کم از کم ایک سال کی اور زیادہ سے زیادہ 3 سال تک کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا اور دوسری بار یا مابعد اثبات جرم کی صورت میں اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی کم از کم 3 سال کی اور زیادہ سے زیادہ 7 سال تک کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح-1: اس دفعہ کی غرض کے لیے، ''نجی فعل'' میں کسی ایسے مقام میں کیا جانے والا مشاہداتی فعل شامل ہے جس کے بارے میں ایسی صورت حال میں معقولاً یہ توقع کی جائے کہ اس کے لیے خلوت ضروری ہے اور جہاں متاثر شخص کے اعضائے تناسل، پچھلا حصہ یا سینہ کھلا ہوا ہو یا اندر زیب تن لباس میں چھپا ہوا ہو یا متاثر شخص کے ذریعے پیشاب خانہ میں پیشاب کیا جا رہا ہو یا متاثر شخص ایسے جنسی فعل میں مصروف ہو جو عام طور پر سب کے سامنے نہ کیا جا سکے۔

تشریح-2: جہاں متاثر شخص تصویر لینے یا کسی فعل کو (کیمرہ وغیرہ میں) قید کرنے کے لیے رضامندی کا اظہار کر دیتا ہے لیکن کسی تیسرے فریق کو بھیجنے کے لیے منع کرتا ہے اور جہاں ایسی تصویر یا فعل کی ترسیل کی جاتی ہے تو اسے اس دفعہ کے تحت جرم سمجھا جائے گا۔

تعاقب در دیدہ، خفیہ طور پر پیچھا کرنا (اسے چھیڑنے، ستانے، باہمی تعلق پیدا کرنے کے لیے مجبور کرنے، اس کے انٹرنیٹ، ای میل یا کسی الیکٹرانکی ذریعۂ استعمال کی مانیٹرنگ کرنے کی غرض سے)

اسٹاکنگ

Stalking

دفعہ **354**د: (1) کوئی بھی شخص جو—

(i) کسی عورت کا پیچھا کرتا ہے اور اس سے رابطہ قائم کرتا ہے یا اس عورت کی صریح عدم دلچسپی کے باوجود اس سے ذاتی رابطہ قائم کرنے کی بار بار کوشش کرتا ہے؛ یا

(ii) کسی عورت کے انٹرنیٹ، ای میل یا کسی دیگر الیکٹرانکی ذریعۂ استعمال کی مانیٹرنگ کرتا ہے، وہ stalking کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔

لیکن اگر وہ اپنے اس عمل کی بابت یہ ثابت کر دیتا ہے کہ —

(i) اس نے ایسا انسداد جرم یا جرم کا پتہ لگانے کے لیے کیا ہے اور یہ کہ اسٹاکنگ کے ملزم شخص کو سرکار نے انسداد جرم اور جرم کا پتہ لگانے کی ذمہ داری سونپی تھی؛ یا

(ii) یہ کہ ایسا کسی قانون کے تحت یا کسی قانون کے تحت کسی شخص کے ذریعہ عائد کی گئی کسی شرط یا مطلوبہ لازمیت کی تعمیل کے لیے کیا گیا تھا؛ یا

(iii) مخصوص حالات میں ایسا کرنا مناسب اور درست تھا۔

(2) جو کوئی اسٹاکنگ کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے اسے پہلی بار اثبات جرم کی صورت میں دونوں میں سے کسی بھی قسم کی کی 3 سال تک کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا اور دوسری بار یا مابعد اثبات جرم کی صورت میں اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی 5 سال تک کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

بھگا لے جانا

Kidnapping

دفعہ **359:** بھگا لے جانے کی دو قسمیں ہیں: بھارت سے بھگا لے جانا، اور ولایت جائز میں سے بھگا لے جانا۔

بھارت سے بھگا لے جانا

Kidnapping from India

دفعہ **360:** جو کوئی کسی شخص کو اس کی یا اس شخص کی جانب سے رضامندی دینے کے قانوناً مجاز کسی کی رضامندی کے بغیر، بھارت کی حدود سے باہر لے جائے تو کہا جائے گا کہ اس شخص کو بھارت سے بھگا لے جایا گیا ہے۔

ولایت جائز میں سے بھگا لے جانا

Kidnapping from lawful guardianship

دفعہ 361: جوکوئی 16 برس سے کم عمر کے کسی نابالغ لڑکے کو اور 18 برس سے کم کسی نابالغ لڑکی کو، یا کسی فاترالعقل شخص کو، ایسے نابالغ یا فاترالعقل شخص کے جائز ولی کی تحویل میں سے، ایسے ولی کی رضامندی کے بغیر لے جائے یا بہکا لے جائے تو یہ کہا جائے گا کہ ایسے نابالغ یا فاترالعقل شخص کو ولایت جائز میں سے بھگا لے جایا گیا ہے۔

تشریح:- دفعہ ہذا میں الفاظ ''جائز ولی'' میں ایسا کوئی بھی شخص شامل ہے جسے ایسے نابالغ یا دیگر شخص کی خبرگیری یا تحویل قانون کی رو سے سونپی گئی ہو۔

استثنیٰ:- دفعہ ہذا کی توسیع کسی ایسے شخص کے فعل پر نہیں ہوتی ہے جو نیک نیتی سے یہ باور کرے کہ وہ ناجائز بچے کا باپ ہے یا جو نیک نیتی سے یہ باور کرے کہ وہ ایسے بچے کو تحویل میں رکھنے کا قانون کی رو سے حقدار ہے، جب تک کہ ایسے فعل کا ارتکاب کسی غیر اخلاقی یا ناجائز مقصد سے نہ کیا جائے۔

اغوا

Abduction

دفعہ 362: جوکوئی کسی شخص کو کسی جگہ سے چلے جانے پر جبری طور پر مجبور کرے یا فریب کاری سے ایسا کرنے کی ترغیب دے تو یہ کہا جائے گا کہ اس نے اس شخص کو اغوا کیا ہے۔

بھگا لے جانے کی سزا

Punishment for kidnapping

دفعہ 363: جوکوئی بھارت سے یا ولادیت جائز میں سے کسی شخص کو بھگا لے جاتا ہے، اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی 7 سال تک کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

بھیک مانگنے کی اغراض سے کسی نابالغ کو بھگا لے جانا یا اس کا کوئی عضو بیکار کرنا

Kidnapping or maiming a minor for purposes of begging

دفعہ 363الف: (1) جوکوئی کسی نابالغ کو بھگا لے جانے یا کسی نابالغ کا جائز ولی نہ ہوتے ہوئے اس کی تحویل اس غرض سے حاصل کرے کہ اس نابالغ کو بھیک مانگنے کی غرض سے کام میں لگایا جاسکے یا استعمال کیا جاسکے، تو اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی 10 سال تک کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(2) جوکوئی کسی نابالغ کا عضو اس غرض سے بیکار کردے کہ ایسے نابالغ کو بھیک مانگنے کی غرض سے کام میں لگایا جائے یا استعمال کیا جائے، اسے سزائے عمر قید دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

(3) جب کوئی شخص کسی نابالغ کا جائز ولی نہ ہوتے ہوئے اس کو بھیک مانگنے کی غرض سے کام میں لگائے یا استعمال کرے تو یہ قیاس کیا جائے گا، جب تک کہ اس کے برعکس کچھ ثابت نہ ہو، کہ وہ اس نابالغ کو بھگالے گیا ہے یا دیگر طور پر اس نے اس کی تحویل اس غرض سے حاصل کی ہے کہ نابالغ کو بھیک مانگنے کی غرض سے کام میں لایا جائے یا استعمال کیا جائے۔

(4) دفعہ ہذا میں:

(الف) بھیک مانگنے سے مراد ہے۔

(i) کسی جائے عامہ پر خواہ گانے، ناچنے، قسمت کا حال بتانے، کرتب دکھانے یا چیزیں بیچنے کے بہانے سے یا دیگر طور پر بھیک مانگنا یا بھیک لینا؛

(ii) بھیک مانگنے یا لینے کی غرض سے کسی نجی رہائش گاہ میں داخل ہونا؛

(iii) بھیک مانگنے یا جبراً بھیک حاصل کرنے کی غرض سے خود اپنی یا کسی دیگر شخص یا کسی جانور کی کسی ضرب، زخم، چوٹ، معذوری یا مرض کو ظاہر کرنا یا اس کی نمائش کرنا؛

(iv) بھیک مانگنے یا بھیک لینے کی غرض سے کسی نابالغ کو نمائش کے طور پر استعمال کرنا،

(ب) "نابالغ" سے مراد ہے:

(i) کسی مرد کی صورت میں 16 سال سے کم عمر شخص، اور

(ii) کسی عورت کی صورت میں 18 سال سے کم عمر شخص۔

قتل عمد کی غرض سے بھگالے جانا یا اغوا کرنا

Kidnapping or abducting in order to murder

دفعہ 364: جو کوئی کسی شخص کو اس غرض سے بھگا لے جائے یا اغوا کرے کہ ایسے شخص کو قتل کیا جائے یا اسے ایسی حالت میں رکھا جائے جس سے کہ اس کو قتل کیے جانے کا اندیشہ ہو، اسے عمر قید یا 10 سال تک کی قید با مشقت کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

کسی شخص کو خفیہ طور پر اور حبس بے جا میں رکھنے کی نیت سے بھگا لے جانا یا اغوا کرنا

Kidnapping or abducting with intent secretly and wrongfully to confine person

دفعہ 365: جو کوئی شخص کسی شخص کو اس نیت سے کہ اس کو خفیہ طور پر اور حبس بے جا میں رکھا جا سکے، بھگا کر لے جائے یا اغوا کرے، دونوں میں سے کسی بھی قسم کی 7 سال تک کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

کسی عورت کو شادی وغیرہ کے لیے مجبور کرنے کی غرض سے بھگا لے جانا، اغوا کرنا یا ترغیب دینا

Kidnapping, abducting or inducing woman to compel her marriage, etc.

دفعہ 366: جو کوئی کسی عورت کو بھگا لے جائے یا اغوا کرے اس نیت سے یا اس امر کے امکان کے علم سے کہ وہ اپنی مرضی کے خلاف کسی شخص سے شادی کرنے کے لیے مجبور کی جائے یا اس کی یہ غرض ہو کہ وہ جماع ناجائز کے لیے مجبور کی جائے یا پھسلائی جائے یا اس امر کے امکان کا اسے علم ہو کہ وہ جماع ناجائز کے لیے مجبور کی جائے گی یا پھسلائی جائے گی، اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی 10 سال تک کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا؛ نیز اگر کوئی شخص تخویف مجرمانہ کے ذریعے، جس کی تعریف مجموعہ ہذا میں کی گئی ہے یا اپنے اختیارات کے ناجائز استعمال میں یا کسی دیگر جبری طریقے سے، کسی عورت کو اس نیت سے اور اس امر کے امکان کے علم سے کہ اس کو کسی غیر شخص سے ناجائز جماع کے لیے مجبور کیا جائے گا یا پھسلایا جائے گا، کسی جگہ سے جانے کی

ترغیب دے تو اسے بھی متذکرہ بالا سزا دی جائے گی۔

نابالغ لڑکیوں کی دلالی

Procuration of minor girl

دفعہ 366الف: جو کوئی شخص 18 سال سے کم عمر کی نابالغ لڑکی کو خواہ کسی بھی طریقے سے کسی جگہ لے جانے یا کوئی فعل کرنے کی ترغیب دے اس نیت سے یا اس امر کے امکان کے علم سے کہ اسے کسی دیگر شخص سے جماع ناجائز کے لیے مجبور کیا جائے گا یا پھسلایا جائے گا، اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی 10 سال تک کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

بیرون ملک سے لڑکیوں کی درآمد

Importation of girl from foreign country

دفعہ 366ب: جو کوئی 21 برس سے کم عمر کی لڑکی کو بیرون بھارت کسی ملک سے یا ریاست جموں وکشمیر سے اس نیت سے یا اس امر کے امکان کے علم سے کہ اسے کسی دیگر شخص سے جماع ناجائز کے لیے مجبور کیا جائے گا یا پھسلایا جائے گا، اسے 10 سال تک کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

کسی شخص کو اس غرض سے بھگا لے جانا یا اغوا کرنا کہ اسے ضرر شدید پہنچایا جائے یا غلام وغیرہ بنا کر رکھا جائے

Kidnapping or abducting in order to subject person to grievous hurt,slavery, etc

دفعہ 367: جو کوئی کسی شخص کو اس غرض سے بھگا لے جائے یا اغوا کرے یا ایسی حالت میں رکھے جس میں اسے ضرر شدید پہنچے یا وہ غلام بنایا جائے یا کسی شخص کی غیر فطری ہوس کا ذریعہ بنایا جائے یا اس کا خطرہ لاحق ہو یا اسے اس امر کے امکان کا علم ہو کہ اس شخص کے ساتھ ایسا کیا جائے گا یا وہ ایسی حالت میں رکھا جائے گا اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی 10 سال تک کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

بھگائے ہوئے یا اغوا شدہ شخص کو بے جا طریقے سے چھپانا یا حبس بے جا میں رکھنا

Wrongfully concealing or keeping in confinement, kidnapped or abducted person

دفعہ 368: جو کوئی شخص، یہ جانتے ہوئے کہ کسی شخص کو بھگایا یا اغوا کیا گیا ہے ایسے شخص کو بے جا طریقے سے چھپائے رکھے یا حبس بے جا میں رکھے، اسے اسی طریقہ سے سزا دی جائے گی گویا کہ اس نے اس شخص کو اسی نیت یا علم سے یا اس غرض سے جس سے اس نے اس شخص کو چھپایا یا حبس بے جا میں رکھا ہے بھگایا یا اغوا کیا۔

10 برس سے کم عمر بچے کے جسم پر سے چوری کرنے کی نیت سے اس کو بھگا لے جانا یا اغوا کرنا

Kidnapping or abducting child under ten years with intent to steal from its person

دفعہ 369: جو کوئی 10 سال سے کم عمر بچے کو اس نیت سے بھگا لے جائے یا اغوا کرلے کہ ایسے بچے کے جسم پر سے کوئی جائیداد منقولہ بددیانتی سے لے لے، اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی 7 سال تک کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

انسانوں کی ناجائز تجارت

Trafficking of person

دفعہ 370: (1) جو کوئی استحصال کی غرض سے، کسی شخص یا اشخاص کو مندرجہ ذیل طریقے سے (الف) بھرتی کرتا ہے، (ب) کہیں بھیجتا ہے، (ج) پناہ دیتا ہے، (د) منتقل کرتا ہے، یا (ہ) حاصل کرتا ہے۔

اول — ڈرا دھمکا کر؛ یا

دوئم — طاقت کا استعمال کرتے ہوئے یا کسی طرح کا دباؤ ڈالتے ہوئے؛ یا

سوئم — اغوا کر کے؛ یا

چہارم — فریب یا دھوکہ دے کر؛ یا

پنجم — طاقت کا ناجائز فائدہ اٹھا کر؛ یا

ششم — بہلا پھسلا کر جس میں روپے پیسے کی ادائیگی یا دیگر فائدے پہنچانا شامل ہے تاکہ کسی ایسے شخص کی رضامندی حاصل کی جا سکے جس کا اس طرح بھرتی کیے گئے، کہیں بھیجے گئے، پناہ دیے گئے، منتقل کیے گئے یا حاصل کیے گئے شخص پر کنٹرول ہو؛

وہ ناجائز تجارت (Trafficking) کرتا ہے۔

تشریح-1: ''استحصال'' میں جسمانی استحصال یا کسی بھی قسم کا جنسی استحصال، غلامی یا غلامی جیسے انفعال، اطاعت یا اعضا کو زبردستی کاٹ دینا، شامل ہے۔

تشریح-2: (1) ناجائز تجارت کے جرم کے تعین کے معاملے میں متاثر شخص کی رضامندی بے معنی ہے۔

(2) جو کوئی ناجائز تجارت کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے، اسے کم از کم 7 سال کی اور زیادہ سے زیادہ 10 سال تک کی قید بامشقت کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(3) جہاں کہیں ایک شخص سے زیادہ کی ناجائز تجارت کے جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو، وہاں کم از کم 10 سال کی قید بامشقت اور زیادہ سے زیادہ عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(4) جہاں کہیں کسی نابالغ کی ناجائز تجارت کے جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو، وہاں کم از کم 10 سال کی قید بامشقت اور زیادہ سے زیادہ عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(5) جہاں کہیں ایک سے زیادہ نابالغ شخص کی ناجائز تجارت کے جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو، وہاں کم از کم 14 سال کی قید بامشقت اور زیادہ سے زیادہ عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(6) جہاں کسی شخص کو کسی نابالغ کی ایک بار سے زیادہ ناجائز تجارت کے لیے مجرم قرار دیا گیا ہو، وہاں ایسے شخص کو عمر قید کی سزا دی جائے گی یعنی اس کی بقایا قدرتی زندگی تک کی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(7) جب کوئی سرکاری ملازم یا پولیس افسر کسی شخص کی ناجائز تجارت کے معاملے میں ملوث ہو، ایسے سرکاری ملازم یا پولیس کے افسر کو عمر قید کی سزا دی جائے گی یعنی اس کی بقایا قدرتی زندگی تک کی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

خریدے یا بیچے گئے شخص کا استحصال

Exploitation of a trafficked person

دفعہ 370 (الف): (1) جو کوئی، جان بوجھ کر یا یہ باور کرتے ہوئے کہ نابالغ کو خریدا یا بیچا گیا ہے، ایسے نابالغ کو کسی بھی طریقے سے جنسی استحصال کے فعل میں لگاتا ہے تو اسے کم از کم 5 سال کی اور زیادہ سے زیادہ 7 سال کی قید بامشقت کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(2) جو کوئی، جان بوجھ کر یا یہ باور کرتے ہوئے کہ کسی شخص کو خریدا یا بیچا گیا ہے، ایسے شخص کو کسی بھی طریقے سے جنسی استحصال کے فعل میں لگاتا ہے تو اسے کم از کم 3 سال کی اور زیادہ سے زیادہ 5 سال تک کی قید بامشقت کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

عادتاً غلاموں کا کاروبار کرنا

Habitual dealing in slaves

دفعہ 371: جو کوئی عادتاً غلاموں کی درآمد برآمد کرے، ہٹائے، خرید و فروخت کرے یا تجارت یا بیوپار کرے، اسے سزائے عمر قید یا دونوں میں سے کسی بھی قسم کی 10 سال تک کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

عصمت فروشی وغیرہ کی اغراض کے لیے نابالغ کو فروخت کرنا

Selling minor for purposes of prostitution, etc

دفعہ 372: جو کوئی 18 سال سے کم عمر کے کسی شخص کو، اس نیت سے کہ ایسا شخص کسی بھی عمر میں عصمت فروشی یا کسی شخص کے ساتھ "ناجائز جماع" کی اغراض کے لیے یا کسی ناجائز اور غیر اخلاقی مقصد کے لیے کام میں لایا جائے گا، استعمال کیا جائے گا یا اس امر کے امکان

کا علم ہوتے ہوئے کہ ایسا شخص کسی عمر میں بھی ایسی کسی اغراض کے لیے کام میں لایا یا استعمال کیا جائے گا، فروخت کرے، کرایہ پر دے یا دیگر طور پر منتقل کرے تو اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی 10 سال تک کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح-I: جب 18 سال سے کم عمر کی کوئی عورت، کسی فاحشہ یا کسی ایسے دیگر شخص کو جو چکلا چلاتا یا چلاتی ہو یا اس کا اہتمام کرتا یا کرتی ہو، فروخت کی جائے، کرایہ پر دی جائے یا دیگر طور پر منتقل کی جائے تو اس طرح منتقل کرنے والے شخص کی نسبت، جب تک کہ اس کے برعکس کچھ ثابت نہ ہو، یہ قیاس کیا جائے گا کہ اس نے اسے اس نیت سے منتقل کیا ہے کہ وہ عصمت فروشی کی اغراض کے لیے استعمال میں لائی جائے گی۔

تشریح-II: دفعہ ہٰذا کے اغراض کے لیے "ناجائز جماع" سے ایسے اشخاص کے درمیان جنسی مباشرت مراد ہے جو کسی سلسلہ ازدواج یا ایسے کسی رشتے یا بندھن سے جڑے ہوئے نہ ہوں، جو اگرچہ ازدواج کی حد تک نہ پہنچتا ہو، تاہم اس طبقہ کے جس سے وہ تعلق رکھتے ہوں یا اگر وہ مختلف طبقوں سے تعلق رکھتے ہوں تو ایسے دونوں طبقوں کے شخصی قانون یا رواج کی رو سے ان کے مابین نیم ازدواجی رشتے کو تسلیم کیا جاتا ہو۔

عصمت فروشی وغیرہ کی اغراض کے لیے نابالغ کا خریدنا

Buying minor for purposes of prostitution, etc

دفعہ 373: جو کوئی 18 سال سے کم عمر کے کسی شخص کو، اس نیت سے کہ ایسے شخص کو کسی بھی عمر میں عصمت فروشی یا کسی شخص کے ساتھ ناجائز جماع کے لیے یا کسی ناجائز اور غیر اخلاقی مقصد کے لیے کام میں لایا یا استعمال کیا جائے گا یا اس امر کے امکان کا علم ہوتے ہوئے کہ ایسا یا ایسے شخص کسی بھی عمر میں ایسی کسی غرض کے لیے کام میں لایا یا لائی یا استعمال کیا جائے گا یا کی جائے گی، خریدے، کرایہ پر دے یا دیگر طور پر اس کا قبضہ حاصل کرے، اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی 10 سال تک کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح-I: 18 سال سے کم عمر کی کسی عورت کو خریدنے والی، کرایہ پر لینے والی یا دیگر طور پر اس کا قبضہ حاصل کرنے والی کسی فاحشہ کی نسبت یا چکلا چلانے والے یا اس کا اہتمام کرنے والے کسی شخص کی نسبت جب تک کہ اس کے برعکس کچھ ثابت نہ ہو، یہ قیاس کیا جائے گا کہ ایسے شخص نے اس عورت کا قبضہ اس نیت سے حاصل کیا ہے کہ وہ عصمت فروشی کی اغراض کے لیے استعمال میں لائی جائے گی۔

ناجائز جبری مزدوری

Unlawful compulsory labour

دفعہ 374: جو کوئی کسی شخص کو اس کی مرضی کے خلاف مزدوری کرنے پر ناجائز طور پر مجبور کرے، تو اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی ایک سال تک کی سزائے قید یا سزائے جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

زنا بالجبر

Rape

دفعہ 375: کوئی بھی شخص جو مندرجہ ذیل سات صورتوں میں درج ذیل حرکات کرتا ہے اس کی نسبت یہ کہا جائے گا کہ اس نے ''زنا بالجبر'' کیا ہے، اگر وہ۔

(الف) اپنے عضو تناسل کو، کسی بھی حد تک، کسی عورت کی اندام نہانی، منہ، پیشاب گاہ (urethra) یا سوراخ مقعد (anus) میں داخل کرتا ہے یا اس سے اپنے ساتھ یا دیگر کسی شخص کے ساتھ ایسا کرواتا ہے؛ یا

(ب) کسی شے یا جسم کے کسی حصے کو، جو مردانہ عضو تناسل نہ ہو، کسی بھی حد تک، کسی عورت کی اندام نہانی یا مقعد میں ڈالتا ہے یا اس سے اپنے یا کسی دیگر شخص کے ساتھ ایسا کرواتا ہے؛ یا

(ج) کسی عورت کے جسم کے کسی بھی حصے کو مروڑنے کی کارستانی کرتا ہے تاکہ اسے ایسی عورت کی اندام نہانی، پیشاب گاہ، مقعد یا جسم کے کسی حصے میں داخل کیا جا سکے یا اس سے اپنے یا کسی دیگر شخص کے ساتھ ایسا کرواتا ہے؛ یا

(د) اپنا منہ کسی عورت کی اندام نہانی، مقعد یا پیشاب گاہ پر لگاتا ہے یا اس سے اپنے یا کسی دیگر

شخص کے ساتھ ایسا کرواتا ہے:

پہلی۔ اس کی مرضی کے خلاف؛

دوسری۔ اس کی رضامندی کے بغیر؛

تیسری۔ اس کی رضامندی سے جبکہ اس کی رضامندی اس کو یا اس شخص کو، جس میں اس کا مفاد ہو، موت یا ضرر کا خوف دلا کر حاصل کی گئی ہو؛

چوتھی۔ اس کی رضامندی سے، جبکہ وہ شخص یہ جانتا ہو کہ وہ اس کا شوہر نہیں ہے اور یہ کہ اس عورت نے رضامندی اس لیے دی ہے چونکہ وہ یہ باور کرتی ہے کہ وہ ایسا شخص ہے جس سے اس کی باضابطہ شادی ہوئی ہے؛

پانچویں۔ اس کی رضامندی سے، جب ایسی رضامندی دیتے وقت فتورِ عقل یا نشے کی وجہ سے یا اس شخص کے ذریعے ذاتی طور پر یا کوئی بے ہوش کرنے والی یا مضر شے دینے یا کسی دیگر شخص سے دلانے کی وجہ سے وہ اس قابل نہیں تھی کہ اس فعل کی نوعیت اور نتائج کو سمجھ سکے جس کے لیے اس نے رضامندی دی ہو؛

چھٹی۔ اس کی رضامندی سے یا رضامندی کے بغیر جبکہ وہ 18 سال سے کم عمر کی ہو۔

ساتویں۔ جب وہ اظہار رضامندی کے قابل نہ ہو۔

تشریح-1: اس دفعہ کی اغراض کے لیے، ''اندام نہانی میں اس کے دونوں باہری fold شامل ہیں یعنی labia majora۔(The two outer folds of the vulva)

تشریح-2: رضامندی سے مراد بنا شرط رضامندانہ قرار ہے یعنی وہ صورت جب عورت ادائیگی الفاظ، اشارات یا زبانی طور پر یا دیگر کسی طریقے سے یا کسی بھی شکل میں مخصوص جنسی فعل میں شریک ہونے کے لیے رضامند ہو جاتی ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر کوئی عورت دخول کے فعل کی جسمانی طور پر مزاحمت نہیں کرتی ہے تو صرف اس بنیاد پر یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ اس نے اس جنسی فعل کے لیے اپنی رضامندی ظاہر کر دی۔

استثنیٰ-1: کسی طبی عمل (medical procedure) یا مداخلت (intervention) سے جرم

زنا بالجبر کی شکل نہیں لے گا۔

استثنیٰ-2: کسی شخص کی اپنی بیوی کے ساتھ جنسی مباشرت یا جنسی فعل زنا بالجبر نہیں ہے، جبکہ اس کی بیوی 15 سال سے کم عمر کی نہ ہو۔

بعض جرائم (بشمول زنا بالجبر) وغیرہ سے ستم رسیدہ شخص کی پہچان کا انکشاف

Disclosure of identity of the victim of certain offences, etc

دفعہ 228 الف: (1) جو کوئی کسی نام یا دیگر امر کو جس سے کسی ایسے شخص کی (جسے اس دفعہ میں اس کے بعد ستم رسیدہ شخص کہا گیا ہے) پہچان ہو سکتی ہے، جس کے خلاف دفعہ 376، دفعہ 376 الف، دفعہ 376 ب، دفعہ 376 ج یا دفعہ 376 د کے تحت کسی جرم کا کیا جانا مبینہ ہے یا کیا گیا پایا گیا ہے، طبع یا شائع کرے گا اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک کی ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے کسی بھی امر کی وسعت کسی نام یا دیگر امر کی طباعت یا اشاعت پر اگر اس سے ستم رسیدہ شخص کی پہچان ہو سکتی ہے تب تک نہیں ہوتی ہے جب تک ایسی طباعت یا اشاعت—

(الف) پولس تھانہ کے نگراں افسر کے یا ایسے جرم کی تفتیش کرنے والے پولس افسر کے جو ایسی تفتیش کی غرض کے لیے نیک نیتی سے کام کرتا ہے، ذریعہ یا اس کے تحریری حکم کے تحت کی جاتی ہے؛ یا

(ب) ستم رسیدہ شخص کے ذریعہ یا اس کی تحریری اجازت سے کی جاتی ہے؛

(ج) جہاں ستم رسیدہ شخص کی موت ہو چکی ہے یا وہ نابالغ یا فاتر العقل ہے وہاں ستم رسیدہ شخص کے قریبی رشتہ دار کے ذریعہ یا اس کی تحریری اجازت سے کی جاتی ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ قریبی رشتہ دار کے ذریعہ کوئی ایسی اجازت کسی تسلیم شدہ فلاحی ادارہ یا تنظیم کے میر مجلس یا معتمد کے، چاہے اس کا جو بھی نام ہو، علاوہ کسی شخص کو نہیں دی جائے گی۔

تشریح: اس ذیلی دفعہ کی اغراض کے لیے 'تسلیم شدہ فلاحی ادارہ یا تنظیم' سے مرکزی یا ریاستی سرکار

کے ذریعہ تسلیم شدہ کوئی سماجی فلاحی ادارہ یا تنظیم مراد ہے۔

(3) جو کوئی ذیلی دفعہ 4 میں محولہ کسی جرم کی بابت کسی عدالت کے روبرو کسی کارروائی کے متعلق کوئی امر اس عدالت کی پیشگی اجازت کے بغیر طبع یا شائع کرے گا اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک کی ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح: کسی عدالت عالیہ یا سپریم کورٹ کے فیصلہ کی طباعت یا اشاعت اس دفعہ کے معنی میں جرم کے درجہ میں نہیں آتی ہے۔

زنا بالجبر کی سزا

Punishment for rape

دفعہ **376:**(1) جو کوئی، ان صورتوں کے سوا جن کی نسبت ذیلی دفعہ (2) میں توضیح کی گئی ہے، زنا بالجبر کا ارتکاب کرے، اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی اس مدت تک کی قید بامشقت کی سزا دی جائے گی جو 7 سال سے کم نہ ہو لیکن جو عمر قید تک کی ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(2) جو کوئی۔۔۔

(الف) پولس افسر ہوتے ہوئے زنا بالجبر کا ارتکاب کرے۔۔۔

(i) ایسے تھانے کی حدود کے اندر جہاں وہ تعینات ہو؛ یا

(ii) کسی اسٹیشن ہاؤس کے احاطے میں؛ یا

(iii) کسی ایسی عورت کے ساتھ جو اس کی یا اس کے ماتحت کسی پولس افسر کی تحویل میں ہو؛ یا

(ب) سرکاری ملازم ہوتے ہوئے، کسی ایسی عورت کے ساتھ زنا بالجبر کا ارتکاب کرے جو ایسے سرکاری ملازم کی یا اس کے ماتحت سرکاری ملازم کی تحویل میں ہو؛ یا

(ج) مرکزی یا ریاستی حکومت کے ذریعہ کسی علاقے میں تعینات مسلح افواج کا رکن ہوتے ہوئے ایسے علاقے میں زنا بالجبر کا ارتکاب کرے؛ یا

(د) جیل، ریمانڈ ہوم یا کسی فی الوقت نافذ قانون کے ذریعے یا اس کے تحت قائم کی گئی تحویل

کی دیگر جگہ یا عورتوں یا بچوں کے ادارے کی انتظامیہ یا عملے کا رکن ہوتے ہوئے ایسی جیل، ریمانڈ ہوم، جگہ یا ادارے کے کسی مکین کے ساتھ زنا بالجبر کرے؛ یا

(ہ) کسی اسپتال کی انتظامیہ یا عملے کا رکن ہوتے ہوئے کسی ایسی عورت کے ساتھ زنا بالجبر کرے جو اس اسپتال میں ہو؛ یا

(و) کسی عورت کا رشتہ دار، ولی یا استاد یا امانت دار یا حاکم ہوتے ہوئے ایسی عورت کے ساتھ زنا بالجبر کرے؛ یا

(ز) فرقہ وارانہ یا فرقہ پرستانہ تشدد کے دوران زنا بالجبر کرے؛ یا

(ح) کسی ایسی عورت کے ساتھ یہ جانتے ہوئے کہ وہ حاملہ ہے زنا بالجبر کا ارتکاب کرے؛ یا

(ط) کسی عورت کے ساتھ زنا بالجبر کا ارتکاب کرے جبکہ وہ 16 سال سے کم عمر کی ہو؛ یا

(ی) اجتماعی زنا بالجبر کا ارتکاب کرے،؛ یا

(ک) کسی ایسی عورت کے ساتھ زنا بالجبر کا ارتکاب کرے جو اپنی رضامندی ظاہر کرنے کے لائق نہ ہو؛ یا

(ل) کسی ایسی عورت کے ساتھ زنا بالجبر کا ارتکاب کرے جو اس کے کنٹرول (نگرانی) یا اثر (Dominance) میں ہو؛ یا

(م) کسی ایسی عورت کے ساتھ زنا بالجبر کا ارتکاب کرے جو کسی جسمانی یا ذہنی معذوری کا شکار ہو؛ یا

(ص) جو کسی ایسی عورت کے ساتھ زنا بالجبر کا ارتکاب کرتے ہوئے، اسے شدید جسمانی مضرت پہنچائے، یا اس کے کسی عضو کو بیکار کردے یا اس کی شکل بگاڑ دے یا اس کی جان خطرے میں پڑ جائے؛ یا

(ف) اسی عورت کے ساتھ بار بار زنا بالجبر کرے۔

اسے اس مدت تک کی قید با مشقت کی سزا دی جائے گی جو 10 سال سے کم نہ ہو لیکن جو عمر قید تک ہو سکے گی یعنی اس کی بقایا قدرتی زندگی تک اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا:

تشریح: اس ذیلی دفعہ کی اغراض کے لیے—

(الف) ''مسلح افواج'' سے مراد ہیں بحری، بری اور ہوائی افواج اور اس میں شامل ہیں فی الوقت نافذ قانون کے تحت تشکیل کی گئی مسلح افواج بشمول پیرا ملٹری جمعیت (paramilitary forces) و معاون جمعیت (auxiliary forces)، جو مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت کے کنٹرول کے تحت ہوں، کا کوئی رکن؛

(ب) ''اسپتال'' سے مراد اسپتال کا احاطہ ہے اور اس میں دوران بحالیٔ صحت اشخاص یا ان اشخاص کو جنھیں طبی توجہ یا بحالی کی ضرورت ہو، رکھنے اور ان کے علاج کے لیے کسی ادارے کا احاطہ شامل ہے۔

(ج) ''پولس افسر'' کی اصطلاح کے وہی معانی ہوں گے جو اس کے پولس ایکٹ، 1861 میں ہیں۔

(د) اصطلاح ''عورتوں یا بچوں کا ادارہ'' سے ایسا ادارہ مراد ہے، خواہ اسے یتیم خانہ یا بے توجہی کی شکار عورتوں یا بچوں کا گھر یا بیوگان کا گھر یا کسی دیگر نام سے پکارا جائے، جو عورتوں یا بچوں کو رکھنے اور ان کی پرداخت کے لیے قائم کیا گیا اور چلایا جارہا ہو۔

ستم رسیدہ کی موت واقع کرنے یا نتیجتاً اسے مسلسل بے خبری کی حالت میں پہنچانے کے لیے سزا

Punishment for causing death or resulting in persistent vegetative state of victim

دفعہ 376الف: جو کوئی دفعہ 376 کی ذیلی دفعہ (1) یا ذیلی دفعہ (2) کے تحت قابل سزا کسی جرم کا ارتکاب کرتا ہے اور ایسے ارتکاب کے دوران کوئی ایسی مضرت پہنچاتا ہے جس کے سبب عورت کی موت ہوجاتی ہے یا وہ عورت مسلسل *vegetative state (بے خبری کی حالت میں زندہ/ ناکارہ زندگی)، اسے اس مدت تک کی قید بامشقت کی سزا دی جائے گی جو 20 سال سے کم نہ ہو لیکن جو عمر قید تک کی ہوسکتی ہے یعنی اس کی بقایا قدرتی زندگی تک کی، یا سزائے موت دی جائے گی۔

*A wakeful unconscious state that lasts longer than a few weeks

is referred to as a persistent vegetative state

علاحدگی کے دوران شوہر کا اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت کرنا

Sexual intercourse by husband upon his wife during separation

دفعہ 376 ب: جو کوئی، اپنی بیوی کے ساتھ، جو علاحدگی کی ڈگری یا کسی دیگر وجہ سے علاحدہ رہ رہی ہو، اس کی رضامندی کی بغیر جنسی مباشرت کرے، اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی کم از کم 2 سال کی اور زیادہ سے زیادہ 7 سال کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح-1: اس دفعہ میں '' جنسی مباشرت'' سے کوئی بھی ایسا فعل مراد ہے جسے دفعہ 375 کے فقرہ جات (الف) تا (د) میں درج کیا گیا ہے۔

کسی بااختیار شخص کا کسی عورت کے ساتھ جنسی مباشرت کرنا

Sexual intercourse by a person in authority

دفعہ 376 ج: جو کوئی—

(الف) اپنی بااختیار یا امانتی حیثیت میں؛ یا

(ب) سرکاری ملازم ہوتے ہوئے؛ یا

(ج) کسی جیل، ریمانڈ ہوم یا کسی فی الوقت نافذ قانون کی رو سے یا اس کے تحت قائم کی گئی تحویل کی دیگر جگہ یا عورتوں یا بچوں کے کسی ادارے کا سپرننڈنٹ یا منتظم ہوتے ہوئے؛ یا

(د) کسی اسپتال کی انتظامیہ یا عملے کا رکن ہوتے ہوئے اپنی اس حیثیت یا امانتی تعلق کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی تحویل یا اپنے تحت یا اسپتال کے حدود میں موجود کسی عورت کو اپنے ساتھ جنسی مباشرت کے لیے ترغیب دے یا بہلائے پھسلائے، اس کی یہ جنسی مباشرت زنا بالجبر کے درجے میں نہیں آئے گی اور اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی کم از کم 5 سال کی قید بامشقت اور زیادہ سے زیادہ 10 سال تک کی سزا دی جائے گی اور وہ

جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح-1: اس دفعہ میں "جنسی مباشرت" سے کوئی بھی ایسا فعل مراد ہے جسے دفعہ 375 کے فقرہ جات (الف) تا (د) میں درج کیا گیا ہے۔

تشریح-2: اس دفعہ کی اغراض کے لیے، دفعہ 375 کی تشریح 1 بھی لاگو ہوگی۔

تشریح-3: کسی جیل، ریمانڈ ہوم یا تحویل کی دیگر جگہ یا عورتوں یا بچوں کے کسی ادارے کی نسبت "سپرنٹنڈنٹ" میں وہ شخص شامل ہے جو ایسی جیل، ریمانڈ ہوم، جگہ یا ادارے میں کسی ایسے عہدے پر فائز ہو جس کی رو سے وہ اس کے مکینوں پر اختیار یا نگرانی کا استعمال کر سکے۔

تشریح-4: "اسپتال" اور "عورتوں یا بچوں کا ادارہ" سے بالترتیب وہی مراد ہوگا، جو ان سے دفعہ 376 کی ذیلی دفعہ (2) میں مراد ہے۔

اجتماعی زنا بالجبر

Gang rape

دفعہ 376د: جہاں ایک یا ایک سے زیادہ افراد کسی گروپ کی شکل میں یا بہ پیش رفت غرضِ مشترکہ کسی عورت کے ساتھ زنا بالجبر کرتے ہیں تو ان میں سے ہر ایک کی بابت یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے زنا بالجبر کے جرم کا ارتکاب کیا ہے اور اسے اس مدت تک کی قید بامشقت کی سزا دی جائے گی جو 20 سال سے کم نہ ہو لیکن جو عمر قید یعنی اس کی بقایا قدرتی زندگی تک کی ہو سکتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس پر جرمانہ بھی عائد ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ جرمانہ اتنا ہوگا جس سے ستم رسیدہ شخص کے طبی اور بازآبادکاری کے اخراجات کو بخوبی پورا کیا جا سکے؛

مگر مزید شرط یہ ہے کہ اس دفعہ کے تحت عائد کیے گئے جرمانے کی رقم ستم رسیدہ کو دی جائے گی۔

بار بار جرم کرنے والوں کے لیے سزا

Punishment for repeat offenders

دفعہ 376ہ: جو کوئی دفعہ 376 یا دفعہ 376الف یا دفعہ 376د کے تحت قابل سزا کسی جرم کے لیے

پہلے بھی مجرم قرار دیا جا چکا ہے اور اسے متذکرہ بالا دفعات میں سے کسی بھی دفعہ کے تحت قابل سزا جرم کے لیے بعد میں مجرم قرار دیا جاتا ہے، اسے عمر قید یعنی اس کی بقایا قدرتی زندگی تک کی، یا سزائے موت دی جائے گی۔

جرائم خلاف وضع فطری

Unnatural offences

دفعہ 377: جو کوئی کسی آدمی، عورت یا جانور کے ساتھ بالارادہ مباشرت خلاف وضع فطری کرے اسے سزائے عمر قید، یا دونوں میں سے کسی بھی قسم کی 10 سال تک کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح: دفعہ ہٰذا میں مبینہ جرم کے لیے ضروری مباشرت خلاف وضع فطری کے لوازم پورا کرنے کے لیے دخول کافی ہے۔

کسی شخص کے ذریعہ سے جائز شادی کا یقین دلا کر دھوکہ سے ہم بستری کرنا

Cohabitation caused by a man deceitfully inducing a belief of lawful marriage

دفعہ 493: ہر ایسے شخص کو، جو کسی عورت کو جس کی جائز شادی اس کے ساتھ نہ ہوئی ہو، دھوکہ سے یہ باور کروائے کہ اس عورت کی جائز شادی اس کے ساتھ ہوئی ہے اور اس یقین سے اس عورت کے ساتھ ہم بستر ہونے یا جماع کرنے کا باعث ہو، اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی 10 سال تک کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

خاوند یا بیوی کا دوران حیات دوسری شادی کرنا

Marrying again during lifetime of husband or wife

دفعہ 494: جو کوئی، جس کا خاوند یا جس کی بیوی زندہ ہو، کسی ایسی حالت میں شادی کرے جس میں ایسی شادی اس وجہ سے باطل ہے کہ وہ ایسے خاوند یا بیوی کی حیات میں ہی واقع ہوئی ہے، اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی 7 سال تک کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

استثنیٰ: دفعہ ہٰذا کا اطلاق ایسے شخص پر نہ ہوگا جس کی شادی اس خاوند یا بیوی کے ساتھ اختیار سماعت والی کسی عدالت مجاز نے باطل قرار دی ہو:

اور نہ ہی ایسے شخص سے متعلق ہے جو اپنے سابقہ خاوند یا بیوی کے دوران حیات میں ہی شادی کر لیتا یا کر لیتی ہے اگر ایسا خاوند یا ایسی بیوی مابعد شادی کے وقت 7 سال کی مدت کے لیے ایسے شخص سے متواتر لاتعلق رہا ہو یا رہی ہو اور نہ ہی متذکرہ مدت کے لیے ایسے شخص کو اس امر کا کوئی علم ہو کہ وہ زندہ ہے بشرطیکہ ایسی مابعد شادی کرنے والا شخص ایسی شادی ہونے سے پیشتر اس شخص کو جس کے ساتھ ایسی شادی ہوئی ہو، اس مرد یا عورت کے علم میں جس قدر حقائق ہوں واضح کر دیے جائیں۔

ویسے ہی جرم کا ارتکاب جبکہ ایسے شخص سے جس کے ساتھ دوسری شادی کی جاتی ہو سابقہ شادی کو خفیہ رکھا جائے

Same offence with concealment of former marriage from person with whom subsequent marriage is contracted

دفعہ 495: جو کوئی آخری متذکرہ دفعہ میں محولہ جرم کا مرتکب ہو اور جس نے ایسے شخص سے جس کے ساتھ وہ دوسری شادی کرتا ہے، سابقہ شادی کو صیغۂ راز میں رکھے تو اس صورت میں، اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی 10 سال تک کی سزائے قیدی دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔

جائز شادی نہ ہوتے ہوئے فریب سے ادا کی گئی شادی کی رسم

Marriage ceremony fraudulently gone through withou lawful marriage

دفعہ 496: جو کوئی بددیانتی سے یا فریب کی نیت سے شادی کی رسوم، یہ جانتے ہوئے کہ اس طرح سے جائز شادی نہیں کر رہا ہے، ادا کرے، اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی 7 سال تک کی سزائے قیدی دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

زنا

Adultery

دفعہ 497: جو کوئی، ایسی عورت سے جو کسی دوسرے کی بیوی ہے اور جس کی نسبت وہ جانتا ہو یا یہ باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ وہ کسی دوسرے شخص کی بیوی ہے، ایسے دیگر شخص کی رضامندی یا اغماض کے بغیر جماع کرے جو کہ جماع بالجبر کا جرم متصور نہ ہوتا ہو، تو وہ شخص زنا کے جرم کا مجرم ہوگا اور اس کو دونوں میں سے کسی بھی قسم کی 5 سال تک کی سزائے قید یا سزائے جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی، لیکن دریں صورت بیوی بطور معین جرم کی سزاوار نہ ہوگی۔

شادی شدہ عورت کو مجرمانہ نیت سے بہکا کر لے جانا بھگا لے جانا یا حراست میں رکھنا

Enticing or taking away or detaining with criminal intent a married woman

دفعہ 498: جو کوئی، کسی ایسی عورت کو جو دوسرے شخص کی بیوی، ہو یا جس کی نسبت وہ جانتا ہو یا یہ باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ وہ کسی دوسرے شخص کی بیوی ہے، اس شخص کے پاس سے یا کسی ایسے شخص کے پاس سے، جو مذکورہ شخص کی جانب سے اس عورت کا محافظ ہو، اس نیت سے بھگایا بہکا کر لے جائے کہ وہ کسی کے ساتھ ناجائز جماع کرے یا اس نیت سے ایسی کسی عورت کو چھپا کر یا حراست میں رکھے، اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی 5 سال تک کی سزائے قید یا سزائے جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

● جہیز موت (Dowry Death) اور خواتین کے ساتھ ظالمانہ سلوک سے متعلق جرائم

جہیز موت

Dowry Death

دفعہ 304ب: (1) جہاں کسی عورت کی موت جلا ڈالنے یا جسمانی ضرر کے باعث واقع ہوتی ہے یا اس کی شادی کے 7 سال کے اندر عام حالات سے مختلف صورت حال میں ہو جاتی ہے اور یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ اس کی موت سے ذرا قبل اس کے شوہر نے یا اس کے

شوہر کے کسی رشتہ دار نے جہیز کی کسی مانگ کے لیے یا اس کے متعلق اس کے ساتھ بے رحمی کی تھی یا اسے تنگ کیا تھا وہاں ایسی موت کو جہیز موت کہا جائے گا اور ایسے شوہر یا رشتہ دار کی بابت یہ سمجھا جائے گا کہ وہ موت کا باعث بنا ہے۔

تشریح: اس ذیلی دفعہ کی اغراض کے لیے "جہیز" کے وہی معنی ہیں جو ممانعت جہیز ایکٹ 1961 (ایکٹ نمبر 28 بابت 1961) کی دفعہ 2 میں ہیں۔

(2) جو کوئی جہیز موت کا ارتکاب کرتا ہے اس کو قید کی جس کی میعاد 7 سال سے کم کی نہیں ہوگی، لیکن جو عمر قید تک کی ہو سکے گی، سزا دی جائے گی۔

کسی عورت پر اس کے خاوند یا خاوند کے رشتے داروں کے ذریعہ ظلم کیا جانا

Husband or relative of husband of a women subjecting her to cruelty

دفعہ 498 الف: جو کوئی، کسی عورت کا خاوند یا خاوند کا رشتے دار ہوتے ہوئے، ایسی عورت پر ظلم کرے اسے 3 سال تک کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح: — اس دفعہ کی اغراض کے لیے "ظلم" سے مراد ہے —

(الف) کوئی ایسا دانستہ طرز عمل جو اس نوعیت کا ہو، جس سے یہ امکان ہو کہ عورت خودکشی کا ارتکاب کرنے پر مجبور ہو جائے گی یا جو اس عورت کی زندگی، عضو یا صحت کے لیے (خواہ ذہنی یا جسمانی) شدید ضرر یا خطرے کا باعث ہوگا، یا

(ب) عورت کو اذیت پہنچانا جبکہ ایسی اذیت اس کو یا اس کے کسی رشتے دار شخص کو کسی جائیداد یا قیمتی کفالت کے کسی ناجائز مطالبے کو پورا کرنے کے نظریے سے یا ایسے مطالبے کو پورا کرنے سے اس عورت یا اس کے کسی رشتے دار شخص کے قاصر رہنے کی بنا پر ہو۔

اگر دھمکی ہلاک کرنے یا ضرر شدید وغیرہ پہنچانے کے لیے ہو

Criminal Intimidation

دفعہ 506: جو کوئی، تخویف مجرمانہ کا مرتکب ہو، اسے دونوں میں سے کسی بھی قسم کی دو سال تک کی سزائے قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی؛

اور اگر یہ دھمکی ہلاکت یا ضرر شدید پہنچانے کی یا کسی جائیداد کو نذر آتش کر کے تلف کرنے کی یا کسی ایسے جرم کی، جو قابل سزائے موت یا عمر قید یا سات سال تک کی سزا کے قابل ہو یا کسی عورت کی عصمت پر تہمت لگانے کی دھمکی ہو، تو اس صورت میں دونوں میں سے کسی بھی قسم کی سات سال تک کی سزائے قید یا سزائے جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

کسی عورت کی عفت میں دخل اندازی کی نیت سے کہی گئی بات، کیا گیا اشارہ یا کی گئی حرکت

Word, gesture or act intended to insult the modesty of a woman

دفعہ 509: جو کوئی کسی عورت کی عفت میں دخل اندازی کی اس نیت سے کوئی بات کہتا ہے، آواز نکالتا ہے یا کوئی اشارہ کرتا ہے یا کوئی چیز دکھاتا ہے کہ وہ عورت وہ بات یا آواز سنے گی یا ایسا اشارہ سمجھے گی یا اس چیز پر اس کی نظر پڑے گی، یا ایسی عورت کی خلوت میں دخل انداز ہوتا ہے، تو اس صورت میں اسے 3 سال تک کی سادہ قید (قید بلا مشقت) کی سزا دی جائے گی اور جرمانہ بھی عائد کیا جائے گا۔

باب-2

خواتین کے خلاف خانگی تشدد کے خاتمے کا قانون

(Law relating to Protection of Women from Domestic Violence)

آج حالت یہ ہے کہ دنیا کی تقریباً چوتھائی عورتوں کے ساتھ گھروں میں زیادتیاں کی جاتی ہیں اور وہ تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔ دنیا میں 10 فیصدی سے 50 فیصدی تک عورتوں کو اپنی گھریلو زندگی میں تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عالمی بینک کی ایک رپورٹ کے مطابق گھریلو اور جنسی تشدد میں مرنے والی عورتوں کی تعداد کینسر، سڑک حادثات، جنگ اور ملیریا میں مرنے والی عورتوں کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے۔

اقوام متحدہ کی ایک تازہ ترین رپورٹ کے مطابق ہمارے ملک میں 35 فیصد خواتین کو اپنی گھریلو زندگی میں خانگی تشدد کا شکار ہونا پڑتا ہے اور 10 فیصد خواتین کو جنسی تشدد کا۔ علاوہ ازیں ان

کو مارنا پیٹنا ایک عام سی بات ہو گئی ہے اور اس رپورٹ کے مطابق ہمارے ملک کی 39 فیصد عورتوں اور مردوں کا یہ خیال ہے کہ ایسا کرنا کوئی بری بات بھی نہیں۔ رپورٹ کے اس حصے پر تو یقین کرنا بہت مشکل ہے اور اس حصے سے اس رپورٹ کی سچائی کو بھی کسی حد تک زک پہنچتی ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ معاشرے کے کچھ مخصوص طبقات میں عورتوں کو مارنا پیٹنا ایک عام سی بات بن گئی ہے۔ دوسری جانب اس رپورٹ میں یہ بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ ان عورتوں کے درد کو سمجھنے والوں کی بھی بہت کمی ہے۔ یہاں تک کہ ہماری عدلیہ میں بھی خواتین کی نمائندگی صرف 3 فیصد ہے۔ آیئے اب خواتین کے ساتھ تشدد آمیز رویہ، جہیز و دیگر رسوم کی بابت اپنے ملک کے قانون اور اس کے پس منظر کی بات کریں۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 20 دسمبر 1993 کو خواتین کے خلاف تشدد کے خاتمے سے متعلق ایک اعلامیہ منظور کیا تا کہ خواتین کے خلاف کیے جانے والے تشدد کی تعریف کو ایک باقاعدہ شکل دی جاسکے اور تشدد کو روکنے کے لیے ضروری اقدامات کیے جاسکیں۔

(تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمایئے باب-2)

گھریلو تشدد سے خواتین کا تحفظ ایکٹ، 2005*

(The Protection of Women from Domestic Violence Act)

(ایکٹ نمبر 43 بابت 2005)

باب-1

ابتدائیہ

مختصر عنوان، وسعت اور نفاذ

1- (1) اس ایکٹ کا مختصر نام گھریلو تشدد سے خواتین کا تحفظ ایکٹ، 2005 ہے۔

(2) اس کا اطلاق ریاست جموں و کشمیر کے سوائے پورے بھارت پر ہوگا۔

(3) یہ ایسی تاریخ سے نافذ ہوگا جو مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے مقرر کرے۔

تعریفات

-2 اس ایکٹ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت سے دیگر طور پر مطلوب ہو،

(الف) ''متاثرشخص'' سے کوئی خاتون مراد ہے جو کے ساتھ گھریلو رشتہ میں ہو اور جو بیان کرے کہ اسے مسئول الیہ نے کسی گھریلو تشدد کا نشانہ بنایا؛

(ب) ''بچہ'' سے 18 سال کی عمر سے کم کوئی شخص مراد ہے اور اس میں کوئی متبنیٰ، سوتیلا یا رضاعی بچہ شامل ہے؛

(ج) ''حکم معاوضہ'' سے دفعہ 22 کے معنوں میں منظور کیا گیا کوئی حکم مراد ہے؛

(د) ''حکمِ تحویل'' سے دفعہ 22 کے معنوں میں منظور کیا گیا کوئی حکم مراد ہے؛

(ہ) ''خانگی واقعہ کی رپورٹ'' سے ایسی رپورٹ مراد ہے جو کسی متاثرہ شخص سے خانگی تشدد کی شکایت موصول ہونے پر مقررہ فارم میں دی جائے؛

(و) ''گھریلو رشتہ'' سے دو اشخاص کے درمیان کوئی رشتہ مراد ہے جو کسی مشترکہ گھر میں اکٹھے رہتے ہوں یا کسی مخصوص وقت پر اکٹھے رہتے تھے جبکہ وہ یک جدی ہوں یا بیاہ، تبنیت کی رو سے آپس میں رشتہ دار ہوں یا کنبے کے افراد ہوں اور خاندان مشترکہ میں اکٹھا رہتے ہوں؛

(ز) ''گھریلو تشدد'' کے وہی معنی ہیں جو اُسے دفعہ 3 میں دیے گئے ہیں؛

(ح) ''جہیز'' کے وہی معنی ہوں گے جو اُسے جہیز ممانعت ایکٹ، 1961 کی دفعہ 2 میں دیے گئے ہیں؛

(ط) ''مجسٹریٹ'' سے درجہ اول کا مجسٹریٹ، یا جیسی کہ صورت ہو، میٹروپالٹن مجسٹریٹ مراد ہے جسے ایسے علاقے میں مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کے تحت اختیار سماعت حاصل ہو جہاں متاثرہ شخص عارضی طور پر یا دیگر طور پر رہتا ہو یا جہاں مسئول الیہ رہتا ہو یا جہاں گھریلو تشدد واقع ہونا بیان کیا جاتا ہو؛

(ی) ''علاج کی سہولت'' سے ایسی سہولت مراد ہے جسے ریاستی حکومت اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے علاج کی سہولت قرار دے؛

(ک)''مالی راحت'' سے وہ معاوضہ مراد ہے جس کی نسبت مجسٹریٹ اس ایکٹ کے تحت راحت کے لیے کسی درخواست کی سماعت کے کسی مرحلہ پر متاثرہ شخص کو گھریلو تشدد کے باعث ہوئے اخراجات یا نقصانات کو پورا کرنے کے لیے متاثرہ شخص کو ادا کرنے کا مسئول الیہ کو حکم دے؛

(ل)'' اطلاع نامہ'' سے کوئی اطلاع نامہ مراد ہے جو سرکاری گزٹ میں شائع کیا گیا ہو اور اصطلاح ''مشتہر'' کی تعبیر حسبۂ کی جائے گی؛

(م)''مقررہ'' سے اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے ذریعے مقررہ مراد ہے؛

(ن)''تحفظ افسر'' سے ایسا افسر مراد ہے جسے ریاستی حکومت نے دفعہ 8 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت مقرر کیا ہو؛

(ص)''حکم تحفظ'' سے دفعہ 18 کے معنوں میں صادر کیا گیا حکم مراد ہے؛

(ع)''سکونت'' سے دفعہ 19 کی ذیلی دفعہ (1) کے معنوں میں منظور کیا گیا حکم مراد ہے؛

(ف)''رسپانڈنٹ (مسئول الیہ)'' سے کوئی بالغ مرد مراد ہے جو متاثرہ شخص کے ساتھ خانگی رشتہ میں ہو یا رشتہ میں رہا ہو اور جس کے خلاف متاثرہ شخص نے اس ایکٹ کے تحت کوئی راحت طلب کی ہو؛

لیکن شرط یہ ہے کہ کوئی متاثرہ بیوی یا عورت، جو شادی کی نوعیت سے رشتہ داری میں رہتی ہو، خاوند کے کسی رشتہ دار یا مرد شریکِ کنبہ کے خلاف بھی شکایت دائر کر سکے گی؛

(س)'' خدمت فراہم کنندہ'' سے کوئی اکائی مراد ہے جو دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت رجسٹرڈ ہو؛

(ق)''مشترکہ گھر'' سے کوئی گھر مراد ہے جہاں متاثرہ شخص رہتا ہو یا کسی مرحلہ پر اکیلے مسئول الیہ کے ساتھ قربت داری کے تعلق سے رہا ہو اور اس میں ایسا کوئی گھر بھی شامل ہے جو مسئول الیہ اور متاثرہ شخص کی مشترکہ ملکیت ہو یا مشترکہ طور پر کرایہ پر لیا ہو یا جو دو میں سے کسی ایک کی ملکیت ہو یا کسی ایک نے کرایہ پر لیا ہو اور جس کی نسبت متاثرہ شخص مسئول الیہ یا دونوں کو مشترکہ یا علاحدہ طور پر کوئی حق، استحقاق یا حصص حاصل ہو اور

اس میں ایسا گھر بھی شامل ہے جو مشترکہ کنبہ کی ملکیت ہو جس کا مسئول الیہ ایک رُکن ہے قطع نظر اس امر کے آیا مسئول الیہ یا متاثرہ شخص کو اس مشترکہ گھر میں کوئی حق، استحقاق یا مفاد حاصل ہے یا نہیں؛

صرف بیوی کو ہی یہ حق حاصل ہے کہ وہ ''مشترکہ گھر'' میں رہائش کا دعویٰ کر سکے اور ''مشترکہ گھر'' سے مراد اس کے شوہر کا یا کرایے پر لیا گیا گھر مراد ہے یا ایسا گھر جو ایسے مشترکہ خاندان کا ہو جس کا کہ شوہر خود رکن ہے۔ سپریم کورٹ نے ایس آر بترا بنام ترون بترا والے معاملے میں یہ فیصلہ دیا ہے۔(اے آئی آر 2007 ایس سی 1118)

(ر) ''پناہ گھر'' سے ایسا پناہ گھر مراد ہے جسے ریاستی حکومت اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے پناہ گھر قرار دے۔

باب-II

گھریلو تشدد

گھریلو تشدد کی تعریف

3- اس ایکٹ کی اغراض کے لیے مسئول الیہ کا کوئی فعل، ارتکابِ فعل یا ترکِ فعل یا طور طریقہ گھریلو تشدد تصور ہوگا اگر اس سے—

(الف) متاثرہ شخص کی صحت، سلامتی، زندگی، عضو یا صحت چاہے ذہنی یا جسمانی، کو ضرر پہنچے یا آزار پہنچے یا خطرہ لاحق ہو یا ان باتوں کا اندیشہ ہو اور اس میں جسمانی بدسلوکی، جنسی بدسلوکی، زبانی اور جذباتی بدسلوکی اور معاشی بدسلوکی شامل ہیں؛

(ب) متاثرہ شخص کو خوف زدہ کیا جائے، ضرر پہنچایا جائے، آزار پہنچایا جائے یا خطرہ لاحق کیا جائے تاکہ اُسے یا اُس کے کسی دوسرے رشتہ دار شخص کو ڈرایا جائے تاکہ کسی جہیز یا دیگر جائداد یا قیمتی ضمانت کے غیر قانونی مطالبہ کو پورا کیا جائے؛

(ج) متاثرہ شخص یا اُس کے کسی رشتہ دار کو فقرہ (الف) یا فقرہ (ب) میں مذکورہ کسی طرح دھمکانا مقصود ہو؛ یا

(د) متاثرہ شخص کو چاہے جسمانی یا ذہنی ضرر پہنچایا جائے یا اسے آزار پہنچے۔

تشریح:- اس دفعہ کی اغراض کے لیے۔

(i) ''جسمانی بدسلوکی'' سے کوئی فعل یا طریقہ مراد ہے جو ایسی نوعیت کا ہو جس سے متاثرہ شخص کے بدن میں درد ہو، ضرر پہنچے یا زندگی، کسی عضو یا صحت کو خطرہ لاحق ہو یا اس کی صحت یا نشو و نما میں خلل واقع ہو اور اس میں زد و کوب، مجرمانہ دھمکی اور مجرمانہ طاقت بھی شامل ہیں؛

(ii) ''جنسی بدسلوکی'' میں جنسی نوعیت کا کوئی طریقہ شامل ہے جس سے کسی خاتون کا وقار گر جائے، مجروح ہو جائے، اس کو ٹھیس پہنچے یا دیگر طور پر اس کی تذلیل ہو؛

(iii) ''زبانی اور جذباتی بدسلوکی'' میں حسب ذیل شامل ہیں—

(الف) بے عزتی کرنا، ہنسی اُڑانا، تذلیل، دشنام تراشی اور بے اولاد ہونے یا اولاد نرینہ نہ ہونے کے تعلق سے بالخصوص بے عزتی کرنا یا ہنسی اُڑانا، اور

(ب) کسی شخص کو جس میں متاثرہ شخص مفاد رکھتا ہو، جسمانی اذیت پہنچانے کی بار بار دھمکی دینا۔

(iv) ''معاشی بدسلوکی'' میں حسب ذیل شامل ہیں:۔

(الف) تمام یا کسی ایک معاشی یا مالی وسائل سے محروم کر دینا جس کے لیے متاثرہ شخص کسی قانون یا رواج کے تحت مستحق ہو چاہے یہ عدالت کے کسی حکم کے تحت یا دیگر طور پر واجب الادا ہو یا جس کی متاثرہ شخص کو بحالت مجبوری ضرورت ہو جس میں متاثرہ شخص اور اس کے بچوں کی، اگر کوئی ہوں، خالص گھر کی ضرورتیں ہی نہیں، استری دھن، جائداد جو متاثرہ شخص کی مشترکہ یا علاحدہ ملکیت ہو، مشترکہ گھر کے کرایہ کی ادائیگی اور نان نفقہ شامل ہیں؛

(ب) گھریلو سامان کی فروخت، منقولہ وغیر منقولہ اثاثوں کی منتقلی و دیگر اشیا، حصص، سیکورٹیز، تمسک اور اس قسم کی دیگر دستاویزات یا دیگر جائیداد جس میں متاثرہ شخص کوئی مفاد رکھتا ہو یا خانگی رشتے کی رو سے استعمال کرنے کا مستوجب ہو یا جس کی متاثرہ شخص یا اس کے بچوں کو واقعی ضرورت پڑے یا اس کے استری دھن یا متاثرہ شخص کے ذریعہ مشترکہ طور پر یا علاحدہ طور پر ملکیتی کسی جائیداد کی منتقلی؛ اور

، یا سہولت تک متواتر رسائی پر روک جو متاثرہ شخص خانگی رشتہ، جس میں شریک گھر تک

رسائی شامل ہے، کی رو سے استعمال کرنے کا مستوجب ہو۔

تشریح۔ ii:۔ تعین کرنے کی غرض کے لیے کہ آیا اس دفعہ کے تحت مسئول الیہ کا کوئی فعل، ارتکاب فعل، ترکِ فعل یا طریقۂ کار گھریلو تشدد ہے، معاملے کے مجموعی حقائق اور حالات پر غور کیا جائے گا۔

جیسا کہ اس دفعہ کی توضیحات سے ظاہر ہے گھریلو تشدد میں فریق ثانی (مسئول الیہ) کا کوئی فعل، ارتکاب فعل یا ترک فعل یا طور طریقہ گھریلو تشدد تصور ہو گا جس نے متاثرہ شخص کی، سلامتی، زندگی، عضو یا صحت چاہے ذہنی ہو یا جسمانی، کو ضرر پہنچے یا آزار پہنچے یا خطرہ لاحق ہو یا ان باتوں کا اندیشہ ہو۔ اس میں جسمانی بدسلوکی، جنسی بدسلوکی، زبانی اور جذباتی بدسلوکی اور معاشی بدسلوکی شامل ہے۔ اگر متاثرہ شخص کو خوفزدہ کیا جائے، ضرر پہنچایا جائے، آزار پہنچایا جائے یا خطرہ لاحق کیا جائے تا کہ اسے یا اس کے کسی دوسرے رشتہ دار شخص کو ڈرایا جائے تا کہ جہیز یا دیگر جائیداد یا قیمتی ضمانت کے غیر قانونی مطالبے کو پورا کیا جائے تو ایسا کرنا بھی گھریلو تشدد کے زمرے میں آئے گا۔ اسی طرح اگر متاثرہ شخص یا اس کے کسی رشتہ دار کو متذکرہ بالا کسی طریقے سے دھمکانا مقصود ہو یا متاثرہ شخص کو چاہے جسمانی ذہنی، ضرر پہنچایا جائے یا اسے آزار، پہنچے یہ سب گھریلو تشدد کے اندر آتا ہے۔

بالفاظ دیگر متاثرہ شخص کے ساتھ کسی بھی قسم کا ظالمانہ رویہ خواہ اس کا مقصد زبانی، نفسیاتی یا جسمانی ضرر پہنچانا ہو یا دونوں طرح سے اسے تکلیف پہنچاتا ہو، ظلم یا ظالمانہ رویے کے زمرے میں آئے گا۔

بے رحمی یا ظلم

ایک ایسا تصور ہے اور ایک ایسی اصطلاح ہے جس میں قانونی اور حقیقی صورت حال دونوں کا امتزاج ہے اور یہ فیصلہ کرتے وقت کہ آیا متعلقہ فریق نے اس قسم کے جرم کا ارتکاب کیا ہے یا نہیں دونوں امور پر غور کرنا پڑتا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے بھی سجاتا اور اودے پاٹل بنام اودے مدھوکر پاٹل والے معاملے میں اسی قسم کی رائے کا اظہار کیا ہے (2007 (1) ایچ ایل آر 546، ص .... الیہ، ص)

نفسیاتی یا ذہنی مظالم

سپریم کورٹ نے سمر گھوش بنام جیا گھوش والے معاملے میں (2007 (1) ایچ ایل آر 497 ص، 520، 521، (ایس سی)) اس قسم کی صورت حال کی یہ کہہ کر مختلف مثالیں پیش کی ہیں کہ یہ علامتی ہیں نہ کہ اس قسم کے رویے کی مکمل تفصیل اور جو بے رحمی یا ظالمانہ رویے کے زمرے میں آتی ہیں جن نکات پر زور دیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(1) اگر دماغی پریشانی، اضطراب یا پیہم ایذا رسانی کے باعث ایسی صورت حال پیدا ہو جائے کہ دونوں کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ رہنا نا ممکن ہو جائے۔

(2) فریقین کی ازدواجی زندگی کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد اگر یہ نتیجہ اخذ کیا جائے کہ گمراہ فریق کو معقول طریقے سے یہ سمجھانے کی بالکل گنجائش ہی نہیں ہے کہ وہ اپنے رویے میں تبدیلی لائے اور دوسرے فریق کے ساتھ خوشگوار زندگی گزارے۔

(3) اگر سرد مہری، چاہت میں کمی، لاف زنی یعنی بیہودہ زبان کا استعمال، بیگانگی و بے رخی اس درجہ تک پہنچ جائے کہ دوسرے فریق کے لیے نا قابل برداشت ہو جائے۔

(4) ظلم یا بے رحمی ایک مخصوص دماغی کیفیت کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں ایک فریق کا رویہ مستقل ایسا رہے کہ اس سے دوسرے فریق کو ذہنی تکلیف ہو، وہ مایوسی کا شکار ہو اور ایسی صورت حال ایک طویل عرصے تک جاری رہے۔

(5) اگر دوسرے فریق کو ایذا رسانی کی نیت سے اور اس کی زندگی اجیرن بنانے کے لیے بیہودہ اور ناروا برتاؤ کیا جائے۔

(6) اگر دوسرے فریق کے ساتھ مستقل ایسا نازیبا برتاؤ کیا جائے کہ جس سے اس کی جسمانی و ذہنی صحت پر منفی اثر پڑے۔ یہ رویہ اس وقت ناروا سمجھا جائے گا جب اس سے پیدا ہونے والا خطرہ یا خدشہ نہایت شدید اور ناگوار گزار ہو۔

(۷) پیہم نازیبا رویہ، جان بوجھ کر غفلت، عام ازدواجی زندگی کے اصولوں اور مراحم ازدواجی سے مکمل دوری اور یہاں تک کہ ایذا رسانی سے لطف اندوزی یعنی کسی کو ستانے میں مزہ آنا۔

(8) محض حاسدانہ، خودغرضانہ یا حاکمانہ جس سے اس قسم کی صورت حال پیدا ہو جائے جس میں نہ خوشی ہو اور نہ سکون اور اس کا نتیجہ محض ذہنی کلفت و اذیت ہو تو اس بنیاد پر طلاق نہیں لی جا سکتی۔

(9) روزمرہ کی چھوٹی موٹی باتوں اور معمولی تنازعات کی بنیاد پر اسے ذہنی بے رحمی یا ظلم کہہ کر طلاق حاصل نہیں کی جا سکتی۔

(10) ازدواجی زندگی کا ایک طویل مدتی جائزہ لیا جانا چاہیے نہ کہ اکا دکا واقعات کا۔ ناروا رویہ طویل مدتی ہو اور حالات اس قدر بگڑ جائیں کہ کسی ایک فریق کے کسی فعل اور بدسلوکی کے باعث ایک دوسرے کے ساتھ رہنا نہایت دشوار ہو جائے۔

(11) اگر شوہر اپنی بیوی کی مرضی کے بغیر اور اس کے علم میں لائے بغیر نسبندی کراتا ہے یا بیوی بھی اس طرح کا عمل کرتی ہے یا اسقاط حمل کراتی ہے۔

(21) بغیر کسی جسمانی کمزوری یا جائز وجہ کے جنسی مباشرت نہ کرنے کا یکطرفہ فیصلہ۔

(31) شوہر یا بیوی کا شادی کے بعد بچہ نہ پیدا کرنے کا یکطرفہ فیصلہ۔

(41) جہاں ایک طویل عرصے تک دونوں ایک دوسرے سے پیہم جدا رہیں اور یہ نتیجہ اخذ کرنے کی معقول وجہ ہو کہ ان کے ازدواجی تعلقات میں سدھار نا ممکن ہے۔

جسمانی مظالم

جہیز، گھریلو تشدد، طلاق، تنسیخ ازدواج میں قانون کی رو سے شوہر کا وہ کردار ایک قانونی بے رحمی ہے جو عورت کی زندگی، صحت و عافیت کے لیے خطرہ بن جاتا ہے یا ایسے خطرے کا معقول امکان پیدا کرتا ہے۔ جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے بے رحمی دو قسم کی ہوتی ہے، ایک ذہنی بے رحمی یا ظلم اور دوسری جسمانی بے رحمی یا ظلم۔ مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 304۔ب اور دفعہ 498۔الف کے تحت بے رحمی یا ظلم ایک عام لازمی عنصر ہے۔ ظالمانہ رویہ کسی بھی عورت کو خودکشی کرنے پر مجبور کر سکتا ہے یا اس سے اس کی جان، جسم کے کسی حصے یا صحت کو شدید مضرت پہنچ سکتی ہے۔ یہ مضرت ذہنی بھی ہو سکتی ہے، جسمانی بھی ہو سکتی ہے یا دونوں ہو سکتی ہیں۔ مجموعہ تعزیرات بھارت کی مختلف دفعات کی رو سے لفظ مضرت سے ایسا ضرر یا تکلیف مراد ہے جو کسی طرح بھی غیر قانونی طور پر کسی

شخص کے جسم یا دماغ یا نیک نامی یا جائیداد کو پہنچا ہو۔ ظلم و بے رحمی کی دفعہ 498الف کی اغراض کے لیے تشریح میں وضاحت کی گئی ہے۔ دفعہ 498۔الف اور شہادت کی قیاسی دفعہ 113 ب کو مختلف قوانین میں تعزیری قانون (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1983 کے ذریعہ شامل کیا گیا ہے۔ ان دونوں دفعات کا تعلق الگ الگ جرائم سے ہے اس لیے انھیں Mutually Inclusive یعنی ایک دوسرے میں شامل نہیں کہا جا سکتا۔

دفعہ 498۔الف سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ اگر شوہر کا ہرگز یہ ارادہ نہ ہو کہ وہ اپنی بیوی کو خودکشی کرنے پر مجبور کرے تو یہ دفعہ 498الف کے دائرے میں نہیں آئے گا کیونکہ اس دفعہ کے اطلاق کے لیے یہ ضروری ہے کہ ایسا جان بوجھ کر کیا جائے۔ کیرالہ ہائی کورٹ نے بھی دیوسیا بنام ریاست کیرالہ، والے معاملے میں (2006، کریمنل لاء جرنل 3480 ص 3483 (کیرالہ) یہی فیصلہ دیا ہے۔

شوبھا رانی بنام مدھوکر ریڈی والے معاملے میں (اے آئی آر 1988 ایس سی 121 ص 127) سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ جہیز کی مانگ ظلم کے زمرے میں آتی ہے۔

باب-III

تحفظ افسران، خدمت فراہم کنندہ گان وغیرہ کے اختیارات اور فرائض

تحفظ افسر کو مخبری اور مخبر کا ذمہ داری سے مبرا ہونا

4- (1) کوئی شخص جس کے پاس یہ باور کرنے کے لیے وجہ ہو کہ گھریلو تشدد کے کسی فعل کا ارتکاب کیا گیا ہے یا ارتکاب کیا جا رہا ہے یا ارتکاب کا احتمال ہے، اس کی نسبت متعلقہ تحفظ افسر کو اطلاع دے سکے گا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کی غرض کے لیے نیک نیتی سے دی گئی کسی اطلاع کے لیے کسی شخص پر دیوانی یا فوجداری ذمہ داری عائد نہیں ہوگی۔

پولس افسران، خدمت فراہم کنندہ گان اور مجسٹریٹ کے فرائض

5- کوئی پولس افسر، تحفظ افسر، خدمت فراہم کنندہ یا مجسٹریٹ جسے گھریلو تشدد کی شکایت

موصول ہوئی ہو یا بہ نوع دیگر گھریلو تشدد کے واقعہ کے جائے وقوع پر موجود ہو یا گھریلو تشدد کے واقعہ کی اطلاع اُسے دی گئی ہو، متاثرہ شخص کو حسب ذیل کی اطلاع دے گا:

(الف) اس ایکٹ کے تحت راحت حاصل کرنے کے لیے حکم تحفظ، مالی راحت کے لیے حکم، تحویل کے حکم، حکم سکونت، حکم معاوضہ یا ایک سے زیادہ ایسے حکم کے لیے درخواست دینے کا اُس کا حق؛

(ب) خدمت فراہم کنندگاں کی خدمات کی دستیابی؛

(ج) تحفظ افسران کی خدمات کی دستیابی؛

(د) قانونی خدمات اتھارٹی ایکٹ، 1987 کے تحت مفت قانونی خدمت کا حق؛

(ہ) مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 498۔الف کے تحت شکایت دائر کرنے کا اس کا حق جہاں پر مناسب ہو؛

لیکن شرط یہ ہے کہ اس ایکٹ میں کسی امر سے کسی طرح یہ تعبیر نہ ہوگا کہ وہ کسی پولس افسر کو قابل دست اندازی جرم کے ارتکاب کی نسبت اطلاع ملنے پر قانون کے مطابق اپنے فرض کی انجام دہی سے مبرا کر دیتا ہے۔

پناہ گھروں کے فرائض

6۔ اگر کوئی شخص یا اُس کی جانب سے کوئی تحفظ افسر یا کوئی خدمت فراہم کنندہ کسی پناہ گھر کے نگراں سے ایسی خاتون کو پناہ دینے کی درخواست کرے تو وہ نگراں شخص متاثرہ شخص کو اپنے پناہ گھر میں پناہ مہیا کرے گا۔

علاج کی سہولت والے اداروں کے فرائض

7۔ اگر کوئی متاثرہ شخص یا اس کی جانب سے کوئی محافظ افسر یا کوئی خدمت فراہم کنندہ کسی علاج کی سہولت والے ادارے کے نگراں شخص سے ایسی خاتون کو کوئی علاج فراہم کرنے کی درخواست کرے تو علاج کی سہولتوں کا ایسا نگراں شخص اپنے علاج کی سہولت والے ادارے میں علاج کی یہ سہولت فراہم کرے گا۔

تحفظ افسران کی تقرری

8۔ (1) ریاستی حکومت اطلاع نامہ کے ذریعے ہر ضلع میں تحفظ افسران ایسی تعداد میں مقرر

کرے گی جتنے کہ وہ ضروری سمجھے اور علاقہ یا علاقوں کو بھی مشتہر کرے گی جس کے یا جن کے اندر کوئی تحفظ افسر اس ایکٹ کی رو سے یا اس کے تحت عطا شدہ اختیارات استعمال کرے گا اور اپنے فرائض انجام دے گا۔

(2) تحفظ افسران، جس حد تک ممکن ہو سکے، خواتین ہوں گی اور اُن کے پاس ایسی اہلیت اور تجربہ ہونا چاہیے جو مقرر کیا جائے۔

(3) تحفظ افسر اور اُس کے ماتحت دیگر افسران کی شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جو مقرر کی جائیں۔

تحفظاتی افسران کے فرائض اور کارہائے منصبی

9۔ (1) تحفظاتی افسر کا فرض ہوگا کہ وہ—

(الف) مجسٹریٹ کو اس ایکٹ کے تحت اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں مدد کرے؛

(ب) گھریلو تشدد کی شکایت موصول ہونے پر ایسے فارم میں اور ایسے طریقے سے جو مقرر کیا جائے، مجسٹریٹ کو گھریلو تشدد کے واقعہ کی رپورٹ دے اور اس کی نقول پولس تھانہ جس کے اختیار کے مقامی حدود کے اندر مبینہ طور پر گھریلو تشدد کا ارتکاب ہوا ہے، کے نگراں پولس افسر کو اور اس علاقے کے خدمات فراہم کنندہ کو ارسال کرے؛

(ج) ایسے فارم میں اور ایسے طریقے سے جو مقرر کیے جائیں مجسٹریٹ سے، اگر متاثرہ شخص چاہے، حکم تحفظ جاری کرنے کے لیے راحت کی غرض سے درخواست دے سکے گا؛

(د) اس بات کو یقینی بنائے کہ متاثرہ شخص کو قانونی خدمات اتھارٹی ایکٹ، 1987 کے تحت قانونی امداد مہیا کی جاتی ہے اور وہ فارم فوراً مفت دستیاب کرے جس میں شکایت کی جاتی ہوتی ہے؛

(ھ) مجسٹریٹ کے مقامی حدود اختیار کے اندر تمام خدمات فراہم کنندہ گان جو قانونی امداد یا مشورہ فراہم کرتے ہوں، پناہ گھروں اور علاج کی سہولتوں کی فہرست مرتب رکھے؛

(و) محفوظ پناہ گھر دستیاب کرے اگر متاثرہ شخص اس کے لیے کہے اور متاثرہ شخص کو پناہ گھر میں ٹھہرانے کی نسبت رپورٹ کی ایک نقل پولس اسٹیشن اور مجسٹریٹ کو ارسال کرے جس

کے مقامی حدود اختیار میں ایسا پناہ گھر واقع ہو؛

(ز) متاثرہ شخص کا طبی معائنہ کرائے اگر اس خاتون کا جسم زخم خوردہ ہو اور میڈیکل رپورٹ کی ایک نقل پولس اسٹیشن اور مجسٹریٹ کو ارسال کرے جسے اس علاقہ میں اختیار سماعت حاصل ہو جہاں گھریلو تشدد مبینہ طور پر ہوا ہو؛

(ح) اس بات کو یقینی بنائے کہ دفعہ 20 کے تحت مالی راحت کے لیے حکم کی تعمیل ہو اور اسے مجموعہ ضابطہ فوجداری 1973 کے تحت مقررہ ضابطہ کے مطابق روبہ عمل لایا جائے؛

(ط) ایسے دیگر فرائض انجام دے جو مقرر کیے جائیں۔

(2) تحفظ افسر مجسٹریٹ کے کنٹرول اور نگرانی کے تحت ہوگا اور اس ایکٹ کی رو سے یا اس کے تحت مجسٹریٹ اور حکومت کی جانب سے عائد کردہ فرائض انجام دے گا۔

خدمت فراہم کنندگان

-10 (1) ایسے قواعد کے تابع جو بنائے جائیں، کوئی رضا کار سوسائٹی جو سوسائٹیوں کی رجسٹری ایکٹ، 1960 کے تحت یا کوئی کمپنی جو کمپنی ایکٹ، 1956 یا فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت اس غرض کے لیے درج رجسٹر ہو کہ وہ جائز ذرائع سے خواتین کے حقوق اور مفادات کا تحفظ کرائے گی جس میں قانونی امداد، طبی، مالی یا دیگر مفادات شامل ہیں، اپنے آپ کو اس ایکٹ کی اغراض کے لیے ریاستی حکومت کے پاس خدمت فراہم کنندہ کی حیثیت سے درج رجسٹر کرائے گی۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت درج رجسٹر خدمت فراہم کنندہ کو اختیار ہوگا کہ وہ:

(الف) مقررہ فارم میں گھریلو تشدد کی رپورٹ قلم بند کرے اگر متاثرہ شخص ایسا کرنا چاہے اور اس کی ایک نقل مجسٹریٹ اور تحفظاتی افسر کو ارسال کرے جنھیں ایسے علاقے پر حدود اختیار حاصل ہو جہاں گھریلو تشدد واقع ہوا ہو؛

(ب) متاثرہ شخص کا طبی معائنہ کروائے اور میڈیکل رپورٹ کی ایک نقل تحفظاتی افسر اور پولس اسٹیشن کو ارسال کرے جس کی مقامی حدود کے اندر گھریلو تشدد واقع ہوا ہو؛

(ج) اس بات کو یقینی بنائے کہ متاثرہ شخص کو کسی پناہ گھر میں پناہ مہیا کی جائے اگر وہ اس کے

لیے کہے اور متاثرہ شخص کو پناہ گھر میں ٹھہرانے کی نسبت رپورٹ پولس اسٹیشن کو ارسال کرے جس کی مقامی حدود میں گھریلو تشدد واقع ہوا ہو۔

(3) کسی خدمت فراہم کنندہ یا خدمت فراہم کنندہ کے کسی رکن کے خلاف، جو اس ایکٹ کے تحت کارروائی کرتا ہو یا کارروائی کرتا ہوا متصور ہو یا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، اس ایکٹ کے تحت گھریلو تشدد کے ارتکاب کو رُوکنے کے لیے اپنے اختیارات کے استعمال یا اپنے کارِ منصبی کی انجام دہی میں نیک نیتی سے کیے گئے یا کیے جانے والے کسی فعل کے لیے کوئی مقدمہ، استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی دائر نہیں ہوگی۔

حکومت کے فرائض

11۔ مرکزی حکومت اور ہر ریاستی حکومت حسب ذیل کو یقینی بنانے کے لیے تمام اقدام کرے گی:

(الف) اس ایکٹ کی توضیعات کو عوامی ذرائع ابلاغ بشمول ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اخبارات کے ذریعے باقاعدہ وقفوں کے بعد عام تشہیر دی جائے؛

(ب) اس ایکٹ میں جن معاملات کی طرف توجہ دی گئی ہے ان کے بارے میں مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت کے افسران جن میں پولس افسران اور جوڈیشل سروس کے ارکان بھی شامل ہیں، کو وقفے وقفے پر جانکاری دینے اور احساس دلانے کی تربیت دی جاتی ہے؛

(ج) گھریلو تشدد کے معاملات سے نمٹنے کے لیے متعلقہ وزارتوں اور قانون، امور داخلہ جس میں امن و قانون، صحت عامہ اور انسانی وسائل بھی شامل ہیں، کی طرف سے مہیا کی جانے والی خدمات کے درمیان موثر رابطہ قائم کیا جاتا ہے اور ان کا جائزہ وقفے وقفے کے بعد لیا جاتا ہے؛

(د) اس ایکٹ کے تحت خواتین کو مہیا کی جانے والی خدمات کی فراہمی سے متعلق مختلف وزارتوں کے لیے پروٹوکول تیار کیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔

باب iv
راحت کے احکام حاصل کرنے کے لیے طریقہ کار

مجسٹریٹ کو درخواست

12- (1) متاثرہ شخص یا تحفظاتی افسر یا متاثرہ شخص کی جانب سے کوئی دوسرا شخص اس ایکٹ کے تحت ایک یا ایک سے زیادہ راحتیں حاصل کرنے کے لیے مجسٹریٹ کے سامنے درخواست دے سکے گا:

لیکن شرط یہ ہے کہ اس درخواست پر کوئی حکم صادر کرنے سے پہلے مجسٹریٹ، تحفظاتی افسر یا خدمت فراہم کنندہ سے حاصل شدہ گھریلو تشدد کے واقعہ کی رپورٹ کو ملحوظ رکھے گا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت مانگی گئی راحت میں معاوضہ یا تاوان کی ادائیگی کے لیے حکم کی اجرائی بھی شامل ہے اور اس سے مسئول الیہ کے ذریعے گھریلو تشدد کے ارتکاب سے آئی ضرر کے لیے معاوضہ یا تاوان کے لیے مقدمہ دائر کرنے کے ایسے شخص کے حق کو مضرت نہیں پہنچے گی:

لیکن شرط یہ ہے کہ جب کسی عدالت نے متاثرہ شخص کے حق میں معاوضہ یا تاوان کے طور پر کسی رقم کے لیے ڈگری صادر کی ہو تو اس ایکٹ کے تحت مجسٹریٹ کے کسی حکم کے اتباع میں واجب الادا یا ادا شدہ رقم، اگر کوئی ہو، ایسی ڈگری کے تحت واجب الادا رقم سے گھٹا دی جائے گی اور یہ ڈگری مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908 یا فی الوقت نافذ العمل دیگر کسی قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود، بقیہ رقم، اگر کوئی ہو، جو ایسی مجرائی کے بعد رہ جائے، کے لیے نافذ العمل ہوگی۔

(3) ذیلی دفعہ (1) کے تحت ہر درخواست ایسی شکل میں ہوگی اور اس میں ایسی تفاصیل درج ہوں گی جو مقرر کی جائیں یا جو حتی الامکان ان تفاصیل کے مطابق ہوں۔

(4) مجسٹریٹ پہلی سماعت کے لیے تاریخ مقرر کرے گا جو بالعموم عدالت کو درخواست موصول ہونے کی تاریخ سے تین دن سے متجاوز نہ کرے گی۔

(5) مجسٹریٹ ذیلی دفعہ (1) کے تحت دی گئی ہر درخواست پر اس کی پہلی سماعت کی تاریخ سے ساٹھ دنوں کے اندر اپنا فیصلہ دینے کی کوشش کرے گا۔

اس ضمن میں کیرالہ ہائی کورٹ نے مونی بنام لیلما والے معاملے میں (2)2007 کیرالہ ٹائمز ص 432 ص 436، 437 (کیرالہ)) یہ فیصلہ دیا ہے کہ کسی بھی اعلیٰ عدالت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی بھی مجسٹریٹ کے روبرو زیر سماعت کسی بھی پٹیشن کو کسی سول عدالت یا فیملی کورٹ کو ٹرانسفر کر سکے۔

نوٹس کی تعمیل

13- (1) مجسٹریٹ دفعہ 12 کے تحت سماعت کے لیے مقرر کی گئی تاریخ کا نوٹس تحفظاتی افسر کو دے گا جو اسے ایسے ذرائع سے، جو مقرر کیے جائیں، مسئول الیہ اور ایسے دیگر اشخاص سے جن کی نسبت مجسٹریٹ ہدایت دے، موصول ہونے کی تاریخ سے زیادہ سے زیادہ دو دنوں یا ایسے مزید مناسب وقت کے اندر جس کی اجازت مجسٹریٹ دے، تعمیل کروائے گا۔

(2) نوٹس کی تعمیل کی نسبت، ایسے فارم میں جو مقرر کیا جائے، تحفظاتی افسر کا اقرار نامہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ ایسا نوٹس مسئول الیہ یا کسی دیگر شخص سے جس کی نسبت مجسٹریٹ نے ہدایت دی ہو، تعمیل کروایا گیا تھا تاوقتیکہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو۔

مشورہ

14- (1) مجسٹریٹ اس ایکٹ کے تحت کارروائیوں کے کسی مرحلہ پر مسئول الیہ یا متاثرہ شخص کو ہدایت دے سکے گا کہ وہ یا تو اکیلے یا اکٹھے خدمت فراہم کنندہ کے کسی ایسے رکن کے ساتھ صلاح مشورہ کریں جو مشورہ کے لیے ایسی اہلیت اور تجربہ رکھتا ہو، جو مقرر کیے جائیں۔

(2) جب مجسٹریٹ نے ذیلی دفعہ (1) کے تحت کوئی ہدایت جاری کی ہو تو وہ معاملہ کی اگلی سماعت کے لیے تاریخ زیادہ سے زیادہ دو ماہ کی مدت کے اندر مقرر کرے گا۔

ماہر بہبود کی مدد

15- اس ایکٹ کے تحت کسی کارروائی میں مجسٹریٹ اپنے کار ہائے منصبی کی انجام دہی میں مدد

کی غرض کے لیے ایسے شخص، ترجیحاً خاتون کی، چاہے متاثرہ شخص سے متعلق ہو یا نہ ہو، خدمات حاصل کر سکے گا جسے وہ ٹھیک سمجھے اور اس میں کوئی ایسا شخص شامل ہے جو خاندانی بہبود کو فروغ دینے میں مصروف ہو۔

کارروائی کا بند کمرے میں منعقد کرنا

16- اگر مجسٹریٹ یہ تصور کرے کہ معاملہ کے حالات کو دیکھتے ہوئے ایسا کرنا ضروری ہے اور اگر کارروائی کے فریقین میں سے کوئی فریق ایسی خواہش ظاہر کرے تو مجسٹریٹ اس ایکٹ کے تحت کارروائی بند کمرے میں منعقد کر سکے گا۔

مشترکہ گھر میں رہائش کا حق

17- (1) فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود گھریلو رشتہ کی ہر خاتون کو مشترکہ گھر میں رہائش کا حق ہوگا چاہے اسے اس میں کوئی حق، استحقاق یا فائدہ بخش مفاد ہو یا نہ ہو۔

(2) مسئول الیہ متاثرہ شخص کو مشترکہ گھر یا اس کے کسی حصہ سے بے دخل یا نکال باہر نہیں کرے گا بجز اس طریقہ سے جو از روئے قانون قائم کیا گیا ہو۔

حکم تحفظ

18- مجسٹریٹ متاثرہ شخص اور مسئول الیہ کو سماعت کا موقع دینے اور بادی النظر میں مطمئن ہونے کے بعد کہ گھریلو تشدد واقع ہونے کا اندیشہ ہے، متاثرہ شخص کے حق میں حکم تحفظ جاری کر سکے گا اور مسئول الیہ کو حسب ذیل کی ممانعت کر سکے گا:۔

(الف) گھریلو تشدد کے کسی فعل کا ارتکاب؛

(ب) گھریلو تشدد کے افعال کے ارتکاب میں اعانت کرنا یا مدد دینا؛

(ج) متاثرہ شخص کے کام کاج کی جگہ میں داخل ہونا، یا اگر متاثرہ شخص بچہ ہو تو اسکول یا کسی دوسری جگہ میں داخل ہونا جہاں متاثرہ شخص کا اکثر آنا جانا ہو؛

(د) متاثرہ شخص کے ساتھ کسی بھی طرح رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرنا جس میں ذاتی، زبانی یا تحریری یا الیکٹرانک یا ٹیلیفون رابطہ بھی شامل ہے؛

(ھ) مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر اثاثے منتقل کرنا، بینک لاکر یا بینک کھاتوں کا تصرف جن کو متاثرہ شخص اور مسئول الیہ دونوں فریق مشترکہ طور پر یا مسئول الیہ اکیلے استعمال کرتا تھا یا ان کے قبضے میں تھا اور ان میں خاتون کا استری دھن یا دیگر کوئی جائداد شامل ہے جو فریقین کے مشترکہ قبضے میں تھی یا اس پر علاحدہ علاحدہ قبضہ رکھتے تھے؛

(و) لواحقین، دیگر رشتہ داروں یا کسی شخص کو تشدد کا نشانہ بنانا جس نے متاثرہ شخص کو گھریلو تشدد سے بچانے میں مدد دی؛

(ز) حکم تحفظ میں مصرحہ کسی دیگر فعل کا ارتکاب۔

سکونت

-19 (1) دفعہ 12 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت درخواست کا نپٹارا کرتے وقت مجسٹریٹ یہ اطمینان حاصل کرنے کے بعد کہ گھریلو تشدد واقع ہوا ہے، حکم سکونت صادر کر سکے گا جس سے:-

(الف) مسئول الیہ کو مشترکہ گھر سے متاثرہ شخص کو نکالنے یا کسی دوسرے طریقے سے اس کے قبضے میں خلل ڈالنے سے باز رکھا جائے گا چاہے مسئول الیہ کو مشترکہ گھر میں کوئی قانونی یا منصفانہ مفاد ہو یا نہ ہو؛

(ب) مسئول الیہ کو ہدایت دی جا سکے گی کہ وہ مشترکہ گھر سے نکل جائے؛

(ج) مسئول الیہ یا اس کے کسی رشتہ دار کو مشترکہ گھر کے کسی ایسے حصہ میں داخل ہونے سے باز رکھا جا سکے گا جہاں متاثرہ شخص رہائش پذیر ہو؛

(د) مسئول الیہ کو مشترکہ گھر منتقل کرنے یا فروخت کرنے یا اسے رہن کے زیر بار بنانے سے باز رکھا جا سکے گا؛

(ھ) مسئول الیہ کو مشترکہ گھر میں اپنے حقوق سے مجسٹریٹ کی اجازت کے سوا دست بردار ہونے سے باز رکھا جا سکے گا؛

(و) مسئول الیہ کو ہدایت دی جا سکے گی کہ وہ متاثرہ شخص کے لیے اسی درجہ کی متبادل رہائش حاصل کرے جس درجہ کی رہائش اسے مشترکہ گھر میں میسر تھی یا اگر حالات کا تقاضا ہو

تو اسے ایسی رہائش کے لیے کرایہ ادا کرے:

لیکن شرط یہ ہے کہ فقرہ (ب) کے تحت کسی ایسے شخص کے خلاف حکم صادر نہ ہوگا جو ایک خاتون ہو۔

(2) مجسٹریٹ کوئی مزید شرائط عائد کر سکے گا یا کوئی دیگر ہدایت جاری کر سکے گا جو وہ متاثرہ شخص یا ایسے متاثرہ شخص کے بچے کے تحفظ یا اس کی سلامتی کا انتظام کرنے کے لیے مناسب طور پر ضروری تصور کرے۔

(3) مجسٹریٹ مسئول الیہ کو کہہ سکے گا کہ وہ گھریلو تشدد روکنے کے لیے ایک مچلکہ ضامنوں کے ساتھ یا ان کے بغیر پیش کرے۔

(4) ذیلی دفعہ (3) کے تحت کوئی حکم مجموعہ ضابطہ فوجداری 1973 کے باب viii کے تحت ایک حکم تصور ہوگا اور اسی کے مطابق اس کا نپٹارا ہوگا۔

(5) ذیلی دفعہ (1)، ذیلی دفعہ (2) یا ذیلی دفعہ (3) کے تحت حکم صادر کرتے وقت عدالت ایک ایسا حکم بھی صادر کر سکے گی جس کے ذریعے نزدیک ترین پولس اسٹیشن کے نگراں افسر کو ہدایت دی جا سکے گی کہ وہ متاثرہ شخص کو تحفظ فراہم کرے یا اسے یا اس کی جانب سے درخواست دینے والے شخص کو حکم کی عمل آوری میں مدد دے:

(6) ذیلی دفعہ (1) کے تحت حکم صادر کرتے وقت مجسٹریٹ مسئول الیہ پر کرایہ یا دیگر ادائیگیوں کی ذمہ داری عائد کر سکے گا اور ایسا کرتے ہوئے وہ فریقین کی مالی ضرورتوں اور وسائل کو ملحوظ رکھے گا۔

(7) مجسٹریٹ اس پولس اسٹیشن، جس کے حدود اختیار میں مجسٹریٹ سے رجوع کیا گیا ہو، کے نگراں افسر کو ہدایت دے سکے گا کہ وہ تحفظ حکم کو روبہ عمل لانے میں مدد دے۔

(8) مجسٹریٹ مسئول الیہ کو ہدایت دے سکے گا کہ وہ متاثرہ شخص کو اس کا ستری دھن یا دیگر کوئی جائیداد یا قیمتی مالی وثیقے قبضہ میں دے جس کی کہ وہ خاتون مستحق ہو۔

مالی امداد (راحت)

20- (1) دفعہ 12 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت درخواست پر فیصلہ دیتے وقت مجسٹریٹ مسئول

الیہ کو ہدایت دے سکے گا کہ وہ گھریلو تشدد کے باعث متاثرہ شخص اور متاثرہ شخص کے کسی بچے کے ذریعے کیے گئے اخراجات یا برداشت کیے گئے نقصانات کو پورا کرنے کے لیے امداد کرے اور ایسی امداد میں صرف حسب ذیل کو ہی شامل کرنا محدود نہیں ہوگا:

(الف) کمائی میں نقصان؛

(ب) طبی اخراجات؛

(ج) متاثرہ شخص کے قبضہ میں کسی جائداد کو تلف کرنے، نقصان پہنچانے یا اس کے قبضے سے ہٹانے کے باعث نقصان؛

(د) متاثرہ شخص اور اس کے بچوں، اگر کوئی ہوں، کے لیے نانِ نفقہ اس میں مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کی دفعہ 125 یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون کے تحت یا نانِ نفقہ کے حکم کے علاوہ کوئی حکم شامل ہے۔

(2) اس دفعہ کے تحت منظور کی گئی مالی امداد خاطر خواہ، واجب اور مناسب ہوگی اور متاثرہ شخص کے میعار زندگی، جس کا وہ عادی ہو، کے مطابق ہوگی۔

(3) مجسٹریٹ کو اختیار ہوگا کہ وہ نان نفقہ کے طور پر مناسب یکشت رقم کی ادائیگی یا ماہوار ادائیگی کا حکم دے جیسا کہ معاملہ کے حالات تقاضا کریں۔

(4) مجسٹریٹ ذیلی دفعہ (1) کے تحت مالی امداد کے لیے صادر کیے گئے حکم کی نقل درخواست کے فریقین اور پولس اسٹیشن کے نگراں کو ارسال کرے گا جس کے مقامی حدود اختیار کے اندر مسئول الیہ رہائش پذیر ہو۔

(5) مسئول الیہ منظور کی گئی مالی امداد متاثرہ شخص کو ذیلی دفعہ (1) کے تحت حکم میں مصرحہ مدت کے اندر ادا کرے گا۔

(6) مسئول الیہ ذیلی دفعہ (1) کے تحت حکم کے معنوں میں ادائیگی کرنے سے قاصر رہا تو مجسٹریٹ مسئول الیہ کے آجر یا قرض دار کو ہدایت دے سکے گا کہ وہ مسئول الیہ کو واجب الادا اجرتوں یا مشاہرہ یا قرضہ کے ایک حصہ کو براہ راست متاثرہ شخص کو ادا کرے یا عدالت میں جمع کرے اور یہ رقم مسئول الیہ کی طرف سے واجب الادا مالی امداد میں مجرا

کی جا سکے گی۔

حکم تحویل

21- فی الوقت نافذ العمل دیگر کسی قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود مجسٹریٹ حکم تحفظ یا اس ایکٹ کے تحت کوئی دوسری امداد منظور کرنے کے لیے درخواست کی سماعت کے کسی مرحلہ پر کسی بچہ یا بچوں کی عارضی تحویل متاثرہ شخص کو یا اس خاتون کی طرف سے درخواست دینے والے شخص کو منظور کر سکے گا اور اگر ضروری ہو تو اس انتظام کی صراحت کرے جس کے مطابق مسئول الیہ بچوں سے ملاقات کر سکے گا:

لیکن شرط یہ ہے کہ اگر مجسٹریٹ کی رائے ہو کہ مسئول الیہ کی کوئی ملاقات بچہ یا بچوں کے مفاد کے لیے نقصان دہ ہو سکتی ہے تو مجسٹریٹ ایسی ملاقات کی اجازت دینے سے انکار کر سکے گا۔

حکم معاوضہ

22- اس ایکٹ کے تحت دی جانے والی امداد کے علاوہ مجسٹریٹ متاثرہ شخص کی طرف سے درخواست دینے پر ایک حکم صادر کر سکے گا جس کے ذریعے مسئول الیہ کو ہدایت دی جا سکے گی کہ وہ گھریلو تشدد کے اپنے افعال کے ارتکاب سے ہوئے ضرر کے لیے جس میں ذہنی اور جذباتی ایذا رسانی شامل ہیں، معاوضہ اور ہرجانہ ادا کرے۔

عبوری و یکطرفہ احکام صادر کرنے کا اختیار

23- مجسٹریٹ اس ایکٹ کے تحت اپنے سامنے کسی کارروائی میں ایسا عبوری حکم صادر کر سکے گا جسے وہ منصفانہ اور مناسب تصور کرے۔

(2) اگر مجسٹریٹ مطمئن ہو جائے کہ کسی درخواست سے بادی النظر میں اس بات کا انکشاف ہوتا ہے کہ مسئول الیہ گھریلو تشدد کا ارتکاب کر رہا ہے یا اس نے اس کا ارتکاب کیا ہے یا یہ کہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ مسئول الیہ گھریلو تشدد کے کسی فعل کا ارتکاب کرے گا تو وہ مسئول الیہ کے خلاف دفعات 21,20.19.18 یا جیسی کہ صورت ہو، دفعہ 22 کے تحت متاثرہ شخص کی طرف سے ایسے فارم میں جو مقرر کیا جائے، بیان حلفی کی بنیاد پر یکطرفہ حکم

منظور کر سکے گا۔

سلوچنا بنام کیپٹن والے معاملے میں (2007 (3) جے سی سی 2076 (کیرالہ)) کیرالہ ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ دفعہ 29 کی سادہ زبان اور نفس موضوع سے یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ اس دفعہ میں حکومت کی اصطلاح میں دفعات 18 تا 23 میں شامل تمام احکامات آتے ہیں۔

ایکٹ ہٰذا کی دفعہ 23 کے تحت صادر کیے گئے حکم کے خلاف کوئی نگرانی (Revision) داخل نہیں کی جاسکتی البتہ دفعہ 29 کے تحت اپیل کی جاسکتی ہے۔

کیرالہ ہائی کورٹ نے چتر لکھن بنام سیما والے معاملے میں (2007 (4) کیرالہ ٹائمز 424 ص 429 (کیرالہ)) اپنی اس رائے کا اظہار کیا ہے۔

عدالت حکم کی نقول مفت دے گی

-24 مجسٹریٹ ایسے تمام معاملات میں، جن میں اس نے اس ایکٹ کے تحت کوئی حکم صادر کیا ہو، حکم دے گا کہ ایسے حکم کی نقل درخواست کے فریقین، پولس اسٹیشن کے نگراں افسر جس کے حدود اختیار میں مجسٹریٹ سے رجوع کیا گیا ہو، خدمت فراہم کنندہ جو عدالت کے مقامی حدود اختیار کے اندر واقع ہو اور اگر خدمت فراہم کنندہ نے گھریلو تشدد کی رپورٹ درج کرائی ہو تو ایسے خدمت فراہم کنندہ کو مفت فراہم کی جائے گی۔

اس ضمن میں کیرالہ ہائی کورٹ نے جوز بنام ریاست کیرالہ والے معاملے میں (2007(2) کیرالہ ٹائمز 386 ص 387) یہ فیصلہ دیا ہے کہ ایکٹ ہٰذا کی دفعہ 24 میں فریقین و مصرحہ دیگر لوگوں کو حکم کی نقل حکم صادر کرنے کے بعد دی جانی چاہیے۔

احکام کی میعاد اور تبدیلی

-25 (1) دفعہ 18 کے تحت حکم تحفظ اس وقت تک نافذ رہے گا جب تک کہ متاثرہ شخص اس کی منسوخی کے لیے درخواست دے۔

(2) اگر مجسٹریٹ متاثرہ شخص یا مسئول الیہ سے درخواست موصول ہونے پر مطمئن ہو جائے کہ حالات میں تبدیلی واقع ہوئی ہے اور وہ اس ایکٹ کے تحت صادر کیے گئے کسی حکم کو

تبدیل کرنے ، اس میں ردو بدل کرنے یا منسوخ کرنے کا تقاضا کرتے ہیں تو وہ ایسی وجوہات کی بنیاد پر، جنھیں قلم بند کیا جائے، ایسا حکم صادر کر سکے گا جسے وہ مناسب تصور کرے۔

اس ضمن میں دہلی ہائی کورٹ مایا دیوی بنام این سی ٹی دہلی والے معاملے میں (2007) (4) جے سی سی 2819 ص 2819 تا 2821 دہلی یہ فیصلہ دیا ہے کہ مجسٹریٹ کے حکم کے خلاف اپیل تو کی جاسکتی ہے لیکن رٹ تب تک داخل نہیں کی جاسکتی جب تک کہ اپیل جیسی دادرسی کا فائدہ نہ اٹھالیا گیا ہو۔ اس ضمن میں عدالت نے ایکٹ ھٰذا کی دفعہ 25 اور 29 کا حوالہ دیا ہے اور ساتھ میں یہ بھی کہا ہے کہ اس کو ایسی صورت حال میں اس عدالت میں رٹ فائل نہیں کرنی چاہیے تھی۔

دیگر مقدموں اور قانونی کارروائیوں میں راحت

-26 (1) دفعات 18، 19، 20، 21 اور 22 کے تحت دستیاب راحت کسی دوسری قانونی کارروائی میں بھی مانگی جا سکے گی جو کسی دیوانی عدالت، خانگی معاملات عدالت یا فوجداری عدالت میں رواں ہوں جن کا تعلق متاثرہ شخص اور مسئول الیہ سے ہونا چاہیے ایسی کارروائی اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے یا اس کے بعد دائر کی گئی ہو۔

(2) ذیلی دفعہ (1) میں محولہ کوئی راحت کسی دیوانی یا فوجداری عدالت کے پاس ایسے مقدمے یا قانونی کارروائی میں متاثرہ شخص کے ذریعے مانگی جانے والی راحت کے علاوہ اور اس کے ساتھ ساتھ مانگی جا سکے گی۔

(3) اگر متاثرہ شخص نے اس ایکٹ کے تحت کسی کارروائی کے سوا کسی کارروائی میں راحت حاصل کی ہو تو وہ خاتون ایسی راحت کی منظوری کی نسبت مجسٹریٹ کو مطلع کرنے کی پابند ہوگی۔

حدود اختیار

-27 (1) جوڈیشل مجسٹریٹ درجہ اول یا میٹروپالٹن مجسٹریٹ کی عدالت، جیسی کہ صورت ہو جس کے مقامی حدود کے اندر:۔

(الف) متاثرہ شخص مستقل یا عارضی طور پر رہائش پذیر ہو یا کاروبار چلاتا ہو یا کام کاج کرتا ہو؛ یا

(ب) مسئول الیہ رہائش پذیر ہو یا کاروبار چلاتا ہو یا کام کاج کرتا ہو؛ یا

(ج) بنائے دعویٰ پیدا ہوا ہو۔

اس ایکٹ کے تحت حکم تحفظ اور دیگر احکام صادر کرنے اور اس ایکٹ کے تحت جرائم کی سماعت کرنے کے لیے مجاز عدالت ہوگی۔

(2) اس ایکٹ کے تحت صادر کیا گیا کوئی حکم پورے بھارت میں نافذ العمل ہوگا۔

اس ضمن میں کیرالہ ہائی کورٹ نے مونی بنام لیلماوانے معاملے میں (2007)(3) جے سی سی 2113 (کیرالہ) یہ فیصلہ دیا ہے کہ جوڈیشل مجسٹریٹ درجہ اول یا لیٹرو پولس مجسٹریٹ اپنی علاقائی حدود میں مستقل طور پر یا عارضی طور پر رہائش پذیر کسی بھی متاثرہ شخص کو راحت دے سکتا ہے اور متعلقہ معاملے کی سماعت کا پورا پورا مجاز ہے۔

ضابطہ فوجداری کا لاگو ہونا

-28 (1) بجز اس کے کہ اس ایکٹ میں دیگر طور پر توضیع کی گئی ہے، دفعات 22,21,20,19,18,12 اور 23 کے تحت تمام کارروائیوں اور دفعہ 31 کے تحت جرائم پر مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کی توضیعات لاگو ہوں گی۔

(2) ذیلی دفعہ (1) میں مندرج کوئی امر دفعہ 12 کے تحت یا دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت درخواستوں کو نمٹانے کے لیے عدالت کو اپنا ضابطہ طے کرنے سے باز نہیں رکھے گا۔

اپیل

-29 مجسٹریٹ کے ذریعہ صادر کیے گئے حکم کے خلاف اپیل حکم کی متاثرہ شخص پر تعمیل یا مسئول الیہ پر تعمیل، جیسی کہ صورت ہو، کیے جانے کی تاریخ، جو بھی بعد میں ہو، سے 30 دنوں کے اندر سیشن عدالت میں دائر کی جاسکے گی۔

باب-V
متفرقات

تحفظ افسران اور خدمت فراہم کنندگان کے ارکان سرکاری ملازمین ہوں گے

-30 تحفظ افسران اور خدمت فراہم کنندگان کے ارکان اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا صادر کیے گئے احکام کی توضیعات کی اتباع میں عمل کرنے یا عمل کرنے کا ارادہ کرتے وقت مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 21 کے معنوں میں سرکاری ملازمین تصور ہوں گے۔

مسئول الیہ کے ذریعے حکم تحفظ کی خلاف ورزی کے لیے سزا

-31 (1) مسئول الیہ کے ذریعے حکم تحفظ یا عبوری حکم تحفظ کی خلاف ورزی اس ایکٹ کے تحت جرم ہوگا اور اس کے لیے ایک سال تک کی قید یا بیس ہزار روپے تک کا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت جرم کی سماعت، جس حد تک ممکن العمل ہو، وہی مجسٹریٹ کرے گا جس نے ایسا حکم صادر کیا ہو جس کی خلاف ورزی مبینہ طور پر ملزم نے کی ہو۔

(3) ذیلی دفعہ (1) کے تحت الزامات مرتب کرتے وقت مجسٹریٹ مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 498 الف یا اس مجموعہ کی کسی دیگر توضیع یا ممانعت جہیز ایکٹ، 1961 کی توضیع، جیسی کہ صورت ہو، کے تحت بھی الزامات مرتب کر سکے گا۔ اگر حقائق سے انکشاف ہوتا ہو کہ ان توضیعات کے تحت کسی جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے۔

اختیار سماعت اور ثبوت

-32 (1) مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 میں مندرج کسی امر کے باوجود دفعہ 31 کے ذیلی دفعہ (1) کے تحت جرم قابل دست اندازی پولس اور نا قابل ضمانت ہوگا۔

(2) صرف متاثرہ شخص کے تصدیقی بیان پر عدالت یہ نتیجہ اخذ کر سکے گی کہ ملزم نے دفعہ 31 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

تحفظ افسر کی طرف سے اپنا فرض انجام نہ دینے کے لیے سزا

33- اگر کوئی تحفظ افسر کسی معقول وجہ کے بغیر حکم تحفظ میں مجسٹریٹ کی ہدایت کے مطابق اپنے فرائض انجام دینے میں قاصر رہے یا انجام دینے سے انکار کرے تو اسے ایک سال تک کی قید یا بیس ہزار روپے تک کے جرمانے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

تحفظ افسر کے ذریعے جرم کا اختیار سماعت

34- تحفظ افسر کے خلاف کوئی استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی دائر نہیں ہوگی تاوقتیکہ اس کے خلاف ریاستی حکومت یا اس کے ذریعے مجاز کردہ کسی افسر کی ماقبل منظوری سے شکایت دائر نہ کی جائے۔

نیک نیتی سے کی گئی کارروائی کا تحفظ

35- تحفظ افسر کے خلاف اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے کسی قاعدہ یا صادر کیے گئے حکم کے تحت نیک نیتی سے کیے گئے یا کیے جانے والے فعل سے واقع شدہ نقصان یا ممکنہ طور پر ہونے والے نقصان کے لیے کوئی دعویٰ استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی دائر نہیں ہوگی۔

یہ ایکٹ کسی دیگر قانون کی تنقیص نہیں کرے گا

یہ ایکٹ کسی دیگر قانون تنقیص نہیں کرے گا

36- اس ایکٹ کی توضیعات فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون کی توضیعات کے علاوہ ہوں گی اور اس کی تنقیص نہیں کریں گی۔

مرکزی حکومت کو قواعد بنانے کا اختیار

37- (1) مرکزی حکومت اس ایکٹ کی توضیعات روبہ عمل لانے کے لیے اطلاع نامہ کے ذریعے قواعد بنا سکے گی۔

(2) بالخصوص اور ماقبل اختیارات کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے قواعد حسب ذیل تمام امور یا کسی امر کی نسبت توضیع کر سکیں گے:

(الف) اہلیتیں اور تجربہ جو ایک تحفظ افسر کو دفعہ 8۔ کے تحت ذیلی دفعہ (2) کے تحت ہونا چاہیے؛

(ب) دفعہ 8 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت تحفظ افسر اور اس کے ماتحت دیگر افسران کی ملازمت

کی شرائط وقیود؛

(ج) دفعہ 9 کی ذیلی دفعہ (1) کے فقرہ (ب) کے تحت فارم اور طریقہ جس میں گھریلو تشدد کی نسبت رپورٹ دی جا سکے گی؛

(د) دفعہ 9 کی ذیلی دفعہ (1) کے فقرہ (ج) کے تحت فارم اور طریقہ جس میں حکم تحفظ کے لیے درخواست دی جا سکے گی؛

(ھ) دفعہ 9 کی ذیلی دفعہ (1) کے فقرہ (د) کے تحت فارم جس میں شکایت دائر کی جا سکے گی؛

(و) دفعہ 9 کی ذیلی دفعہ (1) کے فقرہ (ط) کے تحت دیگر فرائض جن کو تحفظ افسر انجام دے سکے گا؛

(ز) دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت خدمت فراہم کنندگان کا رجسٹریشن منضبط کرنے کے لیے قواعد؛

(ح) اس ایکٹ کے تحت امداد طلب کرنے کے لیے دفعہ 12 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت فارم جس میں درخواست دی جا سکے اور مذکورہ دفعہ کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت ایسی درخواست میں جو تفاصیل درج ہوں؛

(ط) دفعہ 13 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت نوٹس ہائے کی تعمیل کرانے کے ذرائع؛

(ی) دفعہ 13 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت تحفظاتی افسر کے ذریعے نوٹس کی تعمیل سے متعلق اقرار کا فارم؛

(ک) دفعہ 14 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت مشورہ دینے کے لیے خدمت فراہم کنندہ کے کسی رکن کو جو اہلیتیں اور تجربہ ہونا چاہیے؛

(ل) دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت فارم جس میں متاثرہ شخص حلف نامہ داخل کر سکے گا؛

(م) کوئی دوسرا معاملہ جس کی صراحت کرنی ہو یا صراحت کی جائے۔

(3) اس ایکٹ کے تحت بنایا ہوا ہر ایک قاعدہ بنائے جانے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے، 30 دن کی مجموعی مدت تک پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں جب اس کا اجلاس جاری ہو، رکھا جائے گا اور یہ مدا ایک ہی اجلاس یا دو یا زائد یکے بعد دیگرے آنے والے اجلاسوں کے

دوران ہوسکتی ہے، اور اگر متذکرہ بالا اجلاس یا اجلاسوں کے فوری بعد ہونے والے اجلاس کے منقضی ہونے سے پہلے دونوں ایوان اس قاعدے میں کسی قسم کا رد و بدل کرنے پر اتفاق کریں یا دونوں ایوان متفق ہوں کہ یہ قاعدہ نہیں بنانا چاہیے تو اس کے بعد وہ قاعدہ ایسی رد و بدل کی ہوئی صورت میں موثر ہوگا یا کوئی اثر نہ رکھے گا، جیسی کہ صورت ہو، تاہم ایسی کوئی ترمیم یا کالعدمی کے تحت ما قبل کیے گئے کسی امر کے جواز کو مضرت نہ پہنچائے ذیلی دفعہ (1) کے تحت ہر درخواست ایسے فارم میں ہوگی اور اس میں ایسی تفاصیل درج ہوں گی۔

باب-3

جہیز کے لین دین سے متعلق قانون

ہم سب اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں کہ ہمارے ملک میں زمانۂ قدیم سے جہیز لینے اور دینے کا رواج رہا ہے۔ اب اس رواج نے ایک لعنت اور جرم کی شکل اختیار کر لی ہے۔ اس کو روکنے کے لیے حکومت ہند نے ممانعت جہیز ایکٹ کے نام سے موسوم 1991 میں ایک قانون بنایا تھا لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس پر ایمانداری سے عمل نہیں کیا جا رہا ہے۔ سب کچھ حکومت نہیں کر سکتی۔ عوام کو بھی قانون کا پاس ہونا چاہیے۔ جب تک معاشرتی تبدیلی نہیں آئے گی تب تک یہ لعنت ختم نہیں ہو سکتی۔ آیئے اب اس قانون کی مختلف دفعات پر روشنی ڈالیں تا کہ قارئین کو متعلقہ امور کی نسبت قانونی صورت حال واضح ہو جائے۔ مزید تفصیلات کے لیے قارئین کو تفصیلی تبصرہ جاتی کتب سے رجوع کرنا ہوگا۔

ممانعت جہیز ایکٹ، 1961

(The Dowry Prohibition Act)

ایکٹ نمبر 28 بابت 1961

جہیز کے لین دین کی ممانعت کے لیے ایکٹ

-1 مختصر نام، وسعت اور نفاذ: (1) اس ایکٹ کا مختصر نام جہیز ممانعت ایکٹ، 1961 ہے۔

(2) اس کا اطلاق ماسوائے ریاست جموں وکشمیر کے پورے بھارت پر ہوگا۔

(3) یہ اس تاریخ کو نافذ ہوگا جو مرکزی حکومت گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ مقرر کرے۔

-2 جہیز کی تعریف: اس ایکٹ میں، جہیز سے کوئی ایسی جائیداد یا قیمتی سیکوریٹی مراد ہے جو شادی کے موقع پر یا اس سے قبل یا اس کے بعد۔

(الف) شادی کا ایک فریق، شادی کے دوسرے فریق کو؛ یا

(ب) شادی کے کسی بھی فریق کے ماں باپ یا کوئی دیگر شخص شادی کے کسی بھی فریق کو یا کسی دیگر شخص کو متذکرہ فریقین کی شادی کے سلسلے میں بالواسطہ یا بلا واسطہ دی گئی ہے یا دی جانے کے لیے قرار کیا گیا ہے لیکن اس کا اطلاق ان لوگوں کی بابت نہیں ہوگا جن پر مسلم عائلی قانون (شریعت) کا اطلاق ہوتا ہے، اور ان میں مہر شامل نہیں ہے۔

تشریح-2: قیمتی سیکوریٹی کا وہی مطلب ہے جو مجموعہ تعزیرات بھارت (1860 کا 45) کی دفعہ 30 میں ہے۔

-3 جہیز کے لین دین کے لیے سزا: (1) اگر کوئی شخص، اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد جہیز دے گا یا لے گا یا جہیز دینے یا لینے کی ترغیب دے گا تو وہ کم سے کم 5 سال اور 15 ہزار روپے تک کے جرمانے کا یا ایسے جہیز کی قیمت کی رقم تک کا، ان میں سے جو بھی زیادہ ہو، مستوجب ہوگا۔

لیکن عدالت ایسی معقول اور خصوصی وجوہات کی بنا پر جنھیں فیصلے میں قلم بند کیا جائے گا 5 سال سے کم مدت کی سزا بھی عائد کر سکے گی۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کی کوئی بات،.....

(الف) ایسے تحائف کو، جو شادی کے وقت دلہن کو (اس کی بابت بغیر کسی مانگ کے) دیے جاتے

ہیں یا ان کے متعلق لاگو نہیں ہوگی۔
لیکن یہ تب، جبکہ ایسے تحائف اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق رکھی گئی فہرست میں درج کیے جاتے ہیں؛

(ب) ایسے تحائف جو شادی کے وقت دولہا کو (اس کی بابت بغیر کسی مانگ کے) دیے جاتے ہیں یا ان کے متعلق لاگو نہیں ہوگی، لیکن یہ تب جبکہ ایسے تحائف اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق رکھی گئی فہرست میں درج کیے جاتے ہیں؛

لیکن مزید یہ کہ جہاں ایسے تحائف جو دلہن کے ذریعہ یا اس کی جانب سے یا کسی ایسے شخص کے ذریعہ جو دلہن کا رشتہ دار ہے، دیے جاتے ہیں وہاں ایسے تحائف رسمی قسم کے ہیں اور ان کی قیمت، ایسے شخص کی مالی حیثیت کو دھیان میں رکھتے ہوئے جس کے ذریعہ یا جس کی جانب سے ایسے تحائف دیے گئے ہیں، زیادہ نہیں ہے۔

4- **جہیز مانگنے کے لیے سزا:** اگر کوئی شخص، حسب صورت دلہن یا دولہا کے والدین یا دیگر رشتہ دار یا ولی سے کسی جہیز کی بالواسطہ یا بلاواسطہ مانگ کرتا ہے تو وہ کم سے کم 6 ماہ اور زیادہ سے زیادہ 2 سال کی مدت کی قید کا اور 10 ہزار روپے تک کے جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

4-الف تشہیر پر پابندی: اگر کوئی شخص،—

(الف) کسی اخبار، رسالے، جریدے یا ذرائع ابلاغ میں سے کسی کے ذریعہ کسی اشتہار میں اپنے بیٹے یا اپنی بیٹی یا کسی دیگر رشتہ دار کی شادی کے زر بدل کے طور پر اپنی جائیداد یا کوئی روپیہ پیسہ یا دونوں اپنے کسی کاروبار یا مفاد میں حصے کے طور پر دینے کی پیشکش کرتا ہے،

(ب) فقرہ (الف) میں محولہ کسی اشتہار کو چھاپتا ہے یا شائع کرتا ہے یا ادھر ادھر بھیجتا ہے، تو وہ کم از کم 6 ماہ کی اور زیادہ سے زیادہ 5 سال کی قید یا 15 ہزار روپے تک کے جرمانے کا مستوجب ہوگا۔

لیکن عدالت ایسی معقول اور خصوصی وجوہات کی بنا پر جنھیں فیصلے میں قلم بند کیا جائے گا 6 ماہ سے کم مدت کی بھی سزا عائد کر سکے گی۔

5- **جہیز کے لین دین کے لیے قرار کا باطل ہونا:** جہیز دینے یا لینے کے لیے کیا گیا کوئی بھی قرار باطل ہوگا۔

6- **جہیز کا بیوی یا اس کے وارثوں کے فائدے کے لیے ہونا:** (1) جہاں کوئی جہیز ایسی عورت سے مختلف، جس کی شادی کے سلسلہ میں وہ دیا گیا ہے، کسی شخص کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے، وہاں وہ شخص، اس جہیز کو:

(الف) اگر وہ جہیز شادی سے قبل حاصل کیا گیا تھا تو شادی کی تاریخ کے بعد تین ماہ کے اندر؛ یا

(ب) اگر وہ جہیز شادی کے وقت یا اس کے بعد حاصل کیا گیا تھا تو اسے حاصل کرنے کی تاریخ کے بعد تین ماہ کے اندر، یا

(ج) اگر وہ اس وقت حاصل کیا گیا تھا جب وہ عورت نابالغ تھی تو اس کے 18 سال کی عمر پوری کرنے کے بعد تین ماہ کے اندر عورت کو منتقل کر دے گا اور ایسی منتقلی تک عورت کے فائدے کے لیے امانت میں رکھے گا۔

(2) اگر کوئی شخص حسب حکم ذیلی دفعہ (1) اس کے لیے صراحت کردہ میعاد کے اندر کسی جائیداد کو منتقل نہیں کر پاتا ہے تو وہ کم سے کم 6 ماہ اور زیادہ سے زیادہ 2 سال کی مدت کی سزا کا یا جرمانے کی سزا کا، جو 10 ہزار روپے تک کا ہو سکے گا، مستوجب ہوگا۔

(3) جہاں ذیلی دفعہ (1) کے تحت کسی جائیداد کے لیے حقدار عورت کی اسے حاصل کرنے سے پہلے موت ہو جاتی ہے تو وہاں عورت کے وارث فی الوقت قابض شخص سے دعویٰ کرنے کے حقدار ہوں گے۔

لیکن اگر ایسی عورت کی قدرتی وجوہات سے مختلف وجوہات کی بنا پر اپنی شادی کے 7 سال کے اندر موت ہو جاتی ہے تو ایسی جائیداد—

(الف) اگر اس کے کوئی بچہ نہیں ہے تو اس کے والدین کو منتقل کر دی جائے گی، یا

(ب) اگر اس کے بچے تھے تو اس کے بچوں کو منتقل کر دی جائے اور ایسی منتقلی تک اسے ایسے بچوں کے لیے امانت میں رکھا جائے گا۔

(3 الف) جہاں حسب حکم ذیلی دفعہ (1) یا ذیلی دفعہ (3) کے ذریعہ مطلوبہ جائیداد منتقل نہ کر پانے

کے باعث ذیلی دفعہ (3) کے تحت مجرم ٹھہرائے گئے کسی شخص نے، اس ذیلی دفعہ کے تحت اس کے مجرم ٹھہرائے جانے سے قبل ہی ایسی جائیداد کو اس کے لیے حقدار عورت کو یا حسب صورت اس کے وارثوں، والدین یا بچوں کو منتقل نہیں کیا ہے وہاں عدالت اس ذیلی دفعہ کے تحت سزا تجویز کرنے کے علاوہ تحریری حکم کے ذریعہ ہدایت دے گی کہ ایسا شخص، ایسی جائیداد کو، حسب صورت، ایسی عورت یا اس کے وارثوں، والدین یا بچوں کو ایسی معیاد کے اندر جس کی حکم میں صراحت کی جائے، منتقل کرے اور اگر ایسا شخص ایسی ہدایت کا اس طرح صراحت کردہ مدت کے اندر تعمیل نہیں کر پاتا ہے تو جائیداد کی قیمت کے برابر رقم اس سے ایسے وصول کی جا سکے گی جیسے وہ ایسی عدالت کے ذریعہ عائد کیا گیا جرمانہ ہو اور اس کی، حسب صورت، اس عورت یا اس کے وارثوں کو ادائیگی کی جا سکے گی۔

(4) اس دفعہ کی کسی بات کا دفعہ 3 یا دفعہ 4 کی توضیعات پر اثر نہیں پڑے گا۔

-7 **جرائم کا اختیار سماعت:** (1) مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 (1974 کا 2) میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی،—

(الف) میٹروپولیٹن مجسٹریٹ یا اول درجے کے عدالتی مجسٹریٹ کی عدالت سے کم درجے کی کوئی عدالت اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کی سماعت نہیں کرے گی؛

(ب) کوئی عدالت اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کی سماعت،—

(i) اپنی جانکاری یا ایسے جرم کو وجود میں لانے والے حقائق کی پولس رپورٹ پر، یا

(ii) جرم سے متاثر شخص یا ایسے شخص کے والدین یا دیگر رشتہ دار کے ذریعہ یا کسی تسلیم شدہ فلاحی ادارہ یا تنظیم کے ذریعہ کی گئی کسی شکایت پر، ہی کرے گا، نہ کہ دیگر طور پر؛

(ج) میٹروپولیٹین مجسٹریٹ یا اول درجے کے عدالتی مجسٹریٹ کے لیے ایسا کرنا قانون کے مطابق ہوگا کہ وہ اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کے لیے مجرم ٹھہرائے گئے کسی شخص کے خلاف ایسی سزا کا حکم صادر کرے جس کا اس ایکٹ کے ذریعہ اختیار دیا گیا ہے۔

تشریح:- اس ذیلی دفعہ کے اغراض کے لیے تسلیم شدہ فلاحی ادارہ یا تنظیم سے کوئی ایسا سماجی فلاحی ادارہ یا تنظیم مراد ہے جسے اس ضمن میں مرکزی یا ریاستی حکومت نے تسلیم کیا ہے۔

(2) مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 (1974 کا 2) کے باب 36 کی کوئی بات اس ایکٹ کے تحت مستوجب سزا کسی جرم کو لاگو نہیں ہوگی۔

(3) فی الوقت نافذ کسی قانون کے ہوتے ہوئے بھی، جرم سے متاثر شخص کے ذریعے دیے گئے بیان کی بنیاد پر اس کے خلاف مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا۔

8- **جرائم کا کچھ اغراض کے لیے قابل سماعت ہونا اور نا قابل ضمانت و نا قابل مصالحت ہونا:** (1) مجموعہ ضابطہ فوجداری 1973 (1974 کا 2) اس ایکٹ کے تحت جرائم کو ویسے ہی لاگو ہوگی جیسے کہ وہ—

(الف) ایسے جرائم کی جانچ کی اغراض کے لیے، اور

(ب) مندرجہ ذیل سے مختلف معاملات کی اغراض کے لیے—

(i) اس مجموعے کی دفعہ 42 میں صراحت کردہ معاملات؛ اور

(ii) کسی شخص کی وارنٹ کے بغیر یا مجسٹریٹ کے کسی حکم کے بغیر گرفتاری، قابل سماعت جرم ہوں۔

(2) اس ایکٹ کے تحت ہر جرم ضمانتی اور نا قابل مصالحت ہوگا۔

8-الف: ایسے معاملوں میں جہاں کسی شخص کے خلاف دفعہ 4 کے تحت کوئی جہیز لینے یا لینے کی ترغیب دینے یا دفعہ 4 کے تحت جہیز مانگنے کے لیے کوئی مقدمہ چلایا جاتا ہے تو یہ بارِ ثبوت کہ اس نے ان دفعات کے تحت جرم کا ارتکاب نہیں کیا ہے اس شخص پر ہوگا۔

8-ب ممانعت جہیز سے متعلق افسران: (1) ریاستی حکومت ممانعت جہیز سے متعلق اتنے افسران مقرر کر سکتی ہے جتنی وہ مناسب سمجھے اور ساتھ میں ان علاقوں کی بھی صراحت کر سکتی ہے جن کی حدود میں وہ اس ایکٹ کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کر سکیں گے۔

(2) ہر ممانعت جہیز سے متعلق افسر مندرجہ ذیل اختیارات استعمال کرے گا اور فرائض منصبی انجام دے گا، یعنی:—

(الف) وہ دیکھے گا کہ اس ایکٹ کی توضیعات پر عمل کیا جا رہا ہے یا نہیں؛

(ب) جہیز لینے یا لینے کی ترغیب دینے یا جہیز کی مانگ کرنے جیسے معاملات کو جہاں تک ممکن ہو

رو کے گا؛

(ج) اس ایکٹ کے تحت جرائم کا ارتکاب کرنے والے افراد پر مقدمہ چلانے کے لیے ایسی شہادت یا ثبوت اکٹھے کرے گا جو ضروری ہوگی؛ اور

(د) ایسے دیگر کارہائے منصبی انجام دے گا جو اسے ریاستی حکومت سونپے یا جن کی اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد میں صراحت کی جائے۔

-9 **قواعد بنانے کا اختیار:** (1) مرکزی حکومت، سرکاری گزٹ میں اعلان نامے کے ذریعہ اس ایکٹ کی توضیعات کے عمل درآمد کے لیے قواعد بنا سکے گی۔

(2) خاص طور پر اور متذکرہ اختیارات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے قواعد کی رو سے حسب ذیل امور کی نسبت توضیع کی جاسکے گی، یعنی:—

(الف) وہ فارم جس میں اور وہ طریقہ جس سے اور ایسے افراد جن کے ذریعہ دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (2) میں محولہ تحائف کی کوئی فہرست رکھی جائے گی اور ان سے متعلق دیگر امور؛ اور

(ب) اس ایکٹ کی عمل آوری کی بابت پالیسی اور کارروائی میں بہتر ربط دہی۔

(3) اس دفعہ کے تحت بنایا ہوا ہر ایک قاعدہ بنائے جانے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے 30 دن کی مجموعی مدت تک پارلیمنٹ کے ہر ایک اجلاس میں جب اس کا اجلاس جاری ہو، رکھا جائے گا، اور یہ مدت ایک ہی اجلاس یا دو یا زائد یکے بعد دیگرے آنے والے اجلاسوں پر مشتمل ہو سکتی ہے، اور اگر مذکورہ بالا اجلاس یا یکے بعد دیگرے اجلاسوں کے فوراً بعد ہونے والے اجلاس کے منقضی ہونے سے پہلے دونوں ایوان اس قاعدے میں کسی قسم کا ردوبدل کرنے پر اتفاق کریں یا دونوں ایوان متفق ہوں کہ اس قاعدے کو نہ بنانا چاہیے تو اس کے بعد وہ قاعدہ ایسی ردوبدل کی ہوئی صورت میں موثر ہوگا یا کوئی اثر نہ رکھے گا، جیسی کہ صورت ہو، تاہم، ایسا کوئی ردوبدل یا کالعدمی اس قاعدے کے تحت ماقبل کیے گئے، کسی امر کے جواز کو مضرت نہ پہنچائے گی۔

-10 **ریاستی حکومت کا قواعد بنانے کا اختیار:** (1) ریاستی حکومت، سرکاری گزٹ میں اعلان نامے کے ذریعہ اس ایکٹ کی توضیعات کے عمل درآمد کے لیے قواعد بنا سکے گی۔

(2) خاص طور پر اور متذکرہ اختیارات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے قواعد کی رو سے حسب ذیل امور کی نسبت توضیع کی جا سکے گی، یعنی:۔

(الف) دفعہ 8-ب کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت ممانعت جہیز سے متعلق افسران کے ذریعے انجام دیے جانے والے اضافی کارہائے منصبی؛

(ب) وہ حدود اور شرائط جن کے تحت ممانعت جہیز سے متعلق افسر دفعہ 8-ب کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت اپنے فرائض منصبی انجام دے گا۔

(3) اس دفعہ کے تحت بنایا گیا ہر ایک قاعدہ بنائے جانے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے ریاستی اسمبلی کے روبرو رکھا جائے گا۔

نوٹ:-اس ایکٹ میں مختلف ریاستوں میں مختلف ترامیم کیے ہیں لہٰذا متعلقہ ریاستوں میں اس ایکٹ کا کسی بھی طرح استعمال کرنے والے قارئین کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ کسی بھی کارروائی میں ان ترامیم کو ملحوظ خاطر رکھیں اور اس کے مطابق کارروائی کریں۔

ممانعت جہیز (فہرست تحائف دولہا۔دلہن) قواعد، 1985

عام قانونی قاعدہ 664 (غیر معمولی)......مرکزی حکومت، ممانعت، جہیز ایکٹ، (1961 کا 28) کی دفعہ 9 کے ذریعہ عطا کیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، مندرجہ ذیل قواعد بناتی ہے؛......

-1 **مختصر نام اور نفاذ:** (1) ان قواعد کا مختصر نام ممانعت جہیز (فہرست تحائف دولہا، دلہن) قواعد، 1985 ہے۔

(2) یہ 2 اکتوبر 1985 کو نافذ ہوں گے جو ممانعت جہیز (ترمیم) ایکٹ، 1984 (1984 کا 63) کے نافذ ہونے کے لیے متعین تاریخ ہے۔

-2 **قواعد جن کے مطابق تحائف کی فہرستیں رکھی جائیں گی:** (1) شادی کے وقت جو تحائف دلہن کو دیے جاتے ہیں ان کی ایک فہرست دلہن رکھے گی۔

(2) شادی کے وقت جو تحائف دولہا کو دیے جاتے ہیں ان کی ایک فہرست دولہا رکھے گا۔

(3) ذیلی قاعدہ (1) یا ذیلی قاعدہ (2) میں صراحت کردہ تحائف کی فہرست،......

(الف) شادی کے وقت یا شادی کے بعد جتنی جلد ممکن ہو تیار کی جائے گی؛

(ب) تحریری ہوگی۔

(ج) اس میں مندرجہ ذیل چیزوں کی فہرست ہوگی......

(i) ہر تحفہ کی مختصر تفصیل؛

(ii) تحفہ کی تخمینی قیمت؛

(iii) اس شخص کا نام، جس نے تحفہ دیا ہے، اور

(iv) اگر وہ شخص جس نے تحفہ دیا ہے دلہن یا دولہا کا رشتہ دار ہے تو ایسے رشتہ داری کی تفصیل؛

(د) دولہا اور دلہن کے اس پر دستخط ہوں گے۔

تشریح-1: جہاں دلہن دستخط نہیں کر سکتی، وہاں وہ اسے فہرست پڑھ کر سنائی جانے کے بعد اور اس شخص کے، جس نے فہرست میں کیے گئے اندراجات کو اس طرح پڑھ کر سنایا ہے، اس فہرست پر دستخط حاصل کرنے کے بعد اپنے دستخط کرنے کے بدلے اپنے انگوٹھے کا نشان لگا سکے گی۔

تشریح-2: جہاں دولہا دستخط نہیں کر سکتا وہاں وہ اسے فہرست پڑھ کر سنائی جانے کے بعد اور اس شخص کے، جس نے فہرست میں کیے گئے اندراجات کو اس طرح پڑھ کر سنایا ہے، اس فہرست پر دستخط حاصل کرنے کے بعد اپنے دستخط کرنے کے بدلے اپنے انگوٹھے کا نشان لگا سکے گا۔

(4) دولہا یا دلہن، اگر ایسا چاہے تو ذیلی قاعدہ (1) یا ذیلی قاعدہ (2) میں مصرحہ فہرستوں میں سے کسی ایک پر یا دونوں پر اپنے کسی رشتے دار یا رشتہ داروں یا شادی کے وقت حاضر کسی دیگر شخص یا اشخاص کے دستخط حاصل کر سکتی ہے۔

باب-4

بعض جرائم کے ارتکاب کی بابت قیاس

قیاس (Presumption) ایک قانونی اصطلاح ہے جس کا عام قانون میں استعمال ہوتا ہے۔ قیاس دو قسم کے ہوتے ہیں ایک قیاس واقعاتی اور دوسرا قیاس قانونی۔ قانونی قیاس میں عدالت کو قانون کی تعبیر سے متعلق کوئی نتیجہ اخذ کرنے کے لیے اختیار تمیزی عطا نہیں کیا جاتا بلکہ انھیں تاکید کے طور پر یہ حکم دیا جاتا ہے کہ فلاں فلاں صورت حال میں وہ فلاں فلاں نتیجہ اخذ کریں گے۔ البتہ مخلوط قیاس یعنی قانونی وواقعاتی قیاس کی صورت میں عدالت کو حسب صورت وحسب حالات نتیجہ اخذ کرنے کا اختیار تمیزی حاصل ہے۔

● بچے کے جائز ہونے کی بابت قیاس

شہادت ایکٹ، 1872

112- شادی کے دوران بچے کی پیدائش، اس کے جائز ہونے کا قطعی ثبوت: یہ حقیقت ہے کہ اگر کسی شخص کی پیدائش اس کی ماں اور کسی مرد کے درمیان جائز طور پر کی گئی شادی کا رشتہ قائم رہنے کے دوران ہوئی ہے یا ازدواج انفساخ کے 280 دن کے

اندراور یہ کہ ماں نے اس دوران پھر سے شادی نہیں کی ہے، تو یہ اس بات کا قطعی ثبوت ہوگا کہ وہ اس شخص (مرد) کی جائز اولاد ہے۔

● شادی شدہ عورت کے ذریعہ خودکشی کی ترغیب

اور

جہیز موت کی بابت قیاس

113الف- کسی شادی شدہ عورت کے ذریعہ خودکشی کی ترغیب کی بابت قیاس: جہاں یہ مدعا زیرغور ہو کہ کسی عورت کو خودکشی کرنے کے لیے اس کے شوہر یا اس کے شوہر کے کسی رشتہ دار نے ترغیب دی تھی اور یہ کہ یہ بات واضح کردی جائے کہ اس نے اپنی شادی کی تاریخ سے 7 سال کی مدت کے دوران خودکشی کی ہے اور یہ کہ اس کے شوہر یا اس کے شوہر کے کسی رشتہ دار نے اس کے ساتھ کوئی ظالمانہ برتاؤ کیا تھا تو عدالت معاملے سے متعلق تمام حالات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے یہ قیاس کرسکتی ہے کہ ایسی خودکشی کے لیے اس کے شوہر یا اس کے شوہر کے کسی رشتہ دار نے ترغیب دی تھی۔

113ب- جہاں یہ مدعا زیرغور ہو کہ کسی شخص نے کسی عورت کی جہیز کے لیے جان لی ہے اور موت کے فوراً بعد یہ بات واضح کردی جائے کہ ایسی عورت کے ساتھ جہیز کی مانگ کے لیے یا اس سلسلے میں کسی قسم کا کوئی ظالمانہ برتاؤ کیا گیا تھا یا اسے پریشان کیا گیا تھا تو یہ قیاس کیا جائے گا کہ ایسے شخص نے جہیز موت کا ارتکاب کیا ہے۔

تشریح: اس دفعہ کے اغراض کے لیے ''جہیز موت'' کے وہی معانی ہوں گے جو اس کے مجموعہ تعزیرات بھارت (1860 کا 45) کی دفعہ 304ب میں ہیں)

باب-5

خواتین کی غیر شائستہ شبیہ پیش کرنے سے متعلق قانون

یہ قانون ایسے اشتہارات، اشاعتوں، تحریروں، پینٹنگوں، تصویروں اور دیگر ایسی باتوں پر پابندی عائد کرنے کے لیے بنایا گیا ہے جن میں عورت کی غیر شائستہ شبیہ پیش کی گئی ہو۔

خواتین کی غیر شائستہ شبیہ (ممانعت) ایکٹ، 1986

(The Indecent Representation of Women (Prohibition) Act)

(ایکٹ نمبر 60 بابت 1986)

کچھ اہم دفعات

3- کوئی بھی شخص کوئی بھی ایسا اشتہار نہ تو شائع کرے گا نہ کروائے گا، نہ اس کی اشاعت یا نمائش کا انتظام کرے گا، نہ اس میں حصہ لے گا جس میں عورت کی کسی بھی طرح غیر شائستہ شبیہ پیش کی گئی ہے۔

4- کوئی بھی شخص کوئی بھی ایسی کتاب، پمفلٹ، پیپر، سلائڈ، فلم، تحریر، ڈرائنگ، پینٹنگ، فوٹوگراف، شبیہ یا تصویر جس میں کسی عورت کی کسی بھی شکل میں غیر شائستہ شبیہ پیش کی گئی ہو، نہ تو پروڈیوس کرے گا، نہ کروائے گا، نہ فروخت کرے گا، نہ کرائے پر دے گا، نہ تقسیم کرے گا، نہ سب جگہ بھیجے گا اور نہ ہی ڈاک کے ذریعے اسے ارسال کرے گا۔

(اس دفعہ میں اس قسم کے مواد کو اس دفعہ سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے جیسے ان کا مفاد عامہ و مذہبی اغراض کے لیے استعمال یا آثار قدیمہ، مندروں وغیرہ میں انھیں رکھا جانا یا ان کا مختلف مقامات پر یا مورتیوں کی شکل میں کندہ ہونا وغیرہ)۔

6- کوئی بھی شخص جو دفعہ 3 یا دفعہ 4 کی توضیعات کی خلاف ورزی کرے گا اسے پہلی مرتبہ خلاف ورزی کرنے پر کسی بھی طرح کی 2 سال تک کی قید کی سزا دی جائے گی اور ساتھ میں 2 ہزار روپے تک کا جرمانہ کیا جائے گا اور اگر وہ دوبارہ یا بار بار اسی جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو اسے کم از کم 6 ماہ کی قید جو بڑھا کر 5 سال کی جاسکتی ہے اور ساتھ میں کم از کم 10 ہزار روپے جرمانہ جسے بڑھا کر 10 لاکھ روپے تک کیا جاسکتا ہے، کی سزا دی جاسکتی ہے۔

باب-6

عصمت فروشی اور عصمت فروشی کے اڈے چلانے اور فاسقانہ بیوپار سے متعلق قانون

یہ قانون فاسقانہ بیوپار کے انسداد کے لیے 9 مئی 1950 کو نیویارک میں ہونے والی بین الاقوامی کنونشن میں لیے گئے فیصلوں کی روشنی میں وضع کیا گیا ہے۔ اس قانون کا مقصد عصمت فروشی، عصمت فروشی کے اڈے چلانا اور اسی طرح کے فاسقانہ بیوپار پر پابندی لگانا ہے۔

فاسقانہ بیوپار (انسداد) ایکٹ، 1956

(The Immoral Traffic (Prevention) Act)

(ایکٹ نمبر 104 بابت 1956)

کچھ اہم دفعات

-3 کوئی بھی شخص جو عصمت فروشی کا اڈہ چلاتا ہے یا اس کا انتظام کرتا ہے یا اس کے انتظام وانصرام کے لیے کوئی کام کرتا ہے یا کوئی امداد بہم پہنچاتا ہے تو اسے پہلی مرتبہ ایسا جرم

کرنے کے لیے کم از کم ایک سال کی اور زیادہ سے زیادہ 3 سال کی قید با مشقت اور ساتھ میں 2 ہزار روپے تک کے جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے اور دوسری بار یا بار بار ایسا کرنے پر کم سے کم 2 سال اور زیادہ سے زیادہ 5 سال تک کی قید با مشقت کی اور ساتھ میں 2 ہزار روپے تک کے جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے۔

(اس کے علاوہ کرایہ دار، پٹے دار، مکان مالک یا دیگر کسی ایسے شخص کو بھی جس کے قبضے میں وہ مقام یا جگہ اس وقت ہو جان بوجھ کر اس جگہ کا اس مقصد کے لیے استعمال کرے یا کروائے تو اسے بھی پہلی مرتبہ ارتکاب جرم کے لیے 2 سال تک کی قید اور 2 ہزار روپے تک کے جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے لیکن دوسری بار یا بار بار ایسا کرنے پر یہ سزا جرمانے کے ساتھ ساتھ بڑھا کر 5 سال کی جا سکتی ہے)۔

5- اگر کوئی شخص جو۔۔۔

(الف) کسی شخص کو اس کی مرضی سے یا اس کی مرضی کے بغیر عصمت فروشی کے لیے آمادہ کرتا ہے یا ایسا کرنے کا اقدام کرتا ہے؛ یا

(ب) کسی شخص کو بہلا پھسلا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ اس نیت سے لے جاتا ہے کہ وہ اس کا عصمت فروشی کے لیے استعمال کرے گا اور اسے کسی عصمت فروشی کے اڈے میں رکھے گا؛ یا

(ج) کسی شخص کو ایک جگہ سے دوسری جگہ عصمت فروشی کے لیے لے جاتا ہے یا لے جانے کا اقدام کرتا ہے یا ایسا کرواتا ہے؛ یا

(د) عصمت فروشی کرواتا ہے یا اس کے لیے بہلاتا پھسلاتا ہے؛

تو اسے کم از کم 3 سال کی اور زیادہ سے زیادہ 7 سال کی قید با مشقت اور ساتھ میں 2 ہزار روپے تک کے جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے اور اگر اس ذیلی دفعہ کے تحت کوئی جرم کسی شخص کی مرضی کے خلاف کیا جاتا ہے تو سزا کو بڑھا کر 7 سال سے 14 سال کیا جا سکتا ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جس کی نسبت اس ذیلی دفعہ کے تحت کسی جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے،

(i) بچہ ہے تو اس ذیلی دفعہ کے تحت سزا کو بڑھا کر کم از کم 7 سال اور زیادہ سے زیادہ عمر قید کی سزا کیا جا سکتا ہے؛ اور

(ii) نابالغ ہے تو اس ذیلی دفعہ کے تحت سزا کو بڑھا کر کم از کم 7 سال اور زیادہ سے زیادہ 14 سال کی قید با مشقت کیا جا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ دفعہ 7 میں عام مقامات پر عصمت فروشی کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس کا نفس موضوع درج ذیل ہے:

-7 جو کوئی عصمت فروشی کا بیوپار ذیلی دفعہ (3) کے تحت نوٹیفائی کیے گئے علاقے یا علاقوں کی حدود میں کرتا ہے یا کسی عبادت گاہ، تعلیمی ادارے، ہوٹل، اسپتال، نرسنگ ہوم یا کسی ایسے دیگر مقام سے، جس کی قانون کے تحت صراحت کی جائے، 200 کلومیٹر کے اندر کرتا ہے تو اسے 3 مہینے تک کی سزا دی جا سکتی ہے لیکن اگر یہی جرم کسی بچے یا نابالغ کی نسبت کیا جاتا ہے تو اس کے لیے کسی بھی طرح کی کم از کم 7 سال کی سزا اور زیادہ سے زیادہ عمر قید کی سزا یا 10 سال تک کی سزا دی جا سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

-8 اس دفعہ کے مطابق اگر کوئی شخص کسی عام جگہ پر (کسی بلڈنگ یا مکان کی کھڑکی یا بالکونی میں بیٹھ کر یا کسی دیگر طریقے سے) اشارے، کنایے یا اسی طرح کی کسی دیگر حرکت کے ذریعے کسی کو عصمت فروشی کے لیے بہلاتا پھسلاتا ہے یا اس کے لیے اس کو آمادہ کرتا ہے یا عصمت فروشی کے لیے عام شائستگی کو زک پہنچاتا ہے تو اسے 6 مہینے تک کی سزا دی جا سکتی ہے یا ساتھ میں 500 روپے تک کا جرمانہ کیا جا سکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں اور دوبارہ یا بار بار ایسا کرنے کی صورت میں سزا بڑھا کر ایک سال اور جرمانہ 500 روپے کیا جا سکتا ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ جہاں اس دفعہ کے تحت کوئی جرم اگر کسی مرد کے ذریعے کیا جاتا ہے تو اسے کم سے کم 7 دن کی اور زیادہ سے زیادہ 3 مہینے کی سزا دی جا سکتی ہے۔

باب-7

خاتمۂ حمل سے متعلق قانون

ہماری پارلیمنٹ نے یہ قانون طبی خاتمۂ حمل سے متعلق امور کی ضابطہ بندی اور رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹشنروں کو اس عمل کی اجازت دینے کے لیے بنایا ہے۔

طبی خاتمۂ حمل ایکٹ، 1971

(The Medical Termination of Pregnancy Act)

(ایکٹ نمبر 34 بابت 1971)

کچھ اہم دفعات

3- اس دفعہ کے مطابق (1) مجموعہ تعزیرات بھارت (1860 کا 45) میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی کسی بھی رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹشنر کو اس مجموعے کے تحت یا نافذ الوقت کسی دیگر قانون کے تحت کسی جرم کا قصوروار نہیں ٹھہرایا جائے گا، اگر خاتمۂ حمل اس ایکٹ کی توضیعات کے مطابق کیا گیا ہے۔

(2) ذیلی دفعہ (4) کی توضیعات کے مطابق، کوئی بھی رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹشنر ان صورتوں

میں خاتمۂ حمل کرسکتا ہے—

(الف) جب حمل 12 ہفتے سے زیادہ کا نہ ہو، اگر ایسے میڈیکل پریکٹشنر کی نیک نیتی پر مبنی یہ رائے ہو کہ حمل کے جاری رکھنے سے حاملہ عورت کی جان جانے یا اس کی جسمانی یا ذہنی صحت کو شدید مضرت پہنچنے کا خطرہ ہے یا پیدا ہونے والے بچے کو اس بات کا شدید خطرہ ہے کہ وہ جسمانی یا ذہنی بے اعتدالی میں مبتلا ہو کر شدید معذوری کا شکار ہو جائے گا۔

(ب) جہاں حمل 12 ہفتوں سے زیادہ کا ہو لیکن 20 ہفتوں سے زیادہ کا نہ ہو، اگر کم از کم 2 میڈیکل پریکٹشنروں کی نیک نیتی پر مبنی یہ رائے ہو کہ حمل کے جاری رکھنے سے حاملہ عورت کی جان جانے یا اس کی جسمانی یا ذہنی صحت کو شدید مضرت پہنچنے کا خطرہ ہے یا پیدا ہونے والے بچے کو اس بات کا شدید خطرہ ہے کہ وہ جسمانی یا ذہنی بے اعتدالی میں مبتلا ہو کر شدید معذوری کا شکار ہو جائے گا۔

تشریح-1: جب حمل زنا بالجبر کے سبب ٹھہرا ہو تو یہ قیاس کیا جائے گا کہ اس سے حاملہ کی ذہنی صحت کو شدید مضرت پہنچے گی۔

تشریح-2: بچوں کی تعداد کو محدود کرنے کے لیے استعمال کیے گئے کسی آلے یا طریقۂ کار کے ناکام ہو جانے کے سبب حمل ٹھہرنے کی صورت میں یہ قیاس کیا جائے گا کہ اس سے حاملہ کی ذہنی صحت کو شدید مضرت پہنچے گی۔

(3) اس بات کا تعین کرنے کے لیے کہ ذیلی دفعہ (2) کی روشنی میں اسقاط حمل نہ کرنے کی صورت میں حاملہ کی صحت کو مضرت پہنچنے کا امکان ہے حاملہ کی حقیقی صورت حال اور اس کے چہار طرفہ ماحول کو ملحوظ خاطر رکھا جانا چاہیے۔

(4) (الف) کسی بھی 18 سال سے کم عمر کی عورت یا 18 سال سے زیادہ کی عورت کا، جو دماغی اعتبار سے معذور ہو، تب تک خاتمۂ حمل نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس کے ولی سے تحریری طور پر ایسا کرنے کی رضامندی حاصل نہ کرلی جائے۔

(ب) فقرہ (الف) میں کی گئی توضیع کے ماسوائے، خاتمۂ حمل تب تک نہیں کیا جائے گا جب تک کہ حاملہ عورت اس کے لیے اپنی رضامندی ظاہر نہ کردے۔

4- اس دفعہ کے مطابق خاتمۂ حمل سرکار کے ذریعے قائم کیے گئے یا چلائے جانے والے یا دیگر کسی ایسے مقام پر کیا جائے گا جس کی حکومت صراحت کرے گی۔

باب-8

دوران حمل تشخیص جنس سے متعلق قانون

ہماری پارلیمنٹ نے یہ قانون ہمارے ملک کی آبادی میں مرد وزن کے تناسب میں توازن برقرار رکھنے اور لڑکیوں کے پیدائش سے قبل ہی اسقاط حمل کے ذریعے ماردینے جیسی سماجی برائی کو روکنے کے لیے بنایا ہے۔

دوران حمل تشخیص جنس کی تکنیک

(ضابطہ بندی اور انسداد استعمال بیجا) ایکٹ، 1994

(The Pre-Natal Diagnostic Techniques (Regulation and Prevention of Misuse) Act)

(ایکٹ نمبر 57 بابت 1994)

کچھ اہم دفعات

6- اس دفعہ کے مطابق کوئی بھی جینیٹک کونسلنگ سینٹر یا جینیٹک لیبوریٹری یا جینیٹک کلینک قبل از پیدائش جنس کی تشخیص کے لیے کسی تکنیک جس میں الٹراسونوگرافی بھی شامل ہے کا نہ تو

استعمال کرے گا اور نہ کرائے گا۔

اس کے علاوہ کسی بھی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں ہوگی کہ وہ اس قسم کا عمل کرے یا کرائے۔

-22 کسی بھی شخص، تنظیم، جینیٹک کونسلنگ سینٹر یا جینیٹک لیبو ریٹری یا جینیٹک کلینک کو اس بات کی اجازت نہیں ہوگی کہ وہ قبل از پیدائش جنس کی تشخیص اپنے ادارے میں ہونے کی بابت کسی بھی طرح کا اشتہار دے یا تشہیر کرے۔ جو کوئی بھی ایسا کرے گا اسے 3 سال تک کی قید کی سزا دی جا سکتی ہے اور اس پر 10 ہزار روپے تک کا جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔

باب-9

قومی خواتین کمیشن کا قیام

خواتین کے ساتھ ہونے والی مختلف زیادتیوں کو روکنے کے لیے ضروری اقدامات کرنے، موجودہ قوانین کا جائزہ لینے اور قوانین میں ترمیم کرنے یا نئے قوانین کی تجویز پیش کرنے جیسے امور کے لیے قومی کمیشن برائے خواتین ایکٹ، 1990 کے تحت یہ کمیشن بنایا گیا ہے۔ یہ ایک فعال کمیشن ہے اور اپنی تشکیل سے تا ہنوز اپنے میدان میں سرگرم عمل رہا ہے۔ حال ہی میں مرکزی حکومت نے اس کمیشن کو سول عدالت کا درجہ دینے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ اس ایکٹ کا مکمل متن درج ذیل ہے:

قومی خواتین کمیشن ایکٹ، 1990

(The National Commission for Women Act)

1990 کا ایکٹ نمبر 20

ایکٹ تاکہ خواتین کے لیے قومی کمیشن مرتب کیا جائے اور اس سے متعلق یا ضمنی امور کی نسبت توضیع کی جائے۔

پارلیمنٹ جمہوریہ بھارت کے اکتالیسویں سال میں حسب ذیل قانون وضع کرتی ہے۔

باب-1
ابتدائیہ

1- مختصر نام وسعت اور نفاذ۔ (1) اس ایکٹ کا مختصر نام قومی خواتین کمیشن ایکٹ 1990 ہے۔

(2) ماسوائے ریاست جموں وکشمیر کے اس کا اطلاق پورے بھارت پر ہوگا۔

(3) یہ اس تاریخ سے نافذ ہوگا جو مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں اعلان نامے کے ذریعہ مقرر کرے۔

2- تعریفات۔ اس ایکٹ میں تاوقتیکہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو:۔

(الف) ''کمیشن'' سے مراد ہے دفعہ 3 کے تحت تشکیل دیا گیا قومی کمیشن برائے خواتین؛

(ب) ''رکن'' سے مراد ہے کمیشن کا رکن اور اس میں رکن سکریٹری بھی شامل ہے۔

(ج) ''مقررہ'' سے مراد ہے اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد سے مقررہ۔

باب - 2
قومی خواتین کمیشن

3- قومی خواتین کمیشن کی تشکیل۔ (1) مرکزی حکومت ایک جماعت تشکیل دے گی جسے قومی خواتین کمیشن کہا جائے گا جو ایسے اختیارات کا استعمال کرے گا اور ایسے کارہائے منصبی انجام دے گا جو اسے اس ایکٹ کے تحت تفویض اور سپرد کیے گئے ہوں۔

(2) کمیشن مندرجہ ذیل اشخاص پر مشتمل ہوگا۔

(الف) ایک چیئر پرسن جو خواتین کے مفادات کا پابند ہوگا جسے مرکزی حکومت نامزد کرے؛

(ب) پانچ اراکین جنھیں مرکزی حکومت قابلیت، دیانت اور باحیثیت والے ایسے اشخاص میں سے نامزد کرے جنھیں قانون یا قانون سازی، مزدوروں کی انجمن سازی، ایسی صنعت

یا تنظیم یا تنظیم کی انتظامیہ جو خواتین کی ملازمتی صلاحیت بڑھانے کی پابند ہو، خواتین کی رضا کارانہ تنظیموں، (جس میں خواتین سرگرم اراکین شامل ہیں) انتظامیہ، اقتصادی ترقی، صحت، تعلیم یا سماجی بہبود کا تجربہ حاصل رہا ہو۔

لیکن ہر ایک میں سے کم از کم ایک رکن ان اشخاص میں سے ہوگا جن کا تعلق بالترتیب درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں سے ہو،

(ج) ایک رکن سکریٹری جسے مرکزی حکومت نامزد کرے، جو . . .

(i) انتظام، تنظیمی ڈھانچے یا سماجیاتی تحریک کے میدان میں ماہر ہو؛ یا

(ii) کوئی افسر جو یونین یا آل انڈیا سروس کی سول سروس کا رکن ہو یا یونین کے تحت مناسب تجربے کے ساتھ سول سروس کا عہدہ رکھتا ہو۔

4۔ چیر پرسن اور اراکین کی معیاد عہدہ اور شرائط ملازمت۔ (1) چیر پرسن اور ہر ایک رکن، زیادہ سے زیادہ تین سال کی ایسی مدت کے لیے عہدہ دار رہے گا جس کی مرکزی حکومت اس بارے میں صراحت کرے۔

(2) چیر پرسن یا رکن (رکن سکریٹری کے سوا جو یونین کے سول سروس یا آل انڈیا سروس کا رکن ہو یا یونین کے تحت سول عہدے دار ہو) کسی بھی وقت چیر پرسن یا جیسی بھی صورت ہو، رکن کے عہدے سے تحریری طور پر اور مرکزی حکومت کے نام اپنا استعفیٰ بھیج سکتا ہے۔

(3) مرکزی حکومت کسی شخص کو ضمن (2) میں محولہ چیر پرسن یا رکن کے عہدے سے ہٹائے گی، اگر وہ شخص۔

(الف) جو بے ادا دیوالیہ ہو جائے؛

(ب) کسی ایسے جرم کا مجرم قرار دیا جائے اور اسے قید کی سزا دی گئی ہو، جس میں مرکزی حکومت کی رائے میں اخلاقی بدچلنی شامل ہو،

(ج) جو مخبوط الحواس ہو جائے اور اسے کسی عدالت مجاز نے ایسا قرار دیا ہو،

(د) جو فعل کرنے سے انکار کرے یا فعل کرنے کے قابل نہ رہے،

(ہ) کمیشن سے غیر حاضری کی اجازت حاصل کیے بغیر، کمیشن کے تین مسلسل اجلاسوں سے غیر حاضر رہے، یا

(و) مرکزی حکومت کی رائے میں چیر پرسن یا رکن کے عہدے کا اس نے ناجائز استعمال کیا ہو جس سے اس شخص کا اس عہدہ پر رہنا مفاد عامہ کے لیے نقصان دہ ہو:

لیکن کسی بھی شخص کو اس فقرے کے تحت اس وقت تک نہیں ہٹایا جائے گا جب تک کہ اس شخص کو اس امر کے سنے جانے کا معقول موقع نہ دیا گیا ہو۔

(4) ضمن (2) کے تحت یا دیگر طور پر خالی واقع ہونے والی اسامی نئی نامزدگی سے پر کی جائے گی۔

(5) چیر پرسن اور اراکین کو واجب الادا مشاہرے اور الاؤنس اور ان کی دیگر شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جو مقرر کی جائیں۔

5- کمیشن کے افسران اور دیگر ملازمین۔ (1) مرکزی حکومت کمیشن کو ایسے افسران اور ملازمین مہیا کرے گی جو اس ایکٹ کے تحت کمیشن کے کارہائے منصبی کی بہتر انجام دہی کے لیے ضروری ہوں۔ (2) کمیشن کی غرض کے لیے مقرر کیے گئے افسران اور دیگر ملازمین کو واجب الادا مشاہرے اور الاؤنس اور ان کی دیگر شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جو مقرر کی جائیں۔

6- مشاہرے اور الاؤنس گرانٹوں میں سے ادا کئے جائیں گے۔ چیر پرسن اور اراکین کو واجب الادا مشاہرے اور الاؤنس اور انتظامی اخراجات جس میں دفعہ 5 میں محولہ افسران اور دیگر ملازمین کو واجب الادا مشاہرے الاؤنس اور پنشن شامل ہیں، دفعہ 11 کے ضمن (1) میں محولہ گرانٹوں میں سے ادا کیے جائیں گے۔

7- خالی اسامی وغیرہ سے کمیشن کی کارروائی ناجائز قرار نہیں دی جائے گی۔ کمیشن کے کسی فعل یا کارروائی پر صرف اس بنا پر اعتراض نہیں کیا جائے گا یا اسے ناجائز قرار نہیں دیا جائے گا کہ اس میں کوئی اسامی خالی ہے یا کمیشن کی تشکیل میں کوئی نقص موجود ہے۔

8- کمیشن کی کمیٹیاں (1) کمیشن ایسی کمیٹیاں مقرر کر سکتا ہے جو ایسے خصوصی امور نپٹانے کے

لیے ضروری ہوں جنھیں کمیشن وقتاً فوقتاً ہاتھ میں لے۔

(2) کمیشن کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ ضمن (1) کے تحت مقررہ کسی کمیٹی کے اراکین کے طور پر ایسے اشخاص کی ایسی تعداد کو شریک کرنے، جو کمیشن کے رکن نہ ہوں، جنھیں وہ ٹھیک سمجھے، اور ایسے شریک کیے گئے اشخاص کو کمیٹی کے اجلاسوں میں شرکت کرنے اور اس کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق حاصل ہوگا لیکن انھیں رائے دہی کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

(3) اس طرح شریک کیے گئے اشخاص کمیٹی کے اجلاسوں میں شرکت کے لیے ایسے الاؤنس پانے کے حقدار ہوں گے جو مقرر کیے جائیں۔

9- کمیشن اپنے ضابطوں کو منضبط کرے گا ۔(1) کمیشن یا اس کی کسی کمیٹی کا اجلاس اس وقت ہوگا جب ضروری ہو اور ایسے وقت اور ایسی جگہ پر ہوگا جسے چیر پرسن ٹھیک سمجھے۔

(2) کمیشن اپنے اور اپنی کمیٹیوں کے ضابطے کو منضبط کرے گا۔

(3) کمیشن کے تمام احکام اور فیصلوں کی توثیق رکن سکریٹری یا اس بارے میں رکن سکریٹری کا باضابطہ مجاز کیا گیا کمیشن کا کوئی دیگر افسر کرے گا۔

باب-3
کمیشن کے کارہائے منصبی

10- کمیشن کے کارہائے منصبی ۔(1) کمیشن مندرجہ ذیل تمام کارہائے منصبی یا ان میں سے کوئی کار منصبی انجام دے گا؛ یعنی......

(الف) آئین اور دیگر قوانین کے تحت خواتین کے لیے وضع کیے گئے تحفظات کی نسبت تمام امور کی چھان بین اور جانچ پڑتال کرنا،

(ب) مرکزی حکومت کو ان تحفظات کے عمل پر رپورٹیں سالانہ اور ایسے دیگر اوقات پر جنھیں کمیشن مناسب سمجھے، پیش کرنا،

(ج) ایسی رپورٹوں میں یونین یا کسی ریاستی حکومت سے خواتین کے حالات کی بہتری

کے لیے ان تحفظات کی موثر عمل آوری کی سفارشات کرنا،

(د) وقتاً فوقتاً خواتین کی نسبت آئین اور دیگر قوانین کی موجودہ توضیعات کا جائزہ لینا اور ان میں ترمیمات کی سفارشات کرنا تا کہ ایسے قوانین میں کسی نقائص، کمیوں یا خامیوں کو پورا کرنے کے لیے انسدادی قانون سازی کے اقدام تجویز کرنا،

(ہ) خواتین کی نسبت آئین اور دیگر قوانین کی توضیعات کی خلاف ورزی کے معاملات متعلقہ حکام کے ساتھ اٹھانا،

(و) مندرجہ ذیل امور کی نسبت شکایات کی چھان بین کرنا اور ان پر از خود توجہ دینا۔

(i) خواتین کو حقوق سے محروم رکھنا،

(ii) خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے وضع کیے گئے قوانین اور مساوات اور ترقی کے مقصد کے حصول کی عدم عمل آوری،

(iii) حکمت عملی کے ایسے فیصلوں، رہنما اصولوں یا ہدایات کی عدم تعمیل جن کا مقصد مشکلات کو کم کرنا اور بہبودی کو یقینی بنانا نیز خواتین کو امداد فراہم کرنا ہے اور ایسے امور سے پیدا ہونے والے مسائل کو متعلقہ حکام کے ساتھ اٹھانا،

(ز) خواتین کے خلاف عدم مساوات اور زیادتیوں سے پیدا ہونے والے مخصوص مسائل یا صورت حال کا خصوصی مطالعہ یا تحقیقات کروانا اور بندشوں کی نشاندہی کرنا تا کہ ان کو دور کرنے کی تدابیر کی سفارش کی جائے؛

(ح) ترقیاتی و تعلیمی تحقیق ہاتھ میں لینا تا کہ تمام امور میں خواتین کی مناسب نمائندگی کو یقینی بنانے کے طریقے تجویز کیے جا سکیں اور ان کی ترقی کو روکنے کے ذمہ دار عناصر کی نشاندہی کرنا مثلاً مکان اور بنیادی خدمات تک رسائی نہ ہونا، بے جا مشقت اور پیشہ ورانہ مضمرات صحت کو کم کرنے اور ان کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کے لیے ناکافی امدادی خدمات اور تکنیکی علم،

(ط) خواتین کو سماجی و اقتصادی ترقی کے منصوبہ جاتی عمل میں شرکت کرنا اور مشورہ دینا،

(ی) یونین اور کسی ریاست کے تحت خواتین کی ترقی کی پیش رفت کا اندازہ کرنا،

(ک) کسی جیل ریمانڈ ہوم، خواتین کے ادارے یا تحویل کی ایسی دیگر جگہ کا، جہاں خواتین کو بحیثیت قیدی یا دیگر طور پر رکھا جائے، معائنہ کرنا یا کروانا اور اگر ضروری پایا جائے تو متعلقہ حکام کے ساتھ انسدادی کارروائی کا معاملہ اٹھانا،

(ل) ایسی مقدمہ بازی کے لیے رقوم فراہم کرنا جس میں ایسے مسائل شامل ہوں جن سے خواتین کی ایک بڑی جماعت متاثر ہوئی ہو؛

(م) حکومت کو خواتین کی نسبت کسی امر اور خاص طور پر بعض ایسی مشکلات کی میعادی رپورٹیں دینا جن کے تحت خواتین پریشان ہوں،

(ن) کوئی ایسا دیگر امر جس کی نسبت مرکزی حکومت اس سے رجوع کرے۔

(2) مرکزی حکومت ضمن (1) کے فقرہ (ب) میں محولہ تمام رپورٹیں ایک ایسی یادداشت کے ساتھ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں رکھوائے گی جس میں یونین کی نسبت سفارشات پر کی گئی یا مجوزہ کارروائی کی وضاحت اور ایسی سفارشات میں سے کسی سفارش کی، اگر کوئی ہو، عدم منظوری کی وجوہات درج ہوگی۔

(3) جب ایسی کوئی رپورٹ یا اس کا کوئی حصہ کسی ایسے امر کی نسبت ہو جس سے کسی ریاستی حکومت کا تعلق ہو، تو کمیشن ایسی رپورٹ یا اس کے حصے کی نقل اس ریاستی حکومت کو بھیجے گا جو اسے ایک ایسی یادداشت کے ساتھ ریاستی قانون سازیہ میں رکھوائے گی جس میں ریاست کی نسبت سفارشات پر کی گئی یا مجوزہ کارروائی کی وضاحت اور ایسی سفارشات میں سے کسی سفارش کی، اگر کوئی ہو، عدم منظوری کی وجوہات درج ہوں گی۔

(4) کمیشن کو ضمن (1) کے فقرہ (الف) یا فقرہ (و) کے ذیلی فقرہ (1) میں محولہ کسی امر کی چھان بین کرتے وقت دعوے کی سماعت کرنے والی دیوانی عدالت کے اور خاص طور پر مندرجہ ذیل امور کی نسبت تمام اختیارات حاصل ہوں گے یعنی:-

(الف) بھارت کے کسی حصے سے کسی شخص کو طلب کرنا اور حاضر کروانا اور حلف پر اس کا بیان لینا،

(ب) کسی دستاویز کے انکشاف اور اسے پیش کرنے کا حکم دینا،

(ج) بیانات حلفی پر شہادت لینا،

(د) کسی عدالت یا دفتر سے کوئی سرکاری ریکارڈ یا اس کی نقل طلب کرنا،

(ہ) گواہوں کے بیان لینے اور دستاویزات کا معائنہ کرنے کے لیے کمیشن جاری کرنا، اور

(و) کوئی دیگر امر جو مقرر کیا جائے۔

باب-4

مالیات، حسابات اور آڈٹ

11- مرکزی حکومت کی گرانٹس۔ (1) مرکزی حکومت اس بارے میں قانون کی رو سے پارلیمنٹ سے کی گئی مناسب تخصیص کے بعد کمیشن کو گرانٹوں کے طور پر زرنقد کی ایسی رقوم ادا کرے گی جنھیں مرکزی حکومت اس ایکٹ کی اغراض کے لیے استعمال میں لانے کی خاطر ٹھیک سمجھے۔

(2) کمیشن ایسی رقوم خرچ کر سکے گا جنھیں وہ اس ایکٹ کے تحت کارہائے منصبی کی انجام دہی کے لیے ٹھیک سمجھے اور ایسی رقوم ضمن (1) میں محولہ گرانٹوں میں سے واجب الادا اخراجات متصور ہوں گی۔

12- حسابات اور آڈٹ۔ (1) کمیشن مناسب حسابات اور دیگر متعلقہ ریکارڈ رکھے گا اور ایسے فارم کے مطابق حسابات کا سالانہ گوشوارہ مرتب کرے گا جو مرکزی حکومت بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے مشورے سے مقرر کرے۔

(2) کمیشن کے حسابات کا آڈٹ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل ایسے وقفوں سے کرے گا جن کی وہ صراحت کرے اور ایسے آڈٹ کے سلسلے میں کیے گئے کوئی اخراجات کمیشن سے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کو واجب الادا ہوں گے۔

(3) کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل اور اس ایکٹ کے تحت کمیشن کے حسابات کے آڈٹ کے متعلق اس کے مقرر کیے گئے کسی شخص کو ایسے آڈٹ کے سلسلے میں وہی حقوق، مراعات اور اختیارات حاصل ہوں گے جو کہ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کو سرکاری حسابات کے آڈٹ کے سلسلے میں عام طور پر حاصل ہوتے ہیں اور، خاص طور پر اسے کھاتوں، حسابات،

متعلقہ واؤچر اور دیگر دستاویزات اور کاغذات طلب کرنے اور کمیشن کے دفاتر میں سے کسی دفتر کا معائنہ کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

(4) کمیشن کے حسابات، جو کمپٹرولر جنرل یا اس بارے میں اس کے مقررہ کسی دیگر شخص کے مصدقہ ہوں، ان پر آڈٹ رپورٹ کے ہمراہ، کمیشن سے سالانہ مرکزی حکومت کو بھیجے جائیں گے۔

13- **سالانہ رپورٹ:** کمیشن ہر مالیاتی سال کے لیے ایسے فارم کے مطابق اور ایسے وقت پر، جو مقرر کیا جائے، اپنی سالانہ رپورٹ مرتب کرے گا، جس میں گزشتہ مالیاتی سال کے دوران اس کی سرگرمیوں کی مکمل تفصیل درج ہوگی اور اس کی ایک نقل مرکزی حکومت کو بھیجے گا۔

14- **سالانہ رپورٹ اور آڈٹ رپورٹ پارلیمنٹ کے روبرو پیش کی جائے گی:** مرکزی حکومت سالانہ رپورٹ، اس میں درج ایسی سفارشات پر کی گئی کارروائی کی یادداشت، جہاں تک وہ مرکزی حکومت کی نسبت ہو، اور ایسی سفارشات میں سے کسی سفارش کی، اگر کوئی ہو، عدم منظوری کی وجوہات کے ہمراہ اور آڈٹ رپورٹ، کے رپورٹوں کی وصولی کے بعد، جتنی جلد ہو سکے۔ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گی۔

باب-5

متفرق

15- **کمیشن کا چیرپرسن، اراکین اور عملہ سرکاری ملازمین ہوں گے:** کمیشن کا چیرپرسن، اراکین اور دیگر ملازمین بھارتی مجموعہ تعزیرات کی دفعہ 21 کے معنوں میں سرکاری ملازمین متصور ہوں گے۔

16- **مرکزی حکومت کمیشن سے مشورہ کرے گی:** مرکزی حکومت حکمت عملی کے ایسے تمام اہم امور پر کمیشن سے مشورہ کرے گی جن سے خواتین متاثر ہوتی ہوں۔

17- **قواعد بنانے کا اختیار:** (1) مرکزی حکومت، سرکاری گزٹ میں اعلان نامے کے ذریعے اس ایکٹ کی توضیحات کے عمل درآمد کے لیے قواعد بنا سکے گی۔

(2) خاص طور پر اور متذکرہ اختیار کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، ایسے قواعد سے مندرجہ

ذیل تمام امور یا ان میں سے کسی امر کی توضیع ہو سکے گی، یعنی:

(الف) دفعہ 54 ضمن (5) کے تحت چیر پرسن اور اراکین اور دفعہ 5 کے ضمن (2) کے تحت افسران اور دیگر ملازمین کو واجب الادا مشاہرے اور الاؤنس اور ان کی دیگر شرائط ملازمت؛

(ب) دفعہ 8 کے ضمن (3) کے تحت شریک کیے گئے اشخاص کی کمیٹی کے اجلاسوں میں حاضری کے لیے الاؤنس؛

(ج) دفعہ 10 کے ضمن (4) کے فقرہ (و) کے تحت دیگر امور؛

(د) ایسا فارم جس کے مطابق دفعہ 12 کے ضمن (1) کے تحت حسابات کا سالانہ گوشوارہ رکھا جائے گا؛

(ہ) ایسا فارم جس کے مطابق؛ اور ایسا وقت جس پر، دفعہ 13 کے تحت سالانہ رپورٹ مرتب کی جائے گی؛

(و) کوئی دیگر امر جو مقرر کیا جانا مطلوب ہو، یا مقرر کیا جائے۔

(3) اس ایکٹ کے تحت بنایا گیا ہر ایک قاعدہ اس کے بنائے جانے کے بعد جتنی جلد ہو سکے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں جبکہ اس کا اجلاس ہو رہا ہو، تیس 30 دنوں کی ایسی مجموعی مدت کے لیے رکھا جائے گا جو ایک اجلاس یا دو یا زائد یکے بعد دیگرے اجلاسوں پر مشتمل ہو اور اگر فوری بعد والے اجلاس یا متذکرہ بالا یکے بعد دیگرے اجلاسوں کے منقضی ہونے سے پہلے دونوں ایوان قاعدے میں کوئی ترمیم کرنے پر متفق ہو جائیں یا دونوں ایوان متفق ہوں کہ قاعدہ نہیں بنانا چاہیے تو اس کے بعد قاعدہ صرف ایسی ترمیم شدہ صورت میں مؤثر ہوگا یا کوئی اثر نہ رکھے گا، جیسی کہ صورت ہو، تاہم ایسی کوئی ترمیم یا کالعدمی اس قاعدے کے تحت ماقبل کیے گئے کسی امر کے جواز کو مضرت نہیں پہنچائے گی۔

باب-10

خواتین کو جائے ملازمت میں جنسی ایذادہی سے محفوظ رکھنے کے لیے قانون

Protection of Women Against Sexual Harassment at Workplace Act, 2013

جنسی ایذادہی یا ناروا جنسی سلوک خواتین کے بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔
خواتین کو بھی آئین کی دفعہ 21 کے تحت باعزت زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے۔ اس کے علاوہ جنسی ایذادہی سے انھیں آئین کی دفعہ 14 اور 15 کے تحت حاصل حق مساوات کی بھی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اقوام متحدہ میں منظور شدہ CEDAW میں بھی خواتین کے ساتھ ہر طرح کا امتیاز برتنے اور انھیں ہر طرح کا تحفظ فراہم کرنے کے لیے قانون بنانے کی بات کہی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہماری سپریم کورٹ نے بھی بہت سے معاملات میں بشمول وشاکھا والا معاملہ جنسی امتیاز کو بنیادی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ ان ہی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے

ہماری حکومت جائے ملازمت میں جنسی ایذا دہی کے خلاف خواتین کا تحفظ کے عنوان سے موسوم قانون بنایا ہے۔

اس قانون کے مطابق جنسی ایذا دہی میں ناشائستہ جنسی پیش رفت، شہوانی خواہش کا اظہار، جنسی نوعیت کا کوئی دیگر ایسا زبانی یا جسمانی فعل جو جنسی ایذا دہی کے زمرے میں آتا ہے، شامل ہیں۔اس قانون کے مطابق، 'ایذا دہی' میں کوئی بھی جنسی نوعیت کا گراں خاطر سلوک (خواہ راست ہو یا کنایتہً) شامل ہے جو درج ذیل شکل میں ہو:

(i) جسمانی لمس و پیش رفت یا

(ii) التفات جنسی کی طلب یا درخواست

(iii) جنسی نوعیت کی چھینٹا کشی یا

(iv) فحش تحریر یا تصویر دکھانا یا

(v) جنسی نوعیت کا کوئی بھی دیگر گراں خاطر جسمانی، زبانی یا خاموش طرز عمل

اس قانون میں مندرجہ ذیل حرکات کو بھی جنسی ایذا دہی سمجھا گیا ہے:

1- خواتین کو نوکری دلانے کے معاملے میں ترجیحی رویہ کا وعدہ کر کے ان کے ساتھ اس طرح کی زیادتی

2- دوران ملازمت ان کے لیے مشکلات پیدا کرنا

3- موجودہ یا آئندہ ملازمت کے سلسلہ میں کسی طرح کی دھمکی دینا

4- کام میں دخل اندازی اور خوف پیدا کرنا

اس قانون کا اطلاق نہ صرف سرکاری شعبوں، تنظیموں، اداروں، محکموں، دفتروں پر ہوگا بلکہ گھروں، یونیورسٹیوں، اسپتالوں، این جی اوز، کارخانوں اور دوسرے باضابطہ یا دیگر طور پر قائم کیے گئے اداروں (Formal and Non-formal work places) پر بھی ہوگا۔اس قانون کی رو سے گھر میں کام کرنے والی خادماؤں اور کھیت میں کام کرنے والی مزدور خواتین کو بھی تحفظ فراہم کیا جائے گا۔اس قانون میں شامل دفعات کے مطابق، شکایت کنندگان کی شکایات کے ازالے کے لیے اس قانون میں درج تمام اداروں میں اندرونی شکایات کمیٹیاں قائم کرنے کی بات کہی گئی

ہے تاکہ ایسی خواتین جو ایذا دہی کا شکار ہوں ان کمیٹیوں میں اپنی شکایات درج کرا سکیں۔ ان کمیٹیوں کو عدالت کا درجہ حاصل ہوگا۔ شکایت ملنے کے بعد اس شکایت کی باقاعدہ انکوائری کرائی جائے گی اور انکوائری کے بعد انکوائری رپورٹ تیار کی جائے گی۔ آجروں کو ایسی تمام شکایات کی بابت 90 دن کے اندر اندر فیصلہ لینا ہوگا۔ اگر وہ ایسا نہیں کر پاتے ہیں تو ان پر 50 ہزار روپے کا جرمانہ عائد کیا جائے گا اور اگر وہ بار بار ایسا کرتے ہیں تو انھیں اس سے بھی زیادہ جرمانہ ادا کرنا پڑے گا اور یہاں تک کہ ایسے اداروں کا جنھیں کسی کاروبار کے لیے لائسنس ملا ہوا ہے یا ان کا رجسٹریشن ہے، حسب صورت، لائسنس یا رجسٹریشن یا دونوں منسوخ کر دیے جائیں گے۔ اگر کوئی شخص جھوٹی شکایت کرتا ہے یا جھوٹی شہادت پیش کرتا ہے تو اس کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی۔ علاوہ ازیں متاثر خاتون کو معاوضہ دینے کا بھی التزام ہے ساتھ ہی اس بات کی بھی ممانعت کی گئی ہے کہ شکایت اور جانچ کی کارروائی کی تشہیر نہیں کی جائے گی۔

ضمیمہ

خواتین دوست اہم قوانین کی فہرست
(انگریزی-اردو)

- عمومی قوانین

Commission of Sati (Prevention) Act, 1987

ستی (انسداد) ایکٹ، 1987

Dowry Prohibition Act, 1961

ممانعت جہیز ایکٹ، 1961

Immoral Traffic (Prevention) Act, 1956

فاسقانہ بیوپار (انسداد) ایکٹ، 1956

Indecent Representation of Women (Prohibition) Act, 1986

خواتین کی ناشائستہ شبیہ (ممانعت) ایکٹ، 1986

National Commission for Women Act, 1990

کمیشن برائے خواتین ایکٹ، 1990

Protection of Women from Domestic Violence Act, 2005

خواتین کا خانگی تشدد سے تحفظ ایکٹ، 2005

● ملازم پیشہ خواتین سے متعلق قوانین

Contract Labour (Regulation and Abolition) Act, 1976

ٹھیکہ مزدوری (ضابطہ بندی وانسداد) ایکٹ، 1976

Employees State Insurance Act, 1948

ملازمین مملکت بیمہ ایکٹ، 1948

Equal Remuneration Act, 1976

مساوی مشاہرہ ایکٹ، 1976

Factories (Amendment) Act, 1948

کارخانہ (ترمیم) ایکٹ، 1948

Maternity Benefit Act, 1961

زچگی فوائد ایکٹ، 1961

Plantation Labour Act, 1951

باغان مزدور ایکٹ، 1951

● عائلی امور سے متعلق قوانین

Anand Marriage Act, 1909

آنند ازدواج ایکٹ، 1909

Arya Marriage Validation Act, 1937

آریہ ازدواج جواز ایکٹ، 1937

Births, Deaths & Marriages Registration Act, 1886

پیدائش، اموات اور ازدواج رجسٹری ایکٹ، 1886

Converts' Marriage Dissolution Act, 1866

مذہب تبدیل کرنے والوں کی شادی کے انفساخ کی بابت ایکٹ، 1866

Muslim Personal Law (Shariat) Application Act, 1937

مسلم شخصی قانون (شریعت) اطلاق ایکٹ، 1937

Dissolution of Muslim Marriages Act, 1939

انفساخ ازدواج مسلمانان ایکٹ، 1939

Family Courts Act, 1984

عائلی عدالت ایکٹ، 1984

Foreign Marriage Act, 1969

غیر ملکی ازدواج ایکٹ، 1969

Hindu Marriage Act, 1955

ازدواج ہنود ایکٹ، 1955

Hindu Marriages (Validation of Proceedings) Act, 1960

ازدواج ہنود (کارروائیاں وجواز) ایکٹ، 1960

Indian Christian Marriage Act, 1872

بھارتی ازدواج کرسچین ایکٹ، 1872

Indian Divorce Act, 1869

بھارتی طلاق ایکٹ، 1869

Indian Matrimonial Causes (War Marriages) Act, 1948

بھارتی ازدواجی معاملات (ازدواج دوران جنگ) ایکٹ، 1948

Marriages Validation Act, 1892

جواز ازدواج ایکٹ، 1892

Muslim Women (Protection of Rights on Divorce) Act, 1986

مسلم خواتین (طلاق ہونے پر حقوق کا تحفظ) ایکٹ، 1986

Parsi Marriage & Divorce Act, 1936

پارسی ازدواج اور طلاق ایکٹ، 1936

Prohibition of Child Marriage Act, 2006

ممانعت ازدواج اطفال ایکٹ، 2006

Special Marriages Act, 1954

خصوصی ازدواج ایکٹ، 1954

- نان ونفقہ سے متعلق ایکٹ

The Code of Criminal Procedure, 1973

مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973

- اسقاط حمل سے متعلق قوانین

Medical Termination of Pregnancy Act, 1971

طبی خاتمہ حمل ایکٹ، 1971

Pre-Natal Diagnostic Techniques (Regulation & Prevention of Misuse) Act, 1994

دوران حمل تشخیص جنس کی تکنیک (ضابطہ بندی اور انسداد استعمال بیجا) ایکٹ، 1994

- جائیداد، وراثت، ورثا، ولایت اور تبنیت سے متعلق قوانین

Guardians & Wards Act, 1890

ولی اور وارث ایکٹ، 1890

Hindu Adoptions & Maintenance Act, 1956

ہندو تبنیت اور نان ونفقہ (کفالت) ایکٹ، 1956

Hindu Inheritance (Removal of Disabilities) Act, 1928

وراثت ہنود (رفع نااہلیت) ایکٹ، 1928

Hindu Minority & Guardianship Act, 1956

نابالغی اور ولایت ہنود ایکٹ، 1956

Hindu Succession Act, 1956

وراثت ہنود ایکٹ، 1956

Indian Succession Act, 1925

بھارتی وراثت ایکٹ، 1925

Married Women's Property Act, 1874

شادی شدہ خواتین کی جائیداد ایکٹ، 1874

Married Women's Property (Extension) Act, 1959

شادی شدہ خواتین کی جائیداد (توسیع) ایکٹ، 1959

- بچوں سے متعلق قوانین

Child Labour (Prohibition & Regulation) Act, 1986

بچہ مزدور (ممانعت وضابطہ بندی) ایکٹ، 1986

Child Marriage Restraint Act, 1929

بچوں کی شادی کی ممانعت ایکٹ، 1929

Children Act, 1960

بچوں سے متعلق ایکٹ، 1960

Children (Pledging of Labour) Act, 1933

بچہ (گروی مزدور) ایکٹ، 1933

Commissions for the Protection of Child Rights Act, 2005

کمیشن برائے تحفظ حقوق اطفال ایکٹ، 2005

fant Milk Substitutes, Feeding Bottles and Infant Foods

(Regulation of Production, Supply and Distribution) Act, 1992

شیرخوار بچوں کے لیے دودھ کا بدل، دودھ پلانے والی بوتل اور کھان پان (پیداوار، فراہمی اور تقسیم کی ضابطہ بندی) ایکٹ، 1992

Infant Milk Substitutes Act, 2003

شیرخوار بچوں کے لیے دودھ کا بدل ایکٹ، 2003

Juvenile Justice (Care & Protection of Children) Act, 2000

کمسن افراد کے ساتھ انصاف (بچوں کی دیکھ بھال وتحفظ) ایکٹ، 2000

Protection of Children from Sexual Offences Act 2012

بچوں کو جنسی جرائم سے تحفظ ایکٹ، 2012

Reformatory Schools Act, 1897

اصلاحی اسکول ایکٹ، 1897

Young Persons (Harmful Publications) Act, 1956

نوعمر افراد (نقصان دہ اشاعتیں) ایکٹ، 1956

- **خیراتی جائے رہائش اور یتیم خانوں سے متعلق قوانین**

Orphanages & Other Charitable Homes (Supervision & Control) Act, 1960

یتیم خانے اور دیگر خیراتی جائے رہائش (نگرانی وکنٹرول) ایکٹ، 1960

Women's & Children's Institutions (Licensing) Act, 1956

عورتوں اور بچوں کے اداروں کو (لائسنس دینا) ایکٹ، 1956

- **دیگر قوانین**

Protection of Civil Rights Act, 1955

تحفظ شہری حقوق ایکٹ، 1955

Protection of Human Rights Act, 1993

تحفظ انسانی حقوق ایکٹ، 1993

- تعزیرات ہند(Indian Penal Code) میں متذکرہ جرائم وان کی سزا:

عورتوں کے ساتھ امتیازی سلوک کا سلسلہ ماضی میں دور تک پھیلا ہوا ہے۔ ہمارا نظام بالعموم پدری تھا اور ہے۔ اس لیے عورتوں کو مساوی حقوق سے عام طور پر محروم رکھا گیا۔ انسانی جبلتوں کی منہ زوری کا شکار بھی سب سے زیادہ عورتوں کو ہی ہونا پڑا گویا عورتوں کے استحصال کی داستان بہت لمبی ہے ان جبلتوں کی تہذیب کے لیے بہت سے مذاہب آئے لیکن عورتوں کو اسلام سے پہلے کے مذاہب نے بھی وہ درجہ نہیں دیا جس کی وہ مستحق تھیں۔ یہودیت اور عیسائیت میں لڑکی کی پیدائش کو اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ ہندو دھرم میں موکش (نجات) کا تصور لڑکے سے وابستہ کر کے یہ واضح اشارہ دے دیا گیا کہ مذہبی طور پر ان کے ہاں بھی لڑکی لڑکے کے برابر بہر حال نہیں ہے۔ اسلام نے پہلی مرتبہ یہ اعلان کیا کہ لڑکے اور لڑکی میں کوئی فرق نہیں۔ اسلام نے عورتوں کے حقوق پر بھی تفصیل سے گفتگو کی اور ان کو وہ تمام حقوق دیے جو مردوں کو حاصل تھے۔ بیسویں صدی میں عورتوں کے سیاسی، سماجی، معاشی اور ثقافتی حقوق پر بار بار گفتگو کی گئی اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ایک بین الاقوامی بل CEDAW عورتوں کے حقوق سے متعلق 18 دسمبر 1979 میں منظور کیا۔ جو تمام ممالک کو عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک سے روکتا ہے اور ان کے حقوق کے احترام پر زور دیتا ہے۔ ہندوستان میں بھی ملکی و ریاستی سطح پر بہت سے قوانین بنائے گئے تاکہ عورتوں کو ان کا حق مل سکے اور ان کے خلاف جنسی و دیگر جرائم میں کمی آئے مگر زمینی سطح پر خواتین سے متعلق جنسی و دیگر جرائم میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا ہے۔ اس کتاب میں خواجہ عبدالمنتقم نے حکومت ہند اور ریاستی حکومتوں کے ان قوانین کو جمع کیا ہے اور ان کا جائزہ لیا ہے جو خواتین سے متعلق جنسی و دیگر جرائم کی روک تھام کے لیے بنائے گیے۔ خواجہ عبدالمنتقم وزارت قانون، وزارت اقلیتی امور، ایمٹی یونیورسٹی اور یونین پبلک سروس کمیشن سے مختلف حیثیتوں سے وابستہ رہے ہیں۔ ان کی انگریزی، اردو اور ہندی میں دو درجن سے زیادہ کتابیں شائع ہو چکی ہیں جو قانون سے متعلق ہیں۔

ISBN: 978-93-5160-135-7
9 789351 601357
NCPUL
New Delhi
₹ 67/-

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند
فروغ اردو بھون، ایف سی، 33/9،
انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولا، نئی دہلی۔ 110025